زہریلی انگوٹھی
مصنف ... جیمس ہیڈلے چیز
مترجم ... سراج الدین شیدا
Rs.
Rs. 12.50
کامران سیریز راولپنڈی

کامران سیریز کی ۱۵۷ ویں پیشکش

زہریلی انگوٹھی

THE VALTURE IS A PATIENT BIRD

کا آزاد ترجمہ

مصنف :- جیمس ہیڈلے چیز

مترجم :- سراج الدین شیدا

کامران سیریز

اقبال روڈ، راولپنڈی (پاکستان)

پہلی بار .... نومبر ۱۹۷۹ء

شمارہ نمبر ۱۵۷

طابع .... ایس ٹی پرنٹرز راولپنڈی

ناشر .... ملک غلام محمد

مترجم سراج الدین شیدا

پیش لفظ لکھنا اس وقت واقعی دشوار ہو جاتا ہے۔ جب جیمز ہیڈلے چیز کی شاہکار تخلیق کا ترجمہ زیر تحریر ہو۔ اس مصنف کی جدت طبع اور رنگا رنگی دیکھ کر مناسب الفاظ کا قحط سا محسوس ہونے لگتا ہے۔ کم بخت جس موضوع پر قلم اٹھاتا ہے، حق ہی ادا کر دیتا ہے اور بڑی خوبی یہ ہے کہ کسی ناول میں سنسنی خیزی، تجسس اور اعصاب شکن واقعات کی کمی نہیں پائی جاتی ان الفاظ کے ساتھ اس یکتائے روزگار کی ایک نئی تخلیق کامران سیریز کے قارئین کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔

ترجمہ کے انداز کے متعلق قارئین کی آراء کا طالب ہوں اور باقی سب خیریت ہے۔

سراج الدین شیدا

△▽△▽△▽△▽△▽△

پچھلے شمارہ "صبح کا بھولا" میں آئندہ اشاعت میں جیمس ہیڈلے چیز کے ناول "عشق رائیگاں" کا اشتہار دیا گیا تھا مگر ایک ڈائجسٹ میں اس ناول کی تلخیص شائع ہونے کی وجہ سے فی الحال اس کی اشاعت روک دی گئی ہے۔ "ادارہ"

کامران سیریز کی ۱۵۸ ویں پیشکش

اغوا کا فریب

مشہور فلم سٹار لیولا سمتھ اچانک غائب ہو گئی اور اس کی تلاش کے لئے تیسرے سابق شوہر وکٹر امودی نے مشہور جاسوس رک ہالمین کو مامور کرتے ہوئے شبہ ظاہر کیا کہ لیولا سمتھ کو لکھ پتی رافیل ایموئنیل نے اغوا کر کے اپنے بجرے پر قید کر رکھا ہے۔

ایموئنیل کے بجرے پر لیولا سمتھ موجود تھی اور وہاں رک ہالمین کو معلوم ہوا کہ لیولا سمتھ کی بیٹی کو رے ٹالور نے اغوا کر لیا ہے اور تیس لاکھ ڈالر زر فدیہ طلب کیا ہے۔ لیولا سمتھ کی محبت حاصل کرنے کے لئے ایموئنیل اس رقم کی ادائیگی کے لئے تیار تھا۔ مگر اس نے اغوا کنندگان کا پتہ چلانے کے لئے پہلے رک ہالمین کی خدمات حاصل کرنا ضروری خیال کیں

کارٹر براؤن کا جاسوسی کارناموں اور سنسنی سے لبریز نیا ناول جس کا ترجمہ سراج الدین شیدا نے کیا ہے۔

جبلی طور پر خطرے کا احساس ہوتے ہی فنیل کی آنکھ کھل گئی اور تکیئے سے سر اٹھا کر اس نے کچھ سننے کی کوشش کی۔ گھور اندھیرے میں موجرول کی بجرے کے ساتھ سپر ماسپر ٹکرانے کی آواز صاف سنائی دے رہی تھی۔ پہلو میں لیٹی ہوئی میمی کے ہلکے سانسوں اور اپر ڈیک پر ہلکی بارش کی کن من آوازیں بھی سنائی دے رہی تھیں مگر یہ آوازیں ہرگز ایسی نہ تھیں جو وہ پوں چونک کر بیدار ہو جاتا تو پھر......؟

پچھلے ایک مہینے سے موت کا خطرہ اس کے سر پر مسلسل منڈلا رہا تھا اور اس کی حسیات تیز تر ہو گئی تھیں اسی وجہ سے اب خطرے کو قریب محسوس کرتے ہوئے وہ آہستگی سے اٹھا اور بستر کے نیچے ٹٹول کر پولیس کے ڈنڈے کا ہینڈل تھام لیا۔ ہینڈل کے ایک سرے پر مضبوطی سے بندھی ہوئی سائیکل کی چین نے اسے ایک خطرناک اور مہلک ہتھیار کا روپ دے دیا تھا۔

خوابیدہ میمی کی نیند خراب نہ ہو، اس خیال سے اس نے ہولے سے چادر ہٹائی اور بستر سے نیچے اتر کھڑا ہوا، قریبی کرسی پر رکھے ہوئے کپڑے جلدی جلدی پہنے اور خود ساختہ ہتھیار دائیں ہاتھ میں لیے دبے پاؤں دروازے کی طرف بڑھا۔ بجرے کے جغرافیے سے وہ اچھی طرح واقف ہو چکا تھا چنانچہ کسی چیز سے ٹکرائے بغیر دروازے تک جا پہنچا اور کھٹکا کیے بغیر چٹخنی ہٹا کر دروازہ کھولا۔ جھانکنے پر اندھیرے کی وجہ سے باہر کچھ نہ نظر آرہا تھا اور بارش اور سپر سپر کی آوازوں نے دوسری سب آوازوں کو ماند کر رکھا تھا۔

لیکن فینل دھوکہ نہ کھا سکا۔ اسے گدی کے بال سلگتے ہوئے محسوس ہو رہے تھے۔
اس نے دروازے کو کھولا اور اب سا وڈیک ساحل کی دھندلائی ہوئی روشنیوں میں خاکے
کی صورت نظر آنے لگا۔ دائیں ہاتھ لندن کے ویسٹ اینڈ علاقے کی روشنیاں نظر آ رہی تھیں۔
خطرے کو بدستور محسوس کرتے ہوئے فینل لیٹ کر عرشے پر رینگنے لگا اور بارش کی بڑی بڑی بوندیں
اس کی برہنہ گردن پر گرنے لگیں۔ کچھ آگے بڑھنے پر ایک کشتی بجرے کی طرف آتے دیکھ کر اس
کا منہ بھینچ گیا۔ کشتی میں چار نفوس سر نیہوڑائے بیٹھے تھے۔ ان میں سے ایک بڑی احتیاط
سے چپو چلا رہا تھا تاکہ آواز پیدا نہ ہو فینل نے خود ساختہ ہتھیار کو مضبوط گرفت میں رکھتے
ہوئے کچھ اور پیش قدمی کی اور انتظار کرنے لگا۔
فینل کو شیر کی طرح بہادر قرار دینا تو خیر غلط ہوگا ہاں یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ
چیتے کی طرح عیار اور موقع پرست ضرور تھا چیتے کو موقع مل جائے تو وہ بھاگ نکلتا ہے لیکن جب
جان پر بن جائے اور بھاگنے کی کوئی راہ نہ رہے تو وہ جنگلی مخلوق میں سب سے زیادہ خطرناک درندہ
بن جاتا ہے۔ فینل کا بھی یہی حال تھا۔ اپنی جان کو خطرے میں پا کر وہ چیتے کی طرح اپنی حفاظت
پر اتر آتا تھا۔
اسے اچھی طرح معلوم تھا کہ جلد یا بدیر وہ اس تک ضرور پہنچیں گے اور اب وہ رات کی
تاریکی میں کشتی پر اس کی طرف آ رہے تھے اب فینل کے لئے اور کوئی چارہ کار نہ رہا تھا۔ کہ
اپنے تحفظ کی خاطر ڈٹ جائے۔ ان لمحات میں وہ خوفزدہ نہیں تھا۔ خوف و ہراس تو اس وقت
ہی اس کے دل سے دور ہو چکے تھے جب اسے معلوم ہوا تھا کہ مارونی نے اس کے قتل کا حکمنامہ
جاری کر دیا ہے۔
مد مخالف بھی فینل کے متعلق جانتے تھے کہ وہ خطرناک شخص ہے چنانچہ وہ
خاموشی اور احتیاط سے بجرے پر پہنچ کر اس کی بے خبری میں دبوچ کر اس کا کام تمام کر

دینے کا ارادہ لیے آئے تھے۔

سایوں کی وجہ سے فینل اُن کی نگاہوں سے مستور تھا اور اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ کشتی اس سے چار میٹر دور رکے گی۔ اس کا قیاس درست نکلا اور کشتی چار میٹر کی دوری پر بجرے کے ساتھ آ لگی۔ اگلی سیٹ پر بیٹھا ہوا شخص اٹھا اور جھک کر بجرے کو پکڑنے کے بعد کھلاڑیوں کی سی پھرتی سے کود کر ڈیک پر پہنچ گیا۔ پھر وہ ہاتھ دے کر دوسرے کو ڈیک پر پہنچنے میں مدد دینے لگا۔ اور عین اسی وقت فینل نے اندھیرے میں آگے بڑھ کر ہاتھ میں پکڑے ہوئے سلاخ سے حملہ کر دیا۔

سائیکل کی آہنی زنجیر بجرے پر وارد ہونے والے پہلے شخص کے چہرے پر پڑی اور ایک چیخ مار کر وہ لڑکھڑاتا ہوا دریا میں جا گرا۔

دوسرا شخص چاقو لیے تیزی سے فینل کی طرف مڑا مگر اتنے میں چین پوری قوت اور کاری انداز سے اس کی گردن کی کھال ادھیڑ چکی تھی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ہوا میں ہاتھ مارتا ہوا وہ بھی الٹ کر پانی میں جا گرا۔ فینل پھر تاریکی اور سایوں میں سٹک گیا۔ اس کے لبوں پر شیطانی مسکراہٹ کھیل رہی تھی۔

چند لمحوں تک بڑی افراتفری رہی۔ پھر کشتی میں بیٹھے ہوئے ایک شخص نے چپو تھام کر کشتی کو بجرے سے دور لے جانا شروع کیا اور دوسرا اپنے ساتھیوں کو دریا سے نکالنے کے لیے ہاتھ پاؤں مارنے لگا۔

ڈیک پر دراز فینل خاموشی سے دیکھتا رہا اس کا دل ہتھوڑے کی طرح بج رہا تھا اور سانسیں ہلکے ہلکے جھٹکوں کے ساتھ نتھنوں سے خارج ہو رہی تھیں

جلد ہی دریا میں گرنے والوں کو کشتی میں سوار کر لیا گیا اور کشتی کے دونوں چپو تیزی سے کشتی کو بجرے سے دور لے گئے۔ کشتی کے اوجھل ہونے تک فینل وہیں دراز رہا مبادا اسے گولی کا نشانہ نہ بنا لیا جائے۔ پھر وہ اٹھا اور بارش کے پانی کو پتلون میں سرائیت کرتے ہوئے

محسوس کیا۔ وہ سوچ رہا تھا۔ عین ممکن ہے، وہ تھوڑی دیر بعد لوٹ کر آئیں اور بے خبری میں آ کر دبوچ لیں۔ اس لئے یہی بہتر ہے کہ اب کوئی اور پناہ گاہ تلاش کی جائے آنکھوں سے بارش کا پانی صاف کرتے ہوئے آٹھ قدم چل کر وہ کمرے سے لونگ روم اور خوابگاہ میں پہنچا اور بتی جلا دی۔

بتی روشن ہوتے ہی خوبیدہ عورت اٹھ بیٹھی: "کیا بات ہے لیو؟"

کوئی جواب دیئے بغیر فینل نے بھیگی ہوئی پتلون اتاری اور برہنہ حالت میں چھوٹے سے باتھ روم میں چلا گیا اور گرم پانی کی پھوار سے سرد جسم کو گرمانے لگا۔ منتشر زلفوں اور خواب آلود آنکھوں کے ساتھ وہ بھی وہیں آ گئی۔ اضطراب اور تشویش کی وجہ سے اس کی چھاتیاں نائٹ ڈریس میں اتھل پتھل ہو رہی تھیں۔ "لیو، کچھ بتاؤ گے نہیں۔ کیا بات ہے؟"

کوئی پرواہ کئے بغیر فینل تولئے سے بدن پونچھنے لگا اور پھر اندرونی کمرے میں جا کر الماری میں سے نئی قمیض اور پتلون نکال کر پہننے لگا۔ اب تو وہ نہ رہ سکی اور قدرے چیخ کر کہنے لگی: "بتاتے کیوں نہیں؟ کیا ہوا ہے؟"

ایک لمحے کے لئے رک کر فینل نے اس پر نظر ڈالی اور سوچا۔ گذارے کے لئے خوب ہے مگر کسی مصور کا شاہکار قرار نہیں دیا جا سکتا۔ یہ بھی غنیمت ہے کہ چار ہفتوں سے مجھے پناہ دیئے رکھی مگر اس وقت تو میک اپ کے بغیر کافی بھدی اور بے ڈول نظر آ رہی ہے۔ چالیس سے تو اوپر ہی ہوگی لیکن کافی مددگار ثابت ہوئی ہے اور اب چار ہفتوں بعد جبکہ مارونی نے میرا سراغ لگا لیا ہے، یہاں سے نکل جانا ہی بہتر ہے دو تین گھنٹوں ہی میں یہ عورت میرے حافظے سے اتر چکی ہوگی وہ بولا۔ "تھوڑی سی گڑبڑ ہو گئی ہے۔ مگر تم فکر نہ کرو۔ اور جا کر سو جاؤ۔"

"یہ کپڑے کیوں پہن رہے ہو؟ آخر کیا۔۔۔"

"شٹ اپ۔ میں جا رہا ہوں۔"

میمی کا چہرہ ست گیا۔ "جا رہے ہو؟ کہاں؟"

فنیل نے سگرٹ سلگا لیا۔ اسے احساس تھا کہ میمی سے جان چھڑانا مشکل ہوگا۔ فنیل کے محبت کرنے کے وحشی انداز نے میمی کو موہ لیا تھا اور اسی وجہ سے اس نے فنیل کو پناہ دے رکھی تھی وہ کہنے لگا: "ایک فون کال کر رہا ہوں"

میمی فوراً تاڑ گئی اور اسے بازو سے پکڑ کر بولی۔ "مجھے چھوڑ کر تم نہیں جا سکتے میں نے تمہارے لئے کیا نہیں کیا؟"

"اوہ شٹ اپ" فنیل نے پھنکار کر کہا اور فون کی طرف بڑھتے وقت گھڑی پر نظر ڈالی رات کے تین بج کر پچاس منٹ ہوئے تھے۔ ڈائل گھمانے کے بعد کچھ تاخیر سے دوسری طرف سے کسی نے خوابیدہ آواز میں جواب دیا اور فنیل بولا۔ "جیسی! میں لیو بول رہا ہوں۔"

"اوہ گاڈ۔ میں سو رہا تھا۔"

"بیس پونڈ کما سکتے ہو" فنیل نے گھمبیر آواز میں کہا۔ "اپنی کار لے کر بیس منٹ میں کنگمز روڈ پر واقع کراؤن بار کے سامنے ملو"

"اس وقت؟ اور اتنی تیز بارش میں؟"

"بیس پونڈ۔۔۔ بیس منٹ"

طویل وقفے کے دوران جیسی کی تیز سانسیں سنائی دیتی رہیں۔ "کراؤن بار کہا ہے؟ اچھا میں آرہا ہوں"

فنیل نے ریسیور رکھا ہی تھا کہ میمی چیخ کر بولی: "میں تمہیں نہیں جانے دونگی۔"
اسے نظر انداز کر کے فنیل ڈریسنگ ٹیبل کے پاس چلا گیا اور دراز کھول کر اپنی ضروری

چیزیں مثلاً سیفٹی ریزر، ٹوتھ برش، کنگھی اور بلیڈز سگریٹ کے تین پیکٹ نکال کر جیکٹ کی جیبوں میں ڈال لئے۔

میمی نے آگے بڑھ کر اس کا بازو پکڑ لیا۔ "میں تمہارے لئے کیا کچھ نہیں کرتی رہی۔ میں نہ ہوتی تو تم بھوکے مر جاتے خبیث آدمی۔"

جھٹکے سے اسے پرے دھکیل کر فنیل نما ایک مینٹل پیس کے پاس گیا جس کے مصنوعی آتشدان میں برقی سٹور رکھا ہوا تھا۔ مینٹل پیس پر رکھی ہوئی چینک کو فنیل نے ہاتھ لگایا ہی تھا کہ میمی لپک کر آگے بڑھی اور چینک اس سے چھیننا چاہی۔ آنکھوں میں وحشت اور غضب کی چنگاریاں لئے وہ بھنا کر بولی۔ "چائے دانی وہیں رکھ دو۔"

فنیل نے حقارت آمیز نگاہوں سے اسے دیکھا۔ "میمی۔ میری مجبوری ہے۔ بہر حال فکر نہ کرو۔ تمہاری رقم جلد ہی لوٹا دوں گا۔"

"نہیں" وہ چیخ کر بولی اور ایک ہاتھ سے چینک پکڑے دوسرے ہاتھ کی تیز ناخنوں والی انگلیاں فنیل کے چہرے کی طرف بڑھائیں۔ فنیل نے جھٹکے سے سر پیچھے ہٹا کر چینک کھینچ لی اور پوری قوت سے ایک مکا اس کے جبڑے پر رسید کر دیا۔ مکا پڑتے ہی وہ بے اختیار پیچھے کی طرف جا گری۔ اس جدوجہد میں چینی کی چینک فنیل کے ہاتھوں سے نکل کر فرش پر گرنے کے بعد چکنا چور ہو گئی تھی اور سکے اور نوٹ نیچے بکھر گئے تھے۔

ریزگاری ایک طرف ہٹا کر فنیل نے دس دس پونڈ کے نوٹوں کی گڈی کو جیب میں ڈالنے کے بعد سلارا اٹھایا اور بے ہوش میمی پر نظر ڈالے بغیر باہر ڈیک پر چلا گیا۔ میمی کے ساتھ تیس دنوں کی رفاقت اس کے لئے کوئی اہمیت نہ رکھتی تھی۔

بارش تیز ہو گئی تھی اور سرد ہوا کے جھونکے بدن میں کپکپی پیدا کر رہے تھے۔ چند لمحوں تک وہ کھڑا کنارے کی طرف دیکھتا رہا اور جیسے ہی آنکھیں اندھیرے میں دیکھنے کی عادی ہوئیں

بجرے سے اتر کر چوبی تختوں پر سے ہوتا ہوا پختہ سڑک پر جا پہنچا۔ احتیاط کے پیش نظر وہ بار بار گرد و پیش کا جائزہ لے لیتا اور ہر ممکن کوشش کر رہا تھا۔ کہ سایوں کی آڑ میں پیش رفت کرے۔ سلاد اس کے ہاتھ میں مضبوطی سے پکڑا ہوا تھا اور وہ سوچ رہا تھا کہ اپنے ساتھیوں کی مرہم پٹی کے بعد وہ لوگ فون پر مارڈنی کو اپنی ناکامی کی اطلاع دیں گے اور مارڈنی فوراً ہی چار پانچ اور گرگے بجرے کی طرف روانہ کر دے گا۔

اس کی خوش بختی تھی کہ جیسے ہی وہ تاریک کراؤن بار کے قریب پہنچا جیسی کی خستہ حال موٹر آ پہنچی اور فنیل لپک کر اس میں جا بیٹھا۔ "چلو جیسی۔ اپنے گھر لے چلو"

"ایک منٹ۔ چکر کیا ہے یہ؟"

فنیل نے گھور کر اسے دیکھا۔ "بکو مت اور مجھے اپنے گھر لے چلو"

یہ کڑے انداز و اطوار دیکھ کر جیسی کو کچھ اور کہنے کی ہمت نہ ہوئی اور وہ خاموشی سے موٹر دوڑانے لگا۔

دس منٹ بعد وہ دونوں ایک چھوٹے سے مدھم روشنی والے کمرے میں پہنچ چکے تھے اور جیسی بلیک اینڈ وہائٹ کی بوتل میں سے دو گلاسوں میں شراب انڈیل رہا تھا۔

جیسی ایک بک کلرک تھا اور فالتو رقم کمانے کے لئے ادھر ادھر کے کام بھی کر لیتا تھا فنیل بھی اس کی آمدنی کا ایک اہم ذریعہ تھا۔ ان دونوں کی پہلی ملاقات پارک ہرسٹ جیل میں ہوئی تھی جہاں فنیل ڈکیتی کے الزام میں اور جیسی دس شلنگ کا جعلی نوٹ چلانے کے جرم میں سزا بھگت رہا تھا۔ رہائی کے بعد بھی دونوں کا رابطہ برقرار رہا اور جیسی کو اس بات پر فخر تھا کہ فنیل جیسا فنکار اس کے شناساؤں میں سے ہے مگر اب فنیل کے ساتھ شناسائی پر وہ پچھتا رہا تھا کیونکہ زیر زمین سرگرمیوں کی یہ خبر اس تک بھی پہنچ چکی تھی کہ دباؤ دینے پر فنیل نے ایک طرح سے وعدہ معاف گواہ بن کر مارڈنی کی مخبری کر دی تھی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ پولیس نے اسے تو

چھوڑ دیا اور مارونی کے پانچ گرگوں کو حراست میں لے لیا اسی وجہ سے مارونی نے فینل کی موت کا حکم نامہ جاری کر دیا تھا اس علم کے باوجود بیس پونڈ کے لالچ نے جیسی کی آنکھوں پہ پٹی باندھ دی اور وہ فینل کو اپنی رہائش گاہ پر لے آیا۔

فینل نے جیب سے ہی کے نوٹوں کی گڈی نکالی اور دو نوٹ الگ کر کے میز پہ ڈال دیئے "یہ لو۔ میں دو تین دن یہیں رہوں گا۔"

جیسی کی طوطے جیسی آنکھوں میں اندیشے لہرا اٹھے اور نوٹ چھوئے بغیر وہ بولا۔ "مگر بیٹے دو تین دن تمہارا یہاں ٹھہرنا خطرناک ہوگا۔ اگر انہیں پتہ چل گیا تو وہ مجھے بھی ذبح کر ڈالیں گے۔"

"میں بھی تمہیں ذبح کر سکتا ہوں" لیو فینل بولا۔ "اور وہ تو دور ہیں۔ مگر میں یہاں ہوں"

جیسی نے بغیر شیو کی ٹھوڑی کھجائی اور موجودہ صورت حال پر سوچ بچار کی واقعی مارونی دور تھا اور غالباً اس وقت سو رہا ہوگا۔ مگر فینل یہیں تھا اور وہ مارونی سے کچھ کم خطرناک نہیں تھا۔ آخر کار وہ رکتے رکتے بولا۔ "اچھا۔۔۔ تو دو دن مگر اس سے زیادہ ایک گھنٹہ بھی نہیں۔"

"ہاں ہاں" فینل نے ترش روئی سے کہا۔ "دو دنوں میں میں ملک سے باہر ہوں گا۔" اس نے شراب کا گلاس ختم کیا اور بستر کے طور پر استعمال ہونے والی جیسی کی کاؤچ پہ دراز ہوتے ہوئے بولا۔ "فرش پر سو جاؤ اور یہ بتی بجھا دو۔"

ایک ہفتہ پیشتر ڈیلی ٹیلیگراف میں شائع شدہ یہ اشتہار گیری ایڈورڈ کی نظر سے گذرا تھا۔ "تین ہفتوں کی مدت میں غیر معمولی فرائض سرانجام دینے کے لئے ایک تجربہ کار ہیلی کاپٹر پائلٹ کی خدمات درکار ہیں۔ معاوضہ بھی غیر معمولی دیا جائے گا۔ تصویر کے ساتھ کوائف بکس ایس ۲۱۰ کے پتہ پر بھیجوائے جائیں۔"

اس اشتہار میں غیر معمولی معاوضے کا ذکر گیری کے ذہن میں نقش ہو کر رہ گیا تھا کیونکہ اسے آجکل رقم کی بڑی ضرورت تھی چنانچہ ٹونی کو بتائے بغیر اس نے اپنی تصویر اور مبالغہ آمیز کوائف بکس ایس ۲۰۱۰ کو بذریعہ ڈاک بھیج دیئے۔

ایک ہفتے بعد جب غیر معمولی معاوضہ پانے کی امید دھندلانے لگی تو اچانک طلبی کا خط آپہنچا۔ اس دوران ٹونی کے چھوٹے سے سٹنگ روم میں بیٹھے کر کافی پیتے ہوئے وہ برابر ملازمت کے اشتہارات دیکھتا رہا تھا۔

اٹھتیس سالہ طویل قامت گیری ایڈورڈ کافی مضبوط تن و توش کا مالک تھا اور بھوری آنکھوں اور کندھوں تک جھولنے والے گہرے بھورے بالوں کی وجہ سے خاصا دلکش لگتا تھا۔ منہ کی ساخت ایسی تھی کہ آسانی سے زندہ دل مسکراہٹ بھی آجاتی تھی اور تھوڑا سا بھینچنے پر خطرناک قسم کی سختی بھی جھلک اٹھتی تھی۔ اب اس کے پاس ایک سو تیس پونڈ، پانچ شلنگ اور سات پنس کا اثاثہ باقی رہ گیا تھا اور ظاہر ہے یہ رقم زیادہ مدت تک ساتھ نہ دے سکتی تھی۔

ٹونی وہائٹ سے اس کی ملاقات کیلاس۔ ڈاور کی چینل بوٹ پر ہوئی تھی۔ دو فرانسیسی سپاہی گیری کو بوٹ پر چھوڑنے آئے تھے اور کشتی کی روانگی تک رکے رہے تھے۔ بوٹ روانہ ہوئی تو گیری نے خوشدلی سے الوداعی انداز میں ہاتھ ہلایا مگر سپاہیوں نے کوئی جواب نہ دیا اور چہرے پر گھمبیر قسم کی سنجیدگی لئے بوٹ کو رخصت ہوتے ہوئے دیکھتے رہے ساحل کے نظر سے اوجھل ہوتے ہی گیری نیچے بار میں چلا گیا اور تین سال کے بعد شراب کا آرڈر دیا۔ یہ تین سال اس نے فرانسیسی جیل میں بسر کئے تھے۔

بار میں ٹونی وہائٹ ململ جیسی باریک منی سکرٹ میں ملبوس ایک سٹول پر بیٹھی سترا نو کے تلخاب سے جی بہلا رہی تھی بڑی بڑی نیلی آنکھوں والی بیس یا بائیس سالہ اس حسینہ

کو دیکھ کر گیری لیے حجابانہ انداز سے مسکرا دیا۔ گیری کو دیکھ کر ٹونی کے جسم میں خون پہلے ہی سے سرسرا اٹھا تھا چنانچہ وہ بھی مدعوکن انداز سے مسکرا دی۔

گیری کے بٹوے میں دو سو نفرے پونڈ کی رقم خرچ ہونے کے لئے سلگ رہی تھی۔ یہ وہ رقم تھی جو ذرا لیسی پولیس کے ہتھے چڑھنے سے پہلے گیری نے طیارہ بیچ کر حاصل کی تھی۔ مسکراہٹ کا حوصلہ افزا جواب پا کر وہ بولا۔ "میرا خیال ہے جان پہچان ہو جائے تو بہتر ہے۔ کشتی تو کہیں ایک گھنٹے میں منزل مقصود پر پہنچے گی کہو تو ایک کیبن لے کر ہم پہلے ہی منزل پہ پہنچ جائیں۔"

یہ راست اقدام ٹونی کو بڑا پسند آیا کیونکہ اس سے سارے مرحلے آن واحد میں طے ہو گئے تھے چنانچہ اس نے ہنس کر رضامندی کے طور پر سر ہلا دیا۔

کیبن کے حصول میں کوئی دشواری پیش نہ آئی اور پردے گرا کر وہ دونوں اس میں بند ہو گئے۔ ڈاور پہنچ کر سٹیوارڈ کو کیبن کے دروازے پر بارہ چودہ مرتبہ دستک دینا پڑی، تب کہیں وہ جلدی سے تیار ہوئے ورنہ گاڑی سے یقیناً رہ گئے ہوتے

لندن کی طرف پہلے درجے میں سفر کرتے ہوئے ٹونی نے بتایا کہ وہ ایک کامیاب ماڈل ہے اور چیلسی میں دو کمروں والے اپارٹمنٹ میں رہتی ہے۔ پھر وہ بولی۔ "ہنی۔ تم چاہو تو میرے ساتھ رہ سکتے ہو۔"

اندھے کو کیا چاہیئے، دو آنکھیں، چنانچہ گیری فوراً مان گیا اور اب اسے ٹونی کے ساتھ رہتے ہوئے تین ہفتے ہو گئے تھے۔ رقم آہستہ آہستہ سکڑتی جا رہی تھی مگر ڈھنگ کی کوئی ملازمت گویا کوسوں دور تھی۔ اسے فکر مند پا کر ٹونی نے ایک دن بڑی اپنائیت سے کہا تھا "تمہیں کیا فکر ہے میرے شاندار بلونگڑے، میرے پاس جو کچھ ہے۔ تمہارا ہی تو ہے"

مگر گیری کو یہ بات گوارا نہ تھی چنانچہ وہ ملازمت کے اشتہار دیکھتا رہا اور پھر ایک دن بکس ایس ۱۲۰۱ سے یہ جواب موصول ہوا۔

" رائل ٹاورز ہوٹل

لندن۔ ڈبلیو۔ ۱

مسٹر گیری ایڈورڈ مورخہ ۱۱ فروری کو دن کے ساڑھے گیارہ بجے درج بالا پتے پر
مسٹر آرموشالک سے ملاقات کرے "

ہوٹل کا نام پڑھ کر گیری کو یقین ہو گیا کہ معاوضہ یقیناً غیر معمولی ہو گا۔ اور طلبی کا خط لے کر وہ خوابگاہ میں گیا جہاں ٹونی بے خبر سوئی ہوئی تھی۔ کچھ دیر تک حسن خوابیدہ کا نظارہ کرنے کے بعد گیری نے اسے جگا کر خط دکھایا اور صورت حال واضح کی رائل ٹاورز ہوٹل کا نام پڑھ کر ٹونی بڑی متاثر ہوئی اور خوشی سے چیختے ہوئے بولی" اوہ۔ یہ تو یوں لگتا ہے کہ اس کام کا معاوضہ سونے اور جواہرات کے پورے ملیں گے۔ آؤ جشن منائیں۔"

گیارہ بجے وہ جشن منا کر فارغ ہوئے اور گیری نے غسل کے بعد آئینے میں اپنا جائزہ لیا۔ "آنکھوں کے نیچے سیاہی ہے مگر خیر یہ تو ہونا ہی تھا تاہم میں صحت مند اور خوبصورت لگتا ہوں۔ ہیں نا میری گڑیا؟"

" ہاں تم بے شاندار لگ رہے ہو "

ٹھیک ساڑھے گیارہ بجے وہ ہوٹل جا پہنچا اور رسمی کارروائی کے بعد ہال پورٹر نے اسے دسویں منزل پر سوٹ نمبر ۲۷ میں آرموشالک کے دفتر پہنچا دیا ہوٹل کی آن بان دیکھ کر ہی گیری بھونچکا رہ گیا تھا اب جو دفتر کی شان و شوکت دیکھی تو ایک دو لمحوں کے لئے گم سم سا رہ گیا۔ بیرونی دفتر میں بیٹھی ہوئی لڑکی کی میز پر تین ٹیلیفون، آئی بی ایم کا کاف بال ایک ٹائپ رائیٹر، ایک انٹر کام اور ایک ٹیپ ریکارڈر سجا ہوا تھا اور لڑکی اگرچہ کافی حسین اور خوش لباس تھی مگر اس کے چہرے سے عجیب سی بے کیفی ٹپک رہی تھی اور پورے میک اپ کے باوجود وہ جنسی رعنائیوں سے محروم سی لگتی تھی۔

"مسٹر ایڈورڈ؟" لڑکی نے کسی خالی برتن کی سی کھنکھناتی ہوئی آواز میں پوچھا۔
"ہاں یہ میرا ہی نام ہے" گیری نے بہترین من موہنی مسکراہٹ کے ساتھ کہا مگر لڑکی کے ہونٹ مرجھائے ہی رہے اور اس نے ایک بٹن دبا کر فون پر اندر اطلاع دی۔
جواب میں انٹرکام پر سبز بتی روشن ہو گئی۔ شاید شالک بولنے کی نسبت بٹن دبا کر جواب دینے کا عادی تھا۔ لڑکی اپنی جگہ سے اٹھی اور جا کر دروازہ کھولنے کے بعد ایک طرف کھڑی ہو گئی۔ اس کے قریب سے گزر کر گیری ایک شاندار سجے سجائے اور دھوپ سے منور کمرے میں داخل ہوا۔ کمرے کی ہر شے سے دولت و ثروت ظاہر تھی اور دیواروں پر مشہور مصوروں کے شاہکار آویزاں تھے۔
میز کے پیچھے ایک پستہ قد اور فربہ تن شخص منہ میں سگار لئے اور پھولے ہوئے گول مٹول ہاتھ میز پہ رکھے بیٹھا ہوا تھا۔ عمر پچپن کے قریب تھی۔ چھوٹے چھوٹے تراشیدہ بال اور منہ کی ساخت ایسی تھی جیسے یہ صرف کھانے کے لئے بنا ہو مسکرانے کے لئے نہیں۔ گیری نے سوچا یا تو امریکی ہے ورنہ پھر مصری۔ میز کے قریب جاتے ہوئے گیری کو اس کی تیز اور ایکس رے مشین کی طرح چھیدنے والی نگاہوں کا بخوبی احساس ہوا اور یوں گمان ہونے لگا۔ جیسے گیری کو وہ خود اس کی نسبت زیادہ بہتر جانتا ہے۔
"بیٹھ جاؤ مسٹر ایڈورڈ" اس نے کسی قدر غیر ملکی لب و لہجے میں کہا۔
بیٹھتے وقت گیری کو لوئی کے ساتھ جشن منانے پر پچھتاوا سا ہونے لگا کیونکہ توانائیاں ضائع ہونے کے باعث وہ مضمحل سا ہو رہا تھا جبکہ یہ کام حاصل کرنے کے لئے چاق و چوبند اور ہشاش بشاش دکھائی دینے کی اشد ضرورت تھی۔
کسی آتش فشاں پہاڑ کے دہانے کی طرح منہ سے دھواں اگلتے ہوئے مالک نے میز پہ سے گیری کی درخواست اٹھائی اور چند لمحوں تک مطالعہ کرنے کے بعد اسے پھاڑ کر ردی

کی ٹو کری میں پھینکتے ہوئے بولا۔ "تو تم ہیلی کاپٹر پائلٹ ہو؟"

"ہاں۔ اشتہار دیکھ کر میں نے سوچا کہ ۔ ۔ ۔ ۔"

گول مٹول ہاتھ نے فضا میں بلند ہو کر اس کی زبان روک دی اور شالک بولا۔ "اس درخواست میں اپنے متعلق تم نے کافی خرافات لکھی ہیں ۔ ۔ ۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ قوت متخیلہ کے ضرور مالک ہو"

گیری تن کر بیٹھ گیا۔ "میں سمجھا نہیں۔ کیا مطلب ہے؟"

شالک نے کہنی کے قریب پڑے ہوئے سونے کے برتن میں سگار کی راکھ جھاڑی "تمہارے متعلق میں نے تفتیش کرائی ہے اور درخواست میں درج دروغ بافیاں میرے لئے تفریح کا باعث ہوئی ہیں۔ تم گیری ایڈورڈ ہو، عمر انتیس سال اور تم اوہیو میں پیدا ہوئے تھے تمہارا والد ایک سروس سٹیشن میں ملازم تھا۔ تعلیم حاصل کرنے کے بعد تم نے اپنے والد کے ساتھ کام کرتے ہوئے موٹر کاروں کے متعلق تجربہ حاصل کیا۔ پھر ہوا بازی سیکھنے کا موقع ملا اور تم ٹیکساس کے ایک تیل کے تاجر کے پاس ہوا باز شوفر کے طور پر ملازم ہو گئے اسی دوران ایک سمگلر سے تمہاری ملاقات ہوئی اور اس کی ترغیب پر ملازمت چھوڑ کر تم میکسیکنوں کو امریکہ میں سمگل کرنے لگے اس دھندے سے کافی کچھ کمانے کے بعد باقاعدہ طور پر سمگلنگ کا پیشہ اختیار کر لیا اور ٹانگیر جا کر اپنا طیارہ خریدنے کے بعد فرانس میں ممنوعہ اشیا سمگل کرنے لگے تمہاری حرص اور طمع میں اضافہ ہوتا گیا۔ پھر ایک غلطی کے باعث فرانسیسی پولیس کے ہتھے چڑھ گئے اور تمہارا ساتھی پائلٹ طیارہ لے کر فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا۔ اس نے طیارہ بیچ کر رقم تمہارے لئے محفوظ کر دی تا کہ تین سال کی سزا بھگتنے کے بعد مالی تنگدستی کا شکار ہونے سے بچے رہو سزا بھگتنے کے بعد تمہیں فرانس سے نکال دیا اور اب یہاں ہو۔" شالک نے سگار کو مسل دیا اور گیری کی طرف دیکھا۔ "میری یہ معلومات درست ہیں نا؟"

گیری ہنس دیا۔ "ایک ایک حرف درست ہے۔ بہر حال میں نے کوشش کر لی ہے اور اب تمہارا مزید وقت ضائع نہیں کروں گا۔" وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"بیٹھ جاؤ۔ مجھے تم جیسے آدمی کی ہی تلاش تھی البتہ تمہارے کاغذات دیکھ کر تمہارے پائلٹ ہونے کے متعلق ضرور اطمینان کر لینا چاہتا ہوں۔"

"ضرور۔" گیری نے کہا اور ملاسٹر کا فولڈر نکال کر میز پر رکھ دیا۔

شالک نے کاغذات مطالعہ کرنے کے بعد مطمئن ہو کر کہا۔ "ٹھیک، اچھا مسٹر ایڈورڈ۔ میرا خیال ہے کہ کافی رقم کے عوض تمہیں ایک ایسا کام کرنے میں عار نہ ہو گا جس میں بددیانتی کا عنصر ہو۔"

گیری مسکرا دیا۔ "مزید وضاحت درکار ہے۔"

"یہ کام مشکل اور اخلاقی اصولوں کے منافی ضرور ہے مگر اطمینان رکھو پولیس ہرگز دست انداز نہیں ہو گی اور معاوضہ معقول ملے گا۔" شالک بولا۔ "تقریباً تین ہفتوں کے کام کے لئے تین ہزار ڈالر فی ہفتہ کے حساب سے نو ہزار ڈالر کما سکو گے۔ اور خطرات ضرور ہیں مگر پولیس کا خطرہ بالکل نہیں۔"

"کام کی نوعیت کیا ہے؟"

"یہ آج شام بیان کروں گا۔ تمہارے ساتھ تین اور ساتھی بھی ہوں گے۔ فی الحال یہ جاننا چاہتا ہوں کہ نو ہزار ڈالر کے عوض ایک خطرناک کام کرنے پر آمادہ ہو؟"

"ہاں۔ کیوں نہیں" گیری نے تامل کئے بغیر کہا۔

"خوب، اچھا رات نو بجے یہاں پہنچ جانا ٹیم کے باقی تین ساتھیوں سے متعارف کرانے کے ساتھ ساتھ کام کی نوعیت سے بھی آگاہ کر دیا جائے گا۔"

گیری اٹھ کھڑا ہوا۔

"مسٹر ایڈورڈ۔ اس کام کو ٹاپ سیکرٹ سمجھو اور کسی سے ذکر کرنے کی ضرورت نہیں"

"بہت بہتر" گیری نے کہا اور چل دیا۔

بیرونی دفتر میں بیٹھی ہوئی لڑکی نے اٹھ کر اس کے لئے باہر کا دروازہ کھولا مگر اس مرتبہ گیری نے اس کی طرف دیکھنے کی بھی زحمت نہ کی۔ اس کا ذہن نو ہزار ڈالر کی عظیم رقم میں الجھا ہوا تھا۔

اسے لفٹ پر سوار ہوتے دیکھ کر لڑکی اپنی میز کی طرف لوٹی اور چند منٹ انتظار کرنے کے بعد جب اندر سے کوئی آواز نہ آئی تو آہستگی سے میز کی دراز کھولی اور دراز میں رکھے ہوئے ٹیپ ریکارڈر کا بٹن دبا کر اس کی حرکت روک دی۔

رات نو بجے اسی گہرے بالوں والی لڑکی نے گیری کو شالک کے کمرے میں پہنچا دیا جس کے نام کی پلیٹ میز پر دیکھ کر گیری اس کے نام نتالی نارمن سے آگاہ ہو چکا تھا۔

شالک کے کمرے میں دو اشخاص کسی قدر بے چینی سے کرسیوں پر بیٹھے سگرٹ پی رہے تھے بائیں ہاتھ والا شخص متوسط قد اور مضبوط جسم کا مالک تھا۔ سفید بال چھوٹے چھوٹے کٹے تھے، ابھری آنکھیں لیے چینی سی تھیں اور باریک ہونٹ اور پھیلی ہوئی ٹھوڑی سنگدلی کی مظہر تھی

دوسرا شخص گیری کا ہم عمر تھا اور اس کے بال دھوپ کی وجہ سے سفید اور جلد کی رنگت میٹالی ہو رہی تھی۔ لبوں پر مونچھیں سجی ہوئی تھیں اور اس نے لمبی قلمیں رکھی ہوئی تھیں۔ اس شخص کی دید دوسرے کی نسبت گیری کے لئے زیادہ فرحت بخش تھی۔

گیری کے بیٹھتے ہی دور دراز گوشے میں ایک دروازہ کھلا اور سالک اندر آگیا۔ میز کے پیچھے متمکن ہونے اور بڑے اہتمام سے سگار سلگانے کے بعد وہ بولا "مجھے خوشی ہوتی ہے کہ تم لوگ وقت کے پابند ہو۔ پہلے تعارف کرا دوں" اس نے سگار سے گیری کی طرف اشارہ کیا۔

"یہ مسٹر گیری ایڈورڈ ہیلی کا پیٹر پائلیٹ بھی ہے اور کاروں کا ایکسپرٹ بھی، سمگلنگ کے جرم میں تین سال فرانسیسی جیل میں سزا کاٹ چکا ہے" دونوں اشخاص نے تیزی سے گیری کی طرف دیکھا اور گیری نے ان پر لاپرواہ نگاہیں ڈالیں ایشالک کے سگار نے گیری کے ہم عمر کی طرف اشارہ کیا: "یہ مسٹر کینیڈی جونز ہے اور اس میٹنگ کو اٹنڈ کرنے جوہنس برگ سے آیا ہے مسٹر جونز ایک تجربہ کار شکاری ہے اور جنگلی جانوروں خصوصاً افریقہ کے وحشی درندوں کے متعلق اس کی معلومات لامحدود ہیں۔ یہ اضافہ کرنا چاہتا ہوں کہ بدقسمتی سے مسٹر جونز کو پریٹوریا جیل میں چند سال بسر کرنے پڑے" اس اعلان پر جونز لبوں پر خفیف سی مسکراہٹ لئے چھت کو گھورنے لگا اور شالک بولا۔ "اور اب رہ گیا مسٹر لیوفینل جو سیف توڑنے میں ماہر ہے پولیس اور زیرزمین جرائم پیشہ لوگ اس کی پیشہ ورانہ صلاحیت کے دل سے معترف ہیں۔ مسٹر لیوفینل نے بھی کئی سال جیل میں گذارے ہیں" شالک نے رک کر تینوں پر نظر ڈالی: "تو صاحبو۔ تم تینوں میں ایک بات ضرور مشترک ہے"

جواب دیئے بغیر وہ خاموشی سے منتظر رہے۔

شالک نے میز کی دراز میں سے ایک فولڈر نکالا۔ "تعارف کے بعد اب بزنس کی بات ہو جائے۔" فولڈر کھول کر اس نے ایک بڑا فوٹوگراف نکال کر فینل کی طرف بڑھایا اور کسی قدر الجھن کے عالم میں قرون وسطی کی بنی ہوئی ایک ہیرے کی انگوٹھی کی تصویر کو دیکھنے کے بعد فینل نے تصویر دوسروں کی طرف بڑھا دی۔

"یہ اس انگوٹھی کی تصویر ہے جسے سینڈر بورگیا نے بنوایا تھا" شالک بولا۔ "میرا خیال ہے بورگیا کے متعلق تم سب جانتے ہو گے۔"

"وہی بورگیا جو زہر سے لوگوں کی ہلاکت کا سامان کیا کرتا تھا؟" فینل نے سوالیہ انداز میں کہا۔

"بالکل ٹھیک۔ اس نے زہر سے بے شمار لوگوں کو موت کے گھاٹ اتار گیا یہ انگوٹھی اسی نے کسی نامعلوم سنار سے ۱۵۰۱ء میں بنوائی تھی اور بظاہر انگوٹھی میں کوئی خاص بات نہیں نظر آتی لیکن درحقیقت یہ مہلک ترین ہتھیار تھی۔ انگوٹھی کے ہیروں کے نیچے ایک خانے میں ہر وقت مہلک زہر بھرا رہتا تھا اور ہیروں کے درمیان سرنج کی قسم کی بڑی باریک سوئی لگی ہوئی تھی جب بھی بورگیا کو کسی دشمن سے چھٹکارا پانا ہوتا وہ انگوٹھی کو گھما کر اندر کی طرف کر دیتا اور پر جوش انداز سے دشمن کے ساتھ مصافحہ کرتا۔ اس مصافحے کے نتیجے میں دشمن کے ہاتھ میں خفیف سی خراش آجاتی اور پھر چند گھنٹوں میں وہ لقمہ اجل بن جاتا تھا۔

"انگوٹھی چار صدیوں تک گمنام ہاتھوں میں رہی اور صرف دو سال پہلے کار کے حادثے میں ہلاک ہونے والے فلورنشیا کے ایک بینکر کے سامان میں دستیاب ہوئی اس کا سامان نیلام ہونے لگا تو ایک ایکسپرٹ نے پہچان کر انگوٹھی کو سستے داموں خرید لیا اور مجھے پیش کی۔"

سگار کی راکھ جھاڑنے کے لئے توقف کے بعد شالک پھر گویا ہوا۔ "میری مختلف سرگرمیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ میں نوادرات اور قدیم اشیاء خرید کر متمول گاہکوں کے ہاتھوں فروخت کرتا ہوں۔ میرا ایک گاہک بورگیا کی چھوڑی ہوئی چیزوں کا بڑا شائق ہے۔ چنانچہ میں نے انگوٹھی اس کے پاس بیچ دی مگر چھ مہینے بعد ہی انگوٹھی چوری ہو گئی اور اس نے مجھے اطلاع دی۔ انگوٹھی کا سراغ لگانے میں کافی وقت لگا۔ مگر آخر کار پتہ چلا کہ نوادرات کے ایک اور شوقین کے ایجنٹوں نے انگوٹھی چرا کر اس کے میوزیم میں پہنچا دی ہے یہ اضافہ ضروری سمجھتا ہوں کہ اس کا آرٹ میوزیم دنیا بھر کے عجائب و نوادرات کا بہترین خزانہ ہے اب تم تینوں کو یہ کام سونپنا چاہتا ہوں کہ جس طرح بھی ممکن ہو اس سے انگوٹھی واپس لائی جائے۔"

کافی طویل وقفہ حائل ہوا اور پھر فنیل بولا۔ "تمہارا مطلب ہے ہم اسے چرا کر لے آئیں؟"

شالک نے ناگواری سے اس کی طرف دیکھا۔ "ظاہر ہے اس کے سوا اور کوئی طریقہ نہیں

کیونکہ وہ شائق کسی قیمت پر اسے فروخت کرنے کا روادار نہیں اور یہ میں پہلے ہی بتا چکا ہوں کہ پولیس کی مداخلت کا کوئی اندیشہ نہیں۔ اس شوقین نے میرے گاہک سے انگوٹھی چوری کرائی تھی اور اگر تم اس سے اڑالاؤ تو وہ پولیس کے پاس کسی صورت رپورٹ نہیں کر سکتا۔"

"انگوٹھی کی قیمت کیا ہے؟" فینل نے پوچھا۔

"اس سے تمہیں کوئی مطلب نہ ہونا چاہیئے تاہم خصوصی مارکیٹ میں یہ بیش قیمت ہے" شالک بولا۔ "اب انگوٹھی چوری کرانے والے شائق کے متعلق کچھ تفصیلات سن لو۔ وہ بے انتہا امیر ہے اور دنیا بھر کے نوادرات کو اپنے میوزیم میں سجانے کا اسے گویا جنون ہے اس کے ایجنٹوں نے دنیا بھر کے عجائب گھروں سے نوادرات چوری کرا کرکے اس کے میوزیم کو دنیا کا سب سے بڑا عجائب خانہ بنا دیا ہے۔"

"اور اس کا یہ میوزیم کہاں ہے؟" گیری نے پوچھا۔

"ڈریکین برگ کے پہاڑوں میں لسوتولینڈ اور نٹال کی سرحدوں کے کہیں قریب ہے" اب کینیڈی جونسن نے آگے کو جھک کر سوال کیا۔ "تمہاری مراد میکس کاہلن برگ سے ہے!"

داکو جھاڑتے ہوئے شالک نے کہا۔ "تو تم اسے جانتے ہو!"

"جنوبی افریقہ میں جو شخص بھی کچھ مدت رہ چکا ہو کسے جانے بغیر نہیں رہ سکتا۔"

"تو پھر اپنے ساتھیوں کو اپنی معلومات سے آگاہ کر دو۔"

جونسن نے طویل سانس لے کر سگرٹ سلگایا اور نتھنوں سے دھواں خارج کرتے ہوئے کہا۔ "میں صرف وہی باتیں جانتا ہوں جو عام لوگوں کے علم میں ہیں اس شخص کاہلن برگ کے متعلق بڑی عجیب داستانیں اور افواہیں مشہور ہیں اور کہا جاتا ہے کہ پہلی جنگ عظیم کے بعد جب اس کا جرمن باپ پناہ گزین کی حیثیت سے جوہنس برگ آیا تو اس نے یہاں کچھ زمین

خریدی جس میں سے سونے کی کان نکل آئی۔ یوں وہ ایک اب پتی بن گیا اور ساٹھ سال کی عمر میں ایک مقامی لڑکی سے شادی کی اس شادی کے نتیجے میں میکس کاہلن برگ پیدا ہوا مگر اس کی پیدائش کے متعلق پُراسرار باتیں مشہور ہیں۔ کہتے ہیں ڈاکٹر اور نرس کے سوا اس بچے کو کبھی کسی نے نہیں دیکھا۔ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ بچہ عجیب الخلقت تھا اور کچھ کہتے ہیں کہ دیو تھا۔ بہر حال بچہ دنیا کی نگاہوں سے اوجھل رکھ کر پالا گیا پھر ایک شکاری حادثے میں بڈھے کاہلن برگ کی وفات کے بعد اس کی بیوہ ڈریمین برگ منتقل ہو گئی اور پہاڑی سلسلوں کے وسط میں رہائش گاہ تعمیر کرا کے بچے کے ساتھ رہنے لگی اس نے بیٹے کو بدستور دنیا کی نگاہوں سے مستور رکھا۔ بیس سال پہلے اس کا انتقال ہوا تو کاہلن برگ تنہا رہ گیا۔ تنہائی پسندی اس کی فطرت میں داخل تھی اس نے رہائش گاہ میں بڑی تبدیلیاں کرائیں۔ رہائش گاہ کے ارد گرد سو مربع میل جنگل پھیلا ہوا ہے اور اس نے بے شمار زر خواہ اس غرض سے ملازم رکھے ہوئے ہیں کہ سیاحوں، کوہ پیماؤں اور آوارہ گرد لوگوں کو رہائش گاہ کے قریب نہ پھٹکنے دیں۔" ہلکے سے وقفے کے بعد جونز نے انگلی کو ہتھیلی میں چبھوتے ہوئے مزید کہا۔ "سنا ہے کہ کاہلن برگ کی رہائش گاہ کے پاس جانا چیتے شیر لانے سے بھی زیادہ مشکل ہے۔"

اب کافی طویل وقفہ حائل ہوا۔ پھر شالک نے فربہ شانے ہلاتے ہوئے کہا۔ "یہ باتیں بہت حد تک درست ہیں اور میں پہلے ہی بتا چکا ہوں کہ یہ ایک مشکل مہم ہے اسی لئے بڑا اچھا معاوضہ دے رہا ہوں۔ کاہلن برگ کی رہائش گاہ تک رسائی مشکل ضرور ہے مگر ناممکن نہیں تم لوگوں کی سہولت کے لئے میں نے کافی معلومات فراہم کر رکھی ہیں۔"

"خوب" فینل نے کسی قدر استہزائی انداز میں کہا۔ "فرض کرو ہم وہاں پہنچ جاتے ہیں تو بھی رہائش گاہ کے اندر جانا آسان نہ ہوگا۔"

"کاہلن برگ کے پس منظر کے متعلق مسٹر جونز کا بیان بہت حد تک درست ہے

لیکن کچھ باتیں وہ بیان نہیں کر سکا یا پھر وہ باتیں اس کے علم میں ہی نہیں مثلاً یہ کہ کاہلن برگ جسمانی طور پر ایک معذور شخص ہے اور اس کے باوجود خوبصورت عورتوں کا بڑا گرویدہ ہے۔" اس نے کرسی کے ساتھ ٹیک لگائی اور اضافہ کیا۔" ہر قلعے کا ایک چور دروازہ ہوتا ہے بشرطیکہ اسے دریافت کیا جا سکے۔ میرے پاس ایک ایسی عورت ہے جو تمہارے لئے ٹروجن کے گھوڑے کا کام کرے گی۔ اگر اپنے حسن و جمال کی بنیاد پر وہ تمہیں رہائش گاہ کے اندر نہ پہنچا سکی تو پھر کوئی بھی نہیں پہنچا سکتا۔" اتنا کہہ کر اس نے میز پر لگا ہوا ایک بٹن دبایا۔

قدرے تاخیر سے عقبی دروازہ کھلا اور ہوش و حواس پر بجلیاں گرانے والی ایک حسین و جمیل عورت محشر خیز چال چلتی ہوئی میز کے پاس آکھڑی ہوئی۔

۲

دس سال قبل اپنے معمولی سے انداز حیات اور معمولی کمائی سے تھک کر آرمو شالک نے ایک مصری اخبار میں اشتہار دیا تھا کہ معقول معاوضے پر وہ کسی بھی مشکل کام کو سرانجام دینے کے لئے آمادہ ہے اس اشتہار کے جواب میں ایک عرب بادشاہ نے اسے ایک امریکی تیل کمپنی اور اپنے ایک کاروباری رقیب کے درمیان ہونے والے معاہدے کی خفیہ تفاصیل معلوم کرنے کا کام سونپ دیا۔ عرب بادشاہ کے سرمائے اور اپنی ذہانت کو بروئے کار لا کر شالک نے مطلوبہ معلومات فراہم کر دیں اور یوں دس ہزار ڈالر کی خطیر رقم کمائی اور بڑا فائدہ یہ ہوا کہ عرب بادشاہ کی

وساطت اس کی شہرت دوسرے سلاطین تک جا پہنچی اور شالک کی جھولی میں ہن برسنے لگا۔
اگلے سال شالک لندن منتقل ہوگیا اور کاروبار کو اور وسعت دی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ بڑے بڑے سرمایہ دار اس کے موکل بننے لگے ان میں ٹیکساس کے تیل کے اجارہ دار تاجر، چار عرب بادشاہ، بے پناہ دولت کی مالک دو امریکی خواتین، ایک ادرجرمن صنعت کار شامل تھے۔

ان لوگوں کے سرمائے اور اپنے ذہن کی بدولت آرمو شالک ترقی کی منازل تیزی سے طے کرتا رہا۔ ابتداء میں اسے خیال آیا تھا کہ مستقل کارکن ملازم رکھے مگر یوں مالی نقصان کا احتمال تھا کیونکہ کام ہوتا یا نہ ہوتا۔ مستقل کارکنوں کو تنخواہ تو لازمی ادا کرنی پڑتی چنانچہ اس نے فیصلہ کیا کہ بوقت ضرورت حسب مطلب ایکسپرٹ حاصل کر لیا جائے گا۔ اس مقصد کے لیے اس نے ایک جاسوسی ایجنسی کی خدمات حاصل کیں جو بوقت ضرورت مطلوبہ کارکن مہیا کرنے کے ساتھ ساتھ ان کے پس منظر سے بھی شالک کو آگاہ کر دیتی۔ شالک نے اسی طریقے سے لیو فنیل، کینیڈی جونیئر اور گیری ایڈورڈ تک رسائی حاصل کی تھی۔

اس کا مستقل سٹاف دو افراد پر مشتمل تھا۔ نتالی نارمن اور جارج شر لوبرن، نتالی نارمن استقبالیہ کلرک اور پرسنل اسسٹنٹ کے فرائض سرانجام دیتی تھی اور جارج شر لوبرن پرائیویٹ سیکرٹری کے علاوہ دوسرے چھوٹے موٹے کام کرنے پر مامور تھا۔

لیکن جلد ہی شالک کو احساس ہوا کہ اکثر کاموں میں ایک ذہین، باصلاحیت اور خوبصورت عورت کی ضرورت ناگزیر ہے۔ ایسی عورت بسا اوقات دس بارہ مرد کارکنوں اور ماہروں سے زیادہ مفید کام کر دکھاتی تھی اس نے متعدد عورتوں کو مختلف کام سونپے ان میں سے کچھ نے مناسب کارکردگی دکھائی لیکن اکثر عورتیں نازک لمحات میں اعصابی طور پر مفلوج ہو کر رہ گئیں یا پھر ساتھ کام کرنے والے مرد کارکنوں کے ساتھ جذباتی وابستگی پیدا

کر بیٹھیں اور یوں ناکارہ ہو کر رہ جائیں۔

مختلف تلخ تجربوں کے بعد شالک بالآخر کسی ایسی عورت کی کھوج میں رہنے لگا۔ جو حسین، حاضر دماغ اور متناسب جسم کی مالک ہو اور مناسب تربیت کے بعد شالک کے تفویض کردہ فرائض ادا کرتے ہوئے اپنے جسم کی قربانی دینے پر آمادہ ہو۔

ایسی عورت کی تلاش میں اس نے مختلف شہروں کا دورہ کیا اور متعدد امیدوار عورتوں سے ملاقات کی مگر گوہر مراد حاصل کرنے میں ناکام رہا۔ چھ ماہ کی تلاش و جستجو کے بعد بالآخر اس کی ملاقات ایک ایسی عورت سے ہوئی جس کی سبز زمردیں آنکھوں میں بلا کی چمک تھی، بھرے بھرے احمریں ہونٹ وعدۂ وصال کے مظہر تھے اور لمبی لمبی متناسب ٹانگیں کسی بھی مرد کی چاہت کا خواب محسوس ہوتی تھیں

یہ عورت گے ڈسمنڈ کوپن ہیگن کی پارچات کی ایک بڑی دکان پر ماڈل گرل کے طور پر ملازم تھی اور ٹوکیو کی ایک امیر موکلہ کے لئے چیتے کی کھال کا کوٹ خریدنے کی غرض سے شالک وہاں پہنچا ہوا تھا۔ گے ڈسمنڈ پر نظر پڑتے ہی شالک عارضی طور پر کوٹ کی خریداری بھول گیا۔ اس کے جی کو یقین ہونے لگا کہ یہ عورت ہر طرح سے معیار پر پوری اترے گی چنانچہ اس نے گے ڈسمنڈ کو ہلٹن ٹیرلیسٹی تا یوٹی میں ڈنر کی دعوت دے ڈالی۔

ڈسمنڈ ٹھیک وقت پر آ پہنچی اور پابندی وقت کی یہ ادا بھی شالک کو بڑی پسند آئی۔ اس نے سادہ سا نیلا لباس زیب تن کر رکھا تھا اور بالوں کو پیچھے کی طرف جھٹکتے ہوئے اس کی ہیرے کی بالیاں چمک چمک اٹھتی تھیں۔

کھانے کا آرڈر دے دیا گیا اور ادھر ادھر کی چند باتوں کے بعد شالک نے ملازمت کی پیش کش کرتے ہوئے اسے اپنی کاروباری سرگرمیاں بتائیں اس نے بتایا کہ اس کے کاروبار میں خطرے کا احتمال ضرور ہوتا ہے لیکن یہ کسی طرح بھی غیر قانونی نہیں ہوتا۔ یہ بیان

حقیقت پر مبنی نہیں تھا۔ حال ہی میں شالک نے لندن میں کرنسی کے چند ایسے غیر قانونی سودے کئے تھے کہ اگر انکشاف ہو جاتا تو شالک کا ٹھکانہ جیل ہوتا لیکن اس کا نکتہ نظر یہ تھا۔ کہ چور جب تک پکڑا نہ جائے، چور نہیں ہوتا اس نے ڈسمنڈ کو معقول تنخواہ، لندن کے رائل ٹاورز ہوٹل میں رہائش اور سفر کے لیے شمار مواقع کی تحریص دیتے ہوئے یہ واضح کر دیا کہ ان کا آپس میں تعلق خالصتاً کاروباری نوعیت کا ہوگا۔

اتنے میں کھانا آگیا اور کھانے کے دوران پیش رفت جاری رہی۔ ڈسمنڈ نے بتایا کہ وہ فرانسیسی اطالوی اور ہسپانوی زبانیں فر فر بول سکتی ہے اور جرمن زبان کی بھی خاصی شُد بُد رکھتی ہے سکائیک کر سکتی ہے، کشتی رانی کر سکتی ہے اور ہر قسم کی موٹر بوٹ کو ہینڈل کر سکتی ہے بہترین کار ڈرائیور ہے اور جنسی تعلقات قائم کرنے سے ذرا بھی ہراساں نہیں ہوتی۔ بوقت ضرورت مردوں کا دل بہلانے کا ڈھنگ اسے خوب آتا ہے اور اگرچہ پارچات کے لئے ماڈل گرل کے طور پر یہ کام کرتے ہوئے کچھ سرمایہ پس انداز کر لیا ہے لیکن وہ زیادہ سے زیادہ دولت کمانے کی متمنی ہے۔"

آتشیں ہتھیاروں کے متعلق شالک کے سوال کرنے پر اس نے جواب دیا کہ کبھی آتشیں ہتھیار استعمال کرنے کی ضرورت ہی محسوس نہیں ہوئی اس پر شالک نے کہا کہ اپنی حفاظت کے لئے اسلحہ کا استعمال جاننا ضروری ہے مگر خیر اس سلسلے میں وہ ضروری تربیت کا انتظام کر دے گا۔ اب معاوضے کا سوال زیر بحث آیا اور شالک نے واضح کیا کہ اگر وہ سال کے گیارہ مہینے اس کے اشاروں پر کٹھ پتلی کی طرح ناچنے پر آمادہ ہو تو سال کا بارھواں مہینہ شالک کے خرچ پر کہیں بھی من پسند انداز سے گزار سکے گی۔ معاوضے کے طور پر اسے دس ہزار ڈالر سالانہ ملا کریں گے۔ اور جس کام میں بھی شالک کی مدد کرے گی۔ اس کام سے ملنے والی رقم پر ایک فیصد کے حساب سے کمیشن ملا کرے گی یوں ہلکے سے تخمینے کے مطابق کل معاوضہ پچیس ہزار ڈالر کے لگ بھگ ہوگا۔

اس پیشکش پر چند لمحوں تک غور کرنے کے بعد ڈسمنڈ نے سر کو منفی جنبش دی "نہیں

کسی بڈھے دولتمند شخص کی داشتہ بن کر میں اس سے دگنی رقم کما سکتی ہوں۔ تم مجھے گیارہ مہینوں تک غلام بنا کر رکھو گے اور میں کسی لونڈی کی طرح تمہارے اشاروں پر ناچوں گی" وہ بلند آواز سے بنسی، "نہیں مسٹر شالک اس معاوضے پر اپنے آپ کو نہیں بیچ سکتی۔"

"تم کیا چاہتی ہو؟" شالک نے پوچھا

"تیس ہزار ڈالر سالانہ چاہیے میں کام کروں یا نہ کروں اور اس کے علاوہ جس کام کو سرانجام دوں اس سے ملنے والی رقم پر پانچ فیصد کمیشن۔"

کچھ دیر تک لے دے ہوتی رہی اور کھانے کے خاتمے پر بالآخر فیصلہ ہوا کہ شالک تیس ہزار ڈالر سالانہ معاوضے کے علاوہ ڈسمنڈ سے متعلق معاملے پر چار فیصد کے حساب سے رقم سوس بینک میں جمع کرا دیا کرے گا۔ اس رقم پر ٹیکس بھی وہی ادا کیا کرے گا۔

اس معاہدے کے بعد ڈسمنڈ لندن پہنچ گئی اور خود حفاظتی کا تربیتی کورس مطمئن کن انداز سے مکمل کرنے کے بعد شالک کے احکامات بجا لانے لگی۔

دو مہینوں میں ہی اس نے اپنے انتخاب کو حق بجانب ثابت کر دکھایا اور شالک کے سونپے ہوئے دو کام اس خوش اسلوبی سے سرانجام دیئے کہ شالک کا دل خوش ہو گیا۔ پہلا کام ایک کاروباری رقیب کمپنی کے لئے خفیہ کیمیاوی فارمولا حاصل کرنا تھا اور دوسرے کام میں ایک موکل کے لئے بڑی کشتی کی ساخت کے متعلق پیشگی اطلاعات حاصل کرنا تھیں ان اطلاعات سے سٹاک مارکیٹ میں موکل کو معقول منافع ہوا۔ دونوں مہمات میں گے ڈسمنڈ کو مفید مطلب معلومات بہم پہنچانے والے دو مردوں کو ہم بستری کا موقع دینا پڑا۔ شالک نے تفصیلات نہیں پوچھیں۔ وہ تو اس بات پر ہی خوشی سے پھولا نہ سما رہا تھا کہ ان معلومات کی بناء پر کثیر معاوضہ ملا تھا۔

یوں ڈسمنڈ نے چھ ماہ کی قلیل مدت میں ہی بنیادی مشاہدے سے کہیں زیادہ رقم

کمائی بھی اور شالک نے خوش ہو کر اسے سکائینگ کے لئے خصوصی رخصت دی ہوئی تھی اب بورگیا کی انگوٹھی کا معاملہ پیش آیا تو شالک نے تار دے کر اسے بلوا لیا۔

ڈسمنڈ پہلی پرواز سے چلی آئی اور ساری بات بتانے کے بعد شالک نے کہا: "شمال کا علاقہ تمہیں بہت پسند آئے گا۔ تمہارے تینوں ہمراہی ایکسپرٹ ہیں اور تمہاری راہ ہموار کرنے میں بڑے معاون ثابت ہوں گے تاہم خطرات کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کیونکہ کاہلن برگ کافی خطرناک شخص مشہور ہے۔"

ڈسمنڈ نے اپنے خوبصورت مدور شانے اچکائے اور پُر اعتماد مسکراہٹ کے ساتھ بولی۔ "اکثر مرد خطرناک ہوتے ہیں اور اکثر عورتیں"

اب جو طلبی گھنٹی کے جواب میں دروازہ کھول کر وہ اندر آئی تو تینوں مرد اس کے زاہد فریب اور ملکوتی حسن کو دیکھ کر چند لمحوں کے لئے سدھ بدھ بھول گئے اور یوں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر تکنے لگے جیسے کوئی آسمانی حور اتر آئی ہو۔ شالک نے رسم تعارف ادا کی اور اس دوران ڈسمنڈ باریک بین نگاہوں سے تینوں مردوں کا جائزہ لیتی رہی۔ اس کی تجربہ کار نگاہوں نے فوراً جانچ لیا کہ کینیڈی جونز بے ضرر سا شخص ہے اور اسے ہینڈل کرنا دشوار نہ ہوگا البتہ فینل کے انداز و اطوار خطرناک ہونے کے مظہر ہیں اور ہو سکتا ہے کہ اس مہم کے دوران اس کے ساتھ دو دو ہاتھ کرنے کی نوبت آ جائے گیری ایڈورڈ کے والہانہ انداز سے دیکھنے پر وہ جی ہی جی میں خوش ہوئی اور سوچنے لگی کہ اس شخص کا ساتھ تفریح بخش رہے گا۔

تعارف کے اختتام پر شالک بولا "تو یہ ہے گے ڈسمنڈ جو تم لوگوں کے لئے ٹروجن کے گھوڑے کا کام دے گی۔"

"خوب" گے ہنسی "مگر مجھے گھوڑا بننے کی بجائے ہیلن بننا زیادہ پسند ہے"

"بیٹھ جاؤ پلیز" شالک بولا۔ "تم چاروں منگل کی پرواز سے جوہنس برگ روانہ

ہو گے ۔ وہاں رینڈ انٹرنیشنل ہوٹل میں تمہارے قیام کا انتظام کر دیا گیا ہے تم کے متعلق ضروری انتظامات مسٹر جونز وہیں کرے گا اور مس ڈسمنڈ اور مسٹر ایڈورڈ کے سفر کے لئے ہیلی کاپٹر بھی وہیں سے ملے گا ۔" سگار کی راکھ جھاڑتے ہوئے اس نے توقف کیا ۔ اگرچہ کاہن برگ کے بارے میں میں نے مزید کچھ معلومات فراہم کی ہیں مگر وہ قابل اعتبار نہیں انگوٹھی کے لئے کوشش کرنے سے پہلے ضروری ہے کہ مس ڈسمنڈ کاہن برگ کی رہائش گاہ پر پہنچ کر ان معلومات کی پڑتال کرے یہ معلومات میوزیم کے محل وقوع اور مختلف حفاظتی اقدامات سے تعلق رکھتی ہیں ۔ مس ڈسمنڈ وہاں پیشہ ور فوٹو گرافر کے بہروپ میں وارد ہوگی اور یہ ظاہر کرے گی کہ وہ جنگلی جانوروں اور درندوں کی تصاویر اتارنے آئی ہے اس سلسلے میں میں نے رسالہ جنگل کی دنیا کا شناختی کارڈ وغیرہ حاصل کر لیا ہے مسٹر گیری ایڈورڈ پائلٹ کے طور پر ساتھ جائے گا ۔ ہیلی کاپٹر سے وحشی درندوں کی تصاویر اتارنے کا بہانہ بڑا کامیاب رہے گا ۔ کاہن برگ کی رہائش گاہ پرائیویٹ فیلڈ بنی ہوئی ہے تم دونوں اسی ایئر فیلڈ پر اترو گے اور یہ بیان کرو گے کہ فضا سے رہائش گاہ دیکھ کر تصاویر اتارنے وارد ہوئے ہو ممکن ہے کاہن برگ رہائش گاہ کی تصاویر لینے کی اجازت نہ دے مگر مس ڈسمنڈ سے ملاقات ضرور کرے گا "

ہلکے سے وقفے کے بعد شالک نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا "میوزیم کے صحیح محل وقوع کا مجھے علم نہیں تاہم وسیع و عریض یک منزلہ عمارت میں ہی کہیں یہ چھپا کر بنایا گیا ہوگا کیونکہ اس کے اکثر نوادرات دنیا کے مختلف عجائب گھروں سے چرائے گئے ہیں میرے ڈربن کے ایک ایجنٹ نے کچھ مدت پہلے اطلاع دی تھی کہ کاہن برگ کے نام سویڈن کی یاہلی سٹرام فرم کی طرف سے سامان کے کچھ کریٹ بھجوائے گئے ہیں " اس نے فیلکل کی طرف دیکھا .. اس فرم کے متعلق تم یقیناً جانتے ہوگے ۔"

"ہاں" فینل مسکرا کر بولا۔ "بہترین سیف بنانے اور حفاظتی آلات مہیا کرنے کے سلسلے میں یہ فرم دنیا بھر میں مشہور ہے اور کئی سال پہلے میں اس فرم میں کام کر چکا ہوں۔"

"ہاں مسٹر فینل، تمہیں منتخب کرنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے خوش قسمتی سے میرے ڈرین کے ذہین ایجنٹ نے ان کمریٹیوں کے بیچک کی نقل شپنگ ایجنٹ سے حاصل کر لی تھی اور اس نقل کو دیکھ کر یہ اندازہ لگا سکو گے کہ کاہلن برگ نے کیا حفاظتی اقدامات اختیار کر رکھے ہیں"

فینل نے سر ہلایا اور شالک نے گیری کی طرف مڑ کر کہا۔ "مسٹر ایڈورڈ۔ میں نے ڈریکین برگ کے پہاڑی سلسلوں اور کاہلن برگ کی رہائش گاہ کے فضائی نقشے حاصل کر رکھے ہیں" شالک نے میز کی دراز کھولی اور پلاسٹک کے دو لفافے نکال کر ایک فینل کو دیا اور دوسرا گیری کے حوالے کرتے ہوئے اضافہ کیا۔ "اس سے تمہیں ہیلی کاپٹر اڑانے اور وہاں تک پہنچنے میں کافی مدد ملے گی۔"

گیری نے لفافہ تھام کر سر کو اثباتی حرکت دی اور اب شالک کینیڈی جونز سے مخاطب ہوا۔ "مہم کے انتظامات اور نقل و حمل کی ذمہ داری تمہاری ہے۔ تم اور مسٹر فینل سڑک کے راستے وہاں پہنچو گے جبکہ مس ڈیسمنڈ اور مسٹر ایڈورڈ تم سے پہلے ہی ہیلی کاپٹر کے ذریعے پہنچ چکے ہوں گے راستے کی مشکلات اور دشواریوں کا پورا خیال رکھنا کیونکہ ان ایام میں بارش کی وجہ سے کاہلن کی رہائش گاہ تک راستہ کافی دشوار گذار ہوتا ہے اس سلسلے میں جتنی رقم چاہو خرچ کر سکتے ہو ان زولو محافظوں کا بھی خیال رکھنا جو رہائش گاہ کی نگرانی پر متعین ہیں"

"بہت بہتر" جونز نے جواب دیا۔

"اب باقی تفاصیل سوموار کی میٹنگ میں طے کی جائیں گی" شالک نے میز کی دراز میں

سے چار لفافے برآمد کئے اور ایک لفافہ گسے کو دینے کے بعد ایک ایک لفافہ باقی تینوں کے حوالے کرتے ہوئے کہا: "ہر لفافے میں تین تین ہزار ڈالر کے بلینک ٹریولرز چیک ہیں۔ یہ رقم پیشگی ہے اور باقی رقم مہم کی کامیاب تکمیل کے بعد دی جائے گی۔" اس نے سونے کی ادمیگا کلائی گھڑی پر نظر ڈالی۔ "اچھا تو اب سوموار کو صبح ساڑھے نو بجے ملاقات ہوگی۔"

گسے ڈسمنڈ عقبی دروازے میں غائب ہوگئی اور باقی تینوں بھی اٹھنے لگے تو شالک نے فینل سے مخاطب ہو کر کہا: "مسٹر فینل۔ تم رک جاؤ۔ ان صاحبان کا وقت ضائع کئے بغیر تمہارے ساتھ چند اور امور پر گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔"

فینل دوبارہ بیٹھ گیا اور گیری اور جونز کے جانے کے بعد شالک نے نیا سگار سلگا کر پر قیافہ لہجے میں کہا: "مسٹر فینل۔ اگرچہ تمہارے دونوں ساتھی جیل میں رہ چکے ہیں مگر ان کے جرائم سنگین نہیں کہے جا سکتے لیکن تم ایک مجرم ہو اور خطرناک بھی۔ تمہاری پیشہ ورانہ مہارت کی وجہ سے میں نے تمہارا انتخاب کیا ہے لیکن یہ نہ سمجھنا کہ تمہارے مجرمانہ پس منظر سے واقف نہیں ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ تم مارونی سے چھپتے پھر رہے ہو اور اس نے تمہارے قتل کا حکم دے رکھا ہے۔ گذشتہ شب بھی تم پر حملہ کیا گیا مگر ناکام رہا۔ یہ عین ممکن ہے کہ اگلی مرتبہ انہیں ناکامی نہ ہو۔ یہ سب کچھ واضح کرنے سے مقصد یہ ہے کہ اپنے کارکنوں کے حالات سے میں پوری طرح باخبر رہتا ہوں تمہارے متعلق حال ہی میں مزید یہ اطلاعات موصول ہوئی ہیں کہ ہانگ کانگ قاہرہ اور استنبول میں قتل کی تین وارداتوں میں تم پولیس کو مطلوب ہو۔ مقتولین میں سے دو عورتیں تھیں اور ایک خوبصورت لونڈا جو مرد طوائف تھا۔ ان جرائم کی شہادتیں فراہم کر چکا ہوں اور اگر یہ شہادتیں انٹرپول کو مہیا کی جائیں تو تم سمجھ ہی سکتے ہو کہ انجام کیا ہوگا۔"

ان انکشافات کے دوران فینل تن کر بیٹھ چکا تھا۔ لبوں پر زبان پھیرتے ہوئے بولا

"میرا خیال تھا کہ تم مجھے اپنا ممبر بنا رہے ہو مگر تم تو دھمکیاں دینے پر اتر آئے ہو۔"

"تمہیں ممبر ضرور منتخب کیا ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ میں تمہیں دھمکا نہیں سکتا۔"

شالک نے سگار کا کش لگایا۔ "دو باتیں کسی وقت بھی ذہن سے محو نہ ہونے دینا۔ ایک تو یہ ہے کہ گے ڈسمنڈ سے کسی قسم کی چھیڑ چھاڑ نہیں کرو گے۔ مجھے یقین ہے کہ اسے دیکھنے کے بعد افریقہ کے جنگلوں میں اس کے حسن کی گل چینی کے منصوبے تم ذہن میں ترتیب دے چکے ہو چنانچہ میں تنبیہ کرتا ہوں کہ اگر اس پر دست درازی کی کوشش کی تو انٹرپول کو تمہارے خلاف شہادتیں مہیا کر دی جائیں گی۔ سمجھ گئے؟"

مضطرب سی مسکراہٹ کے ساتھ فینل بولا۔ "مجھے غلط سمجھ رہے ہو بہرحال میں اسے اپنی ماں سمجھوں گا۔"

شالک نے غیر یقینی نگاہ اس پر ڈالی اور بولا۔ "خیر تو دوسری بات یہ ہے کہ ہر قیمت پر انگوٹھی مجھے درکار ہے اور اگر ناکام رہے تو اس صورت میں بھی انٹرپول کو تمہارے متعلق آگاہ کر دیا جائے گا۔ اب جا سکتے ہو۔" یہ کہہ کر شالک نے ریسیور اٹھا لیا اور فینل دل ہی دل میں اسے کوستا ہوا بیرونی کمرے میں پہنچا جہاں نتالی نارمن بیٹھی ٹائپ کر رہی تھی۔ شالک کی باتوں سے فینل اتنا کبیدہ خاطر ہو رہا تھا کہ نتالی پر نظر ڈالے بغیر کاریڈور میں نکل کر لفٹ کی طرف چلا گیا۔

اس کے چلے جانے اور اندر شالک کے فون پر مصروف ہونے کی بابت اطمینان کرنے کے بعد نتالی نارمن نے دراز میں رکھا ہوا ٹیپ ریکارڈر بند کر دیا اور سپول اتار لی۔

ہوٹل سے نکل کر گیری ایک ٹیلیفون بوتھ میں جا گھسا اور ٹونی کو فون کر کے رب روم کارلٹن ٹاورز میں پہنچنے کو کہا۔

گے ڈاسمنڈ کو دیکھنے کے بعد گیری اپنے جذبات اور خیالات میں عجیب سی ہلچل محسوس کر رہا تھا اور سوچ رہا تھا کہ ٹونی وائیٹ اس پکے ہوئے رس بھرے سنگترے کے مقابلے میں کچے امرود کی طرح ہے۔ ڈاسمنڈ کے سامنے ٹونی بہت کم عمر، کم تجربہ کار اور غیر پختہ کار معلوم دینے لگی تھی۔ تاہم رب روم کے ریسٹورنٹ میں ٹونی کے سامنے بیٹھتے ہوئے وہ بولا۔ "بڑی دلکش نظر آ رہی ہو۔"

"لگتا ہے، کام مل گیا ہے۔" ٹونی ہنس کر بولی۔

"کام نہ ملتا تو تمہیں یہاں کیسے مدعو کرتا!"

"خوب، اچھا پہلے کھانے کا آرڈر تو دیدو"

کھانے کے لئے آرڈر دینے کے بعد گیری بولا۔ "کافی معقول رقم کا کام ہے لیکن اسے سرانجام دینے کے لئے مجھے نٹال جانا ہو گا۔ یہ مقام جنوبی افریقہ میں کہیں واقع ہے ایک امریکن فوٹو گرافر کو بطور اسسٹنٹ لے جانا ہو گا۔ وہاں وہ جنگلی رندوں اور جانوروں کی تصاویر اتارے گی۔ تین ہفتوں کا کام ہے"

ٹونی نے کریدنے والی نگاہوں سے اس کی طرف دیکھا۔ "تمہارا مطلب ہے کہ ایک عورت فوٹو گرافر کو تین ہفتوں کے لئے افریقہ کے جنگل میں لے جا رہے ہو؟"

"ہاں" گیری نے کہا۔ "مگر تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ میں اس عورت سے مل چکا ہوں عمر پینتالیس کے لگ بھگ اور حاملہ دکھائی دیتی ہے۔ وہ ایسی عورت ہے جو ہر کھانے کے بعد دانتوں میں خلال ضرور کرتی ہو گی۔"

اتنے میں ویٹر کھانا لے آیا اور وہ دونوں کھانا کھانے میں مصروف ہو گئے۔ ٹونی کو چپ چاپ کچھ دیر بعد گیری نے پوچھا۔ "کیا بات ہے ٹونی ڈارلنگ؟ کیا سوچ رہی ہو؟"

"نہیں تو" ٹونی نے ہنستے ہوئے کہا۔ "یہ بتاؤ کہ اس حاملہ عورت کو تین ہفتوں

تک جنگل میں گھمانے پھرانے کا معاوضہ کیا ملے گا تمہیں ؟"

"میں نے یہ تو نہیں کہا کہ وہ حاملہ ہے۔ ہاں یہ کہا تھا کہ حاملہ نظر آتی ہے موٹاپے کی وجہ سے"

"معاوضہ کیا مل رہا ہے؟"

"تین ہزار ڈالر"

"ہوں" ٹونی نے کہا اور ناگوار سکوت اختیار کر لیا۔

کھانے کے بعد سگرٹ سلگاتے ہوئے گیری نے بے چینی سے پوچھا۔ "آخر تمہارے ذہن پر کیا بوجھ ہے ٹونی ڈارلنگ' میرا تو خیال تھا کہ یہاں تم بہت زیادہ لطف اندوز ہو گی"

"کیا واقعی ؟" ٹونی پھنکار کر بولی۔ "گیری ڈیئر۔ میں اپنے آپ سے پوچھ رہی ہوں کہ اس بے وفا سے کیا کہوں جسے میرا محب ہونے کا دعویٰ ہے لیکن بڑی بے باکی سے جھوٹ بول سکتا ہے اس بات سے بور ہو رہی ہوں۔"

دونوں گھور کر ایک دوسرے کو دیکھنے لگے اور پھر گیری نے ہولے سے کہا: "میں بھی اس عورت سے بور ہو رہتا ہوں جو میرا جھوٹ پکڑ لے ۔"

"یہ چھوٹی بات" ٹونی نے غیر متوقع طور پر چہک کر کہا۔ "مگر خیر۔ مجھے تم سے محبت ہے۔ چلو اب گھر چلیں اور جنسی انبساط و سرور حاصل کریں ۔"

گیری نے کھانے کا بل شاک کے دیتے ہوئے ٹریولر ز چیکوں میں سے پچاس ڈالر کا چیک تڑا کر ادا کیا اور وہ دونوں ریسٹورنٹ سے چل دیئے۔

ٹیکسی میں ٹونی نے اگلی سیٹ پر پاؤں رکھ کر کہا۔ "وہ تو لٹو گرافر۔ جھوٹ مت بولنا گیری ڈارلنگ، کیا وہ بہت خوبصورت ہے ؟"

سڑک کی روشنیوں اور برستی بارش کی طرف دیکھتے ہوئے گیری نے ایک ٹھنڈی سانس لی اور بولا۔ "ہوں.... ہاں وہ واقعی خوبصورت ہے۔"

غم سے لُونی کا چہرہ مرجھا گیا۔ "گیری. کیا تمہاری واپسی کی توقع رکھوں!"

"دیکھو لُونی۔ بات...."

"میں پوچھ رہی ہوں۔ لوٹ کر میرے پاس آؤ گے یا نہیں!"

گیری گومگو کے عالم میں پڑ گیا۔ اس کے دل میں ڈسمنڈ کا حسن جہاں سوز جھلملا رہا تھا۔ رکتے رکتے بولا۔ "کچھ کہہ نہیں سکتا۔"

"ہوں۔ بہر حال سچ بولنے کے لئے شکریہ" وہ قریب سرک کر اس کے بازوؤں میں سما گئی۔

فینل نے ٹیکسی ڈرائیور کو جیسی کے فلیٹ واقع ہارلس روڈ چلنے کو کہا ٹیکسی جیسی کے گھر کی عمارت کے قریب سے گزرنے لگی تو فینل نے کھڑکی کے شیشوں میں سے باہر بارش میں اِدھر اُدھر دیکھا مگر کوئی مخدوش بات نظر نہ آئی۔ موڑ پر اتر کر اس نے کرایہ ادا کیا اور پا پیادہ واپس آیا۔

پھر جیسے ہی عمارت میں داخل ہو کر سیڑھیوں کے قریب پہنچا اسے خطرے کا شدید احساس ہوا۔ وہ رکا اور مڑ کر لابی سے گزر کر سیڑھیوں کے پیچھے بنی ہوئی فون بوتھ میں جا گھسا جیسی کا نمبر ڈائل کیا اور دوسری طرف کچھ دیر تک گھنٹی بجنے کی آواز سننے کے بعد ریسیور لٹکا دیا رات کے دس بج چکے تھے اور اس بات کا امکان نہیں تھا کہ اس بارش میں جیسی باہر گیا ہوگا۔ وہ جلد سونے اور صبح سویرے اٹھنے کا عادی تھا۔ فینل سوچ میں پڑ گیا اس کا سامان اور اوزار وغیرہ جو اسے ساتھ لے جانے تھے۔ اوپر جیسی کے

فلیٹ میں پڑے ہوئے تھے۔ یہ اوزار اور سامان ضروری ساتھ لے جانے تھے اور فینل نے انہیں
جیسی کے فلیٹ میں بچھپا کر رکھا ہوا تھا تاکہ جیسی یا کسی اور کے ہاتھ نہ لگ سکیں۔
اچانک ایک ترکیب سوجھنے پر اس کا چہرہ چمک اٹھا اور اس نے رسیور اٹھا کر ۹۹۹ نمبر
ڈائل کیا۔ پھر دوسری طرف سے کسی پولیس والے کی تحکمانہ آواز سن کر بولا۔ "۲۲۲ ہارنسی روڈ
کے بالائی فلیٹ میں کچھ گڑبڑ لگتی ہے۔ شاید کوئی قتل ہو گیا ہے" اور اتنا کہہ کر اس نے رسیور
لٹکا دیا۔
بوتھ سے نکل کر وہ عمارت کے باہر پہنچا اور سایوں میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے برستی
بارش میں سامنے عمارت کے ایک تاریک گوشے میں جا کھڑا ہوا۔
جلد ہی پولیس کی دو کاریں نمودار ہوئیں اور چار پولیس مین جلدی سے اتر کر جیسی
کے فلیٹ والی عمارت میں چلے گئے۔ فینل مینہ میں بھیگتا اور خنکی محسوس کرتا ہوا وہیں کھڑا
انتظار کرتا رہا۔ تقریباً بیس منٹ بعد تین پولیس والے دو صحت مند غنڈوں کو ہتھکڑیاں
لگائے عمارت سے باہر آئے اور پولیس کاروں میں بٹھا کر لے گئے۔ اب اوپر ایک پولیس مین
رہ گیا تھا۔
نہ جانے جیسی پر کیا افتاد آپڑی تھی فینل نے سوچا۔ بہر حال اسے اپنا سامان لانا
تھا اور اسی خیال کے تحت اس نے جیب سے رومال نکال کر نقاب کی صورت چہرے پر
باندھ لیا پھر سڑک پار کر کے عمارت میں آیا اور دبے پاؤں سیڑھیاں چڑھنے لگا جیسی
کے فلیٹ والی منزل پر رک کر سن گن لینے کی کوشش کی، فلیٹ کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔
اور اندر سے پولیس مین کی نقل و حرکت کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔
فینل کسی آسیب کی طرح آگے بڑھا اور کھلے دروازے میں سے جھانک کر دیکھا
کمرے کی آخری دیوار خون سے رنگین ہو رہی تھی اور پولیس مین جیسی کی لاش پر گھٹنوں

کے بل جھکا ہوا تھا۔

گویا اس کی جگہ جیبی کو نشانہ بنایا گیا ہے فینل نے سوچا۔ بے چارہ جیبی۔ پھر تامل کئے بغیر وہ آہستگی سے آگے بڑھا اور پولیس مین کے خبردار ہونے سے پہلے ہی اس پر حملہ کر دیا۔ گردن پر جڑواں مکہ پڑتے ہی پولیس مین بے ہوش ہو کر جیبی کی خون آلود لاش کے پاس دراز ہو گیا۔

فینل تیزی سے بیڈ روم سے ہوتا ہوا اضافی کمرے میں پہنچا اور چند سیکنڈ میں چھپا ہوا اپنا بیگ نکال لایا۔ کوئی آواز سننے کی خاطر چند لمحوں تک رکنے کے بعد وہ کمرے سے باہر نکلا اور جلدی جلدی سیڑھیاں اتر کر بیرونی دروازے پر پہنچا۔ یہاں اسے کافی دور سے پولیس کار کے سائرن کی آواز سنائی دی اور وہ جلدی سے باہر نکل کر قریبی عمارت کی آڑ میں مناسب جگہ جا چھپا۔ چند ہی لمحوں میں ایمبولنس اور دو پولیس کاریں عمارت کے سامنے آکر رک گئیں۔

بال بال بچنے پر دل ہی دل میں خوش ہوتے ہوئے وہ آگے بڑھا اور کچھ دور جا کر ایک ٹیکسی میں ہائی لا دروز ہوٹل کی طرف روانہ ہو گیا۔

شانک کے سوٹ کا دروازہ اس کے سیکرٹری جارج شر لیورن نے کھولا اور فینل کو دیکھ کر بدتمیزی سے بولا۔ کیا بات ہے؟ "مسٹر شانک ویک اینڈ منانے کے لئے لیں باہر گیا ہے۔"

فینل نے اسے اپنی بپتا سنا کر بتایا کہ جیبی کے فلیٹ پر جگہ جگہ اس کی انگلیوں کے نشان ہیں اور پولیس اسے شکنجے میں کس... ہے اس لئے ضروری ہو گیا ہے کہ وہ فوراً ملک سے نکل جائے۔

فینل اور انگوٹھی کی مہم کے متعلق شر لیورن سب کچھ جانتا تھا چنانچہ اس نے فوری کارروائی کی اور آدھے گھنٹے میں تمام انتظامات مکمل کر کے فینل کو پیرس بھجوانے کا بندوبست کر دیا۔ ہدایت دی کہ جہاز ہیگ کے لئے روانگی تک وہ پیرس کے نارمنڈی ہوٹل میں

مقیم رہے۔

۳

گے ، گیری ، جونز اور نینل کے ساتھ میٹنگ کے دس منٹ بعد شالک اپنے کمرے سے
نکل کر نتالی کے کمرے میں آیا۔ اس کے ایک بازو پر اوور کوٹ پڑا ہوا تھا اور دوسرے
ہاتھ میں سفری بیگ تھا۔

شالک کے لئے نتالی ایک مستعد، ذہین اور محنتی عورت تھی جو تین سال سے بڑی دیانتداری
سے کام کر رہی تھی۔ نتالی کی عمر انتالیس سال تھی اور فرانسیسی اور جرمن زبانوں پر پورا
عبور رکھتی تھی اکنامکس کا مضمون اس نے بڑے اعلیٰ نمبروں سے پاس کیا تھا شالک کے لئے وہ
کام کرنے والی ایک مشین کی حیثیت رکھتی تھی۔ شالک نے اسے بتایا کہ ویک اینڈ کے لئے وہ
باہر جا رہا ہے اور سوموار تک لوٹ آئے گا۔

مرجھائی ہوئی نتالی نے موم کی گڑیا کی طرح سر جھکا کر ہدایات سنیں اور شالک چلا گیا۔

اگلے دن وقت مقررہ پر نتالی دفتر پہنچ گئی اور ڈاک دیکھنے کے بعد ایک دراز میں سے
بڑا شاپنگ بیگ برآمد کیا پھر دوسری دراز میں سے چھوٹا سا ٹیپ ریکارڈر اور تین ریلیں نکال
کر بیگ میں رکھیں اور زپ کھینچ کر بیگ کو مضبوطی سے بند کر دیا اب دفتر میں اور کوئی کام
نہ تھا۔ چنانچہ بیگ لے کر وہ اٹھی اور باہر کی طرف چل دی۔

راہداری میں اس کے پہنچتے ہی لفٹ آ کر رکی اور اس میں سے شر بورن کو اترتے دیکھ کر نتالی کا دل زور سے دھڑک اٹھا۔ ان دونوں کی آپس میں دوستی نہ لگتی تھی۔ بیگ دیکھ کر شر بورن مسکرایا اور طنزیہ انداز سے بولا: "مال لئے جا رہی ہو؟"

"ہاں" نتالی نے ڈھٹائی سے جواب دیا اور لفٹ پر سوار ہو گئی۔ شر بورن دفتر کی طرف چل دیا۔

ہوٹل کے باہر پہنچ کر نتالی اپنی گاڑی میں جرمن سٹریٹ کنسنگٹن میں واقع اپنے دو کمروں کے فلیٹ میں جا پہنچی۔ اس کی گذشتہ رات جاگتے اور کروٹیں بدلتے گزری تھی دراصل شالک سے غداری کرنے پر اس کا ضمیر اسے ملامت کرتا رہا تھا اور اب بھی اس کے اندر کشمکش جاری تھی کوٹ اتار کر اور بیگ کو میز پر رکھ کر وہ کرسی پر ڈھے سی گئی اور چند منٹ اپنے آپ پر لعنت کرتی رہی کہ ایسا کام کرنے پر مجبور رہے۔ کچھ دیر تک ضمیر کے کچوکے سہنے کے بعد اس نے گھڑی پر نظر ڈالی ابھی دن کے گیارہ بجے تھے۔ وہ سوچنے لگی شاید برنیٹ کام پر بینک نہ پہنچا ہو۔ اگر ایسا ہوا تو وہ اپنے ارادے پر عمل نہیں کر سکے گی۔ مختصر سے لمحے تک پس و پیش کے بعد وہ اٹھی اور ٹیلیفون کے پاس جا کر ایک نمبر گھمایا۔

کچھ دیر بعد دوسری طرف سے کاروباری انداز میں کسی نے کہا: "یہ نیشنل بینک آف نٹال ہے"

"میں مس نارمن ہوں اور مسٹر چارلس برنیٹ سے بات کرنا چاہتی ہوں" نتالی نے کہا۔

"ایک منٹ پلیز"

ہلکے سے وقفے کے بعد بھاری آواز سنائی دی: "ہیلو مس نارمن۔ کیسی ہو؟"

اندر ہی اندر کسمساتے ہوئے وہ بولی: "فوری طور پر ملنا چاہتی ہوں مسٹر برنیٹ آدھ گھنٹے میں آجاؤ۔" اور ریسیور رکھ کر کرسی پر بیٹھتے ہوئے اس نے سر کو دونوں ہاتھوں میں

تھام لیا۔ اب اپنے آپ پر قابو پانا محال ہوگیا اور وہ سسک سسک کر رونے لگی۔ کچھ دیر رونے کے بعد آنسو تھمے تو بڑی نڈھال سی باتھ روم میں گئی اور منہ دھو کر میک اپ ٹھیک کرنے لگی پھر سٹنگ روم میں آ کر الماری میں سے وہسکی کی بوتل نکالی جو اس نے ڈینیر کے لئے رکھی ہوئی تھی اور بوتل میں سے شراب گلاس میں انڈیل کر چسکیاں لگاتے ہوئے انتظار کرنے لگی۔

پچیس منٹ بعد دروازے کی گھنٹی بجنے پر وہ زور سے چونکی اور اس کا رنگ سفید پڑ گیا پھر طویل لمحے تک بے حس و حرکت بیٹھی رہی اور دوسری مرتبہ گھنٹی بجنے پر مریل سے قدموں کے ساتھ جا کر دروازہ کھول دیا۔

گنجے سر، چوکنی بھوری آنکھوں اور بھاری جثے والا نیشنل بنک آف نتال کا چیئرمین چارلس برنیٹ کسی بن مانس کی طرح ہاتھ ہلاتا ہوا کمرے میں داخل ہوا۔ "مائی ڈیئر مس نارمن خیر تو ہے؟"

نتالی اب اپنے آپ پر قابو پا چکی تھی۔ وہسکی نے اسے جھوٹا اعتماد بخش دیا ہوا تھا۔ "مسٹر برنیٹ۔ پلیز بیٹھ جاؤ۔ تمہارا وقت ضائع نہیں کرنا چاہتی بسٹر کا ہلن برگ کے متعلق ایسی معلومات میں نے حاصل کر لی ہیں جن سے تمہیں دلچسپی ہے۔"

اپنے بھاری تن و توش سمیت برنیٹ کرسی میں دھنس گیا اس کے اندر ہلچل مچی ہوئی تھی لیکن وہ کامیابی سے چہرے کے تاثرات چھپائے ہوئے تھا۔

نیشنل بنک آف نتال ہیکس کا ہلن برگ کی ملکیت تھا اور اس کی ہدایات تھیں کہ لندن میں کا ہلن برگ سے متعلق گشت کرنے والی ہر خبر سے برنیٹ اسے آگاہ رکھے۔ کوئی بارہ دن پہلے کا ہلن برگ کی طرف سے مختصر سی کیبل موصول ہوئی تھی، آرمو شالک کی سرگرمیوں کے متعلق اطلاعات مطلوب ہیں۔ "کے"

برنیٹ آرمو شالک سے تو ضرور آگاہ تھا مگر اس کی سرگرمیوں کی بابت کچھ نہ جانتا

تھا۔ ان سرگرمیوں کے متعلق اطلاعات حاصل کرنا آسان کام نہ تھا لیکن آقا کا حکم ٹالا نہ جا سکتا تھا۔

حسن اتفاق سے صرف دو دن بعد شالک نے کاک ٹیل پارٹی میں برنیٹ کو مدعو کر لیا۔ جہاں وہ نتالی نارمن سے متعارف ہوا۔ پارٹی میں نتالی مہمانوں میں شراب تقسیم کر رہی تھی اور تمام مہمانوں نے اسے غیر اہم سمجھ کر نظر انداز کیا ہوا تھا۔ برنیٹ نے یہ صورت حال دیکھی تو عارضی طور پر اپنی بیوی سے پیچھا چھڑا کر نتالی سے راہ و رسم پیدا کی۔ جلد ہی اسے معلوم ہو گیا کہ یہ عورت شالک کی پرسنل اسسٹنٹ ہے اور جنسی تشنگی کی انتہا کو پہنچی ہوئی ہے۔

برنیٹ اس سے میٹھی میٹھی باتیں کرتا رہا اور جلد ہی بے تکلف ہو کر یہ پیش کش کر دی۔ "مس نارمن۔ میں تم جیسے لوگوں کی مدد کرنے کی استطاعت رکھتا ہوں۔ میرا نام اور پتہ یاد رکھنا۔ اگر موجودہ ملازمت سے بے اطمینانی محسوس کرو اور زیادہ دولت کمانا چاہو تو مجھ سے رابطہ قائم کرنا نہ بھولنا" یہ کہہ کر اسے حیران پریشان چھوڑ کر وہ اپنی بیوی کے پاس چلا گیا کیونکہ شالک بھنویں اٹھا اٹھا کر ان دونوں کو دیکھنے لگا تھا۔

اپنے گھر پہنچ کر اس نے اگلے اقدام کے متعلق سوچ بچار کی۔ نتالی اسے شالک کی ان سرگرمیوں سے آگاہ کر سکتی تھی جو کسی طرح بھی کاہلن برگ سے متعلق ہوں لیکن اس زرد رو عورت کو کسی تندرست و توانا مرد کے جسمانی ارتباط کی حاجت تھی۔ نتالی کے دبلے پن، آنکھوں کے گرد حلقوں اور اکتائی اکتائی سی کیفیت دیکھ کر برنیٹ نے بجا طور پر یہ اندازہ لگایا تھا۔

اسی پہلو سے وار کرنے کی غرض سے برنیٹ نے سابق انسپکٹر ٹام پرکنز کو فون کر کے کوئی ایسا بدمعاش مہیا کرنے کو کہا جو جوان اور خوبصورت ہو اور کچھ رقم کمانا چاہتا ہو۔ کچھ دیر توقف کے بعد پارکنز نے چوبیس سالہ ڈینز جیکسن کا نام لیا جو سوہو کلب

میں گٹار بجایا کرتا تھا۔ اور تین سال پہلے چوری کے جرم میں دو سال سزا قید بھگت چکا تھا۔

برنیٹ نے اس خدشے کا اظہار کیا کہ کہیں بعد میں ڈینر جیکسن اسے بلیک میل کرنے کی کوشش نہ کرے اس پر پرکنز نے تسلی دی کہ ڈینر کی ایک نہیں بلکہ کئی کمزور رگوں پر اس کا ہاتھ ہے اور اگر اس نے بلیک میل کرنے کی کوشش کی تو پرکنز سنبھال لے گا اس طرف سے مطمئن ہونے کے بعد برنیٹ نے کہا کہ اس نوجوان کو شام پانچ بجے اس کے پاس بھجوا دے ساتھ ہی پرکنز کو یہ مژدہ بھی سنایا کہ اس کام کے لئے اس کے اکاؤنٹ میں دس پونڈ جمع کرا دیئے گئے ہیں۔

شام پانچ بج کر دس منٹ پر ڈینر جیکسن آ پہنچا اور معتمد سیکرٹری نے اسے برنیٹ کے پاس پہنچا دیا۔

لڑکا خوبصورت تھا اور توانائی اس کے انگ انگ سے پھوٹی پڑ رہی تھی۔ گہرے نیلے رنگ کی پتلون اور زرد قمیض اسے بڑی پھب رہی تھی۔ گلے میں گلٹ کی زنجیر تھی جس کے ساتھ چھوٹی سی گھنٹی لٹکی ہوئی تھی اور جیسے ہی وہ قدم اٹھاتا گھنٹی بج اٹھتی۔ برنیٹ کو یہ ساری ہی باتیں پسند آئیں۔

ڈینر آتے ہی لاپرواہی سے کرسی پر بیٹھتے ہوئے بولا "مجھے اس سابق پولیسئے نے بھیجا ہے کیا کام ہے؟ اور ہاں یہ سن لو۔ میں اس ڈربے میں کام نہیں کروں گا۔ یہاں تو قبرستان کا سا سکوت ہے۔"

برنیٹ کا ہر قسم کے لوگوں سے واسطہ رہتا تھا اور اگر یہ نوجوان مطلب کا نہ ہوتا تو وہ اسے کک مار کر باہر نکال دیتا مگر اب خلیق لہجے میں بولا "تمہیں یہاں کام نہیں کرنا مسٹر جیکسن۔ ایک خاص کام ہے اور بہت سی رقم کما سکو گے۔"

ڈینر نے ہاتھ اٹھا کر کہا "یہ مسٹر وسٹر چھوڑو اور مجھے ڈینر کہہ کر بلاؤ سبھی چھوکرے مجھے ڈینر کے نام سے پکارتے ہیں کیونکہ میں ان کی آنکھوں میں چکا چوند پیدا کر دیتا ہوں"

"خوب" برنیٹ بولا۔ "کام یہ ہے کہ ...." اس نے تفصیل سے کام بتایا سرد مہر بھوری آنکھوں سے دیکھتے ہوئے ڈینر خاموشی سے سنتا رہا۔ اور آخر میں برنیٹ نے کہا: "تو یہ کام ہے ڈینر۔ کیا اسے سرانجام دے سکو گے؟"

"بات صاف ہونی چاہیئے" ڈینر نے ایک ٹانگ دوسری پر رکھتے ہوئے کہا۔ "وہ لڑکی جیسی فلتے کا شکار ہے اور اگر میں نے اس کی طلب پوری کردی تو وہ بھوڑے کی گٹھلی کی طرح میرے ساتھ چپک کر رہنا چاہے گی۔ پھر مجھے اس سے رقم طلب کرنا ہوگی۔ تم چاہتے ہو کہ اس سے کوڑی کوڑی نچوڑ لوں؟"

"ہاں میں یہی چاہتا ہوں" برنیٹ نے کہا۔

"اور اس کام کے لئے تم مجھے سو پونڈ دو گے اور جو کچھ اس سے ہتھیاؤں وہ بھی میرا ہوگا"

"ہاں ٹھیک ہے"

"اوکے" چند لمحوں تک سوچنے کے بعد ڈینر نے کہا: "اس کا پتہ کیا ہے؟"

برنیٹ نے نتالی کے گھر اور دفتر کا ٹائپ کیا ہوا پتہ اسے تھمایا۔ "اس کام میں دیر نہیں ہونی چاہیئے۔"

"دیکھنا یہی۔ چکر ی نہ گھما کر رکھ دوں تو ڈینر نام نہیں۔ ایسا لپکاڈا دوں گا کہ پنگوں پر جھپٹنے والی چھچھوندر کی طرح بار بار میری طرف آئے گی"

"اسے یوں نچوڑنا کہ مقروض ہونے پر مجبور ہو جائے" برنیٹ نے تاکید کی۔

"تم فکر نہ کرو سائیں۔ اچھا اب کچھ رقم مل جائے۔ میں پھکڑ ہو رہا ہوں۔"

"نہیں پہلے کام مکمل کر لو" برنیٹ نے رکھائی سے کہا اور ملاقات ختم کردی۔

جنوری کی سرد اور سنسان رات تھی۔ رات کو دیر تک کام کرنے کے بعد گھر جانے

کی غرض سے نتالی جب کار کے پاس پہنچی تو دیکھا کہ کار کا ایک ٹائر فلیٹ پڑا ہے۔ وہ اپنی گاڑی پارک لین کی ایک بند تنگی سڑک پر کھڑی کیا کرتی تھی اب سرد ہوا کے جھونکوں میں کانپتی ہوئی وہ فلیٹ ٹائر کا جائزہ لے رہی تھی کہ تاریکیوں میں سے ایک طویل قامت دبلا نوجوان برآمد ہوا۔ اس نے بھیڑ کی کھال کا چھوٹا کوٹ پہن رکھا تھا اور دونوں ہاتھ پتلون کی جیبوں میں ٹھونس رکھے تھے۔

نتالی کے کار ٹھہرانے کی جگہ ڈیز معلوم کر چکا تھا اور تقریباً پچاس منٹ پہلے کار کے ایک ٹائر سے ہوا نکالنے کے لیے آڑ میں کھڑا، سردی سے کانپتا اور کوسنے دیتا ہوا انتظار کرتا رہا تھا۔ پھر نتالی کو آتے دیکھ کر اس کی ساری کوفت رفع ہو گئی تو قع تھی کہ نتالی ایسی ٹانگوں والی کوئی از کار رفتہ عورت ہو گی۔ جو کسی بڑے پیانو کو سہارا دے سکتی ہوں لیکن نتالی تو لمبی اور متناسب ٹانگوں اور خوبصورت جسم کی مالک نکلی۔ قریب آ کر وہ بولا: "مس! میں کوئی مدد کر سکتا ہوں؟"

اس کے اچانک وارد ہونے پر نتالی کچھ ششدر سی رہ گئی۔ ایک طرف سے بند گلی میں آس پاس اور کوئی دکھائی نہ دے رہا تھا۔ بے بسی سے ٹائر کی طرف دیکھتے ہوئے وہ بولی "شاید ٹائر پنکچر ہو گیا ہے... مگر خیر کوئی بات نہیں۔ ٹیکسی لے لوں گی۔ تمہارا شکریہ۔"

ڈیز روشنی میں آ گیا تاکہ وہ اسے دیکھ لے اور اس پر نظر پڑتے ہی نتالی کے دل کی دھڑکن سچ مچ تیز ہو گئی وہ کسی جوان خرگوش کی طرح خوبصورت اور دلکش لگ رہا تھا۔ اور کالر پر اس کے جھولتے بالوں کو دیکھ کر نتالی کے جسم میں گرم گرم لہو سرسرانے لگا لیکن حسب عادت اس نے چہرے پر کوئی تاثر نہ آنے دیا۔

"میں ٹھیک کئے دیتا ہوں۔" ڈیز بولا۔ "مس تم کار میں بیٹھ جاؤ۔ سردی بہت ہے۔ ہے نا؟"

"ہاں۔ مگر تم زحمت نہ کرو۔ میں ٹیکسی میں گھر چلی جاتی ہوں۔"

"نہیں مس۔ زحمت کیسی! میں ابھی ٹھیک کئے دیتا ہوں۔ تم کار میں بیٹھو۔"

شکر گذار نگاہوں سے دیکھتے ہوئے دروازہ کھول کر وہ کار میں جا بیٹھی اور دروازہ بند کر کے شیشوں میں سے اسے تیزی سے کام کرتے دیکھنے لگی۔ ڈینیر بڑی پھرتی سے ٹائیر بدلنے میں مصروف تھا۔ تقریباً دس منٹ بعد وہ کار کی کھڑکی کے پاس آیا اور ہاتھوں کو پتلون سے پونچھتے ہوئے بولا۔" لو مس۔ اب تم کو ٹیکسی ڈھونڈنے کی ضرورت نہیں"

نتالی نے کسی دعوت نگیں کی جستجو میں اس کی آنکھوں میں جھانک کر دیکھا۔ اس کا دل پانی سے ابھی ابھی نکالی گئی تمراوٹ مچھلی کی طرح اچھل کود کر رہا تھا۔ "تمہیں لفٹ کی ضرورت ہو تو کہو۔"

نائیٹ برج کی طرف کہیں جاؤ گی؟" ڈینیر نے اس کی اقامت گاہ کے قریبی مقام کا نام لیا۔

"اوہ ہاں۔ چرچ سٹریٹ میں رہتی ہوں"

"تو پھر ضرور لفٹ لوں گا۔" وہ یہ کہہ کر اندر آ بیٹھا اور اس کے کندھوں کے ملکے سے لمس سے نتالی کے تن بدن میں برقی رو سی دوڑ گئی۔

جذباتی کشاکش کی وجہ سے اس کے ہاتھ بری طرح کانپ رہے تھے اور اگنیشن میں چابی نہ لگ رہی تھی یہ دیکھ کر وہ بولا۔ "مس تم تو سردی سے کانپ رہی ہو۔ کہو تو میں ڈرائیو کر دوں؟"

نتالی نے خاموشی سے چابی اسے تھما دی اور اتر کر کار کا چکر لگا کر ڈینیر کی خالی کی ہوئی پسنجر سیٹ پر آ بیٹھی۔ امتشار اور افراتفری کی وجہ سے اس کی سکرٹ اٹھ کر گھیر کے لیور کے ساتھ اٹک گئی۔ سکرٹ کو ٹھیک کرتے کرتے وہ محض اس خیال سے رک گئی کہ متناسب ٹانگیں اور مدور رانیں ہی تو اس کے جسم کا حسین اور دلکش سرمایہ ہیں۔

بات بنانے کو وہ بولی۔ "قیامت کی سردی ہے۔"

"ہاں" ڈینر نے کہا اور ڈرائیو کرنے لگا:

"کیا تم ناب ہریج میں رہتے ہو؟"

"ارے نا بابا۔ ایسے اچھے علاقے میں رہنا اپنے مقدر میں کہاں۔ البتہ کبھی کبھی گھومنے چلا جاتا ہوں اور نمائشی الماریوں میں سجی ہوئی چیزیں دیکھ دیکھ کر خوش ہو لیتا ہوں کہ کبھی تو انہیں خرید سکوں گا۔"

اس سادہ انداز بیان پر نتالی بے اختیار ہنس پڑی۔ "کوئی کام نہیں کرتے!"

"پچھلے دنوں کچھ بیمار رہا ہوں" ڈینر نے جھوٹ سے کام لیا۔ "البتہ جلد ہی کوئی نہ کوئی کام ڈھونڈ لوں گا۔ تم دیر تک کام پر رہتی ہو؟"

"ہاں اکثر و بیشتر"

وہ اب نائٹ برج کے انڈر گراؤنڈ سٹیشن کے قریب پہنچ چکے تھے، "چرچ سٹریٹ بتایا تھا؟"

"ہاں"

"کیا اکیلی ہی رہتی ہو؟"

نتالی نے تلخی سے سوچا۔ میں تو ازل سے ہی اکیلی ہوں۔ ہمیشہ ہی تنہا رہتی ہوں۔ "ہاں"

اس کی ٹانگوں پر نظر ڈالتے ہوئے ڈینر نے سوچا بے چاری لگتے۔ اسے پہچاننا مشکل نہیں۔ وہ بولا۔ "آجکل اکثر لوگ تنہائی کا شکار ہیں۔ کام کے بعد گھر میں بند ہو کر بیٹھے رہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ میں اکثر گھومتا پھرتا ہوں۔"

"ہوں" نتالی بولی۔ "یہ اس طرف دائیں ہاتھ روک لو۔ وہ سامنے گیراج ہے"

پھر ڈینر کے ذہن میں پیش قدمی کا خیال آیا ہی تھا کہ وہ بولی۔ "ٹائر بدلنے کے بعد تمہیں

ہاتھ دھونے کی ضرورت ہے اور میرا خیال ہے کہ ایک آدھ جام شراب کی بھی۔"

ڈیر دل ہی دل میں مسکرا دیا۔ "ہاں یہ تو ہے"

گاڑی کو روش گیراج میں پارک کرنے کے بعد وہ اوپر چڑھتی منزل پر گئے۔ نتالی نے قفل کھولا اور پھر وہ ڈرائنگ روم میں جا پہنچے کسی قدر متزلزل آواز میں وہ بولی۔

کوٹ اتار دو۔ غسل خانہ ادھر ہے"

ڈیر نے ادھر ادھر نظر دوڑائی: "بڑی دلنشیں جگہ ہے۔"

اسے غسل خانہ دکھا کر وہ کمرے میں لوٹ آئی۔ طلب اور آرزو کی شدت سے اس کے اندر ہلچل مچی ہوئی تھی۔ غسل خانے سے واپس آکر ڈیر فوراً ہی اس کی حالت بھانپ گیا کہ کھیل توڑنے میں ذرا بھی دشواری پیش نہیں آئے گی۔ "ہمارا تعارف تو ہوا ہی نہیں۔ میں ڈیر جیکسن ہوں۔"

"میرا نام نتالی نارمن ہے" دل کو حلق تک اچھلتے محسوس کرتے ہوئے وہ بولی۔

"بڑا پیارا نام ہے.... نتالی نارمن" یہ کہتے ہوئے وہ اس کی طرف بڑھا اور آنکھوں میں جھانکتے ہوئے اس کی کمر کو باہوں کے گھیرے میں لے لیا۔

کمر پر جواں ہاتھوں کا لمس محسوس کرکے نتالی کا سارا جسم اس ستار کی طرح جھنجھنا اٹھا جس کے سارے تاروں پر مضراب کی چوٹ پڑی ہو ایک مختصر سے لمحے کے لیے اس کے لاشعور نے باہوں کے گھیرے سے نکلنے کے لئے اکسایا مگر طلب کی شدت نے لاشعور کی اس خواہش کو کچل کر رکھ دیا۔ پھر اسے خواب کی سی کیفیت کی طرح یاد ہے کہ ڈیر اسے اٹھا کر خوابگاہ میں لے گیا تھا اور اس کے کپڑے اتار رہا تھا۔ اب نتالی کے ضمیر اور لاشعور کی ساری مدافعتی قوتیں دم توڑ چکی تھیں اور اس نے اپنے آپ کو ڈیر کے وحشی جذبے کے سپرد کر دیا۔

ڈینز کی آنکھ کھلی اور بے یقینی سے چھت پر نظر ڈالنے کے بعد اس نے پہلو میں خوابیدہ نتالی پر نگاہ کی۔ یقین نہ آرہا تھا کہ عشق کے سارے مرحلے اس آسانی سے طے ہو جائیں گے۔ ہاتھوں کو حرکت دیتے ہوئے وہ بولا۔ "بھئی اٹھو اب مجھے بھوک لگی ہے کھانے کو ہے کچھ؟"

نتالی نے کسمسا کر آنکھیں کھول دیں۔ اس کی نگاہوں سے پیاس بجھنے کی تسکین اور خمار جھلک رہا تھا گویا مسرت کے جس خفیہ دروازے کو وہ مدتوں سے ڈھونڈ رہی تھی۔ وہ خود بخود کھل گیا ہو اور ٹھنڈی ہوا کے جھونکے اور گرم سورج کی کرنیں اس کی زندگی کے تاریک غار میں جھانکنے لگی ہوں۔ پتہ نہیں اس سینے خانے میں وہ کب سے سسک رہی تھی۔

"کھانے کو؟.... ہاں" وہ اٹھی اور چادر اوڑھتے ہوئے بولی۔ "ابھی کچھ لاتی ہوں۔ شراب پیو گے۔ میرے پاس صرف جن ہے۔"

"لے آؤ۔ لے آؤ۔ کچھ بھی لے آؤ۔"

وہ لپک کر کچن میں چلی گئی اور ڈینز نے بستر سے اٹھ کر جلد جلد کپڑے پہن لئے بستر کے قریب تپائی کا کلاک سوا دو بجا رہا تھا۔ گوشت بھننے کی مہک محسوس کرتے ہوئے اس نے چھوٹے سے کمرے کا جائزہ لیا اور پھر میز کی درازوں کو ٹٹولنے لگا۔ بالائی دراز میں ہی سونے کا سگرٹ کیس، سونے کا لائیٹر اور زیورات کا چھوٹا سا ڈبہ پڑا تھا۔ ڈبے میں موتیوں کا ہار اور معمولی سی قیمت کی دو طلائی انگوٹھیاں پڑی تھیں۔ ڈینز نے یہ سب چیزیں جیب میں ڈال لیں اور پھر سٹنگ روم سے ہوتا ہوا کچن کے دروازے میں جھانک کر بولا "بڑی اچھی مہک ہے"

"بس ابھی لاتی۔ دو چار انڈے بھی تل لاؤں۔"

جلد ہی وہ سب کچھ تیار کر لائی اور ڈینز کسی فاقہ کش کی طرح کھانے پر ٹوٹ پڑا۔ "تم نہیں کھاؤ گی!"

"نہیں" پیار بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے وہ بولی "تم کھاؤ۔ مجھے بھوک نہیں ہے"
الو کی پٹھی۔ اب تمہیں کیوں بھوک ہونے لگی۔ ڈینر نے دل ہی دل میں کہا اور منہ
مارنے لگا۔

"تمہیں تو بڑی بھوک تھی"۔ نتالی نے کہا۔

"ہاں اور تمہیں بھی تھی"۔ ڈینر نے شوخی سے کہا

نتالی نے شرما کر منہ پھیر لیا۔

"شرماؤ نہیں۔ یہ تو فطری بھوک تھی۔ جشن آ گئے۔ تم مطمئن ہو نا؟" ڈینر نے چائے
کی چسکی لگاتے ہوئے کہا۔

"ایسی باتیں نہ کرو" نتالی کے چہرے پر لالی تیر گئی۔ "میں نے ایسا پہلے کبھی نہیں کیا"

"اور ہو ہو ہو... کبھی نہ کبھی تو... بہر حال چھوڑو تم پھر شرما جاؤ گی۔"

"وہ اٹھ کھڑا ہوا۔" اچھا اب چلتا ہوں۔ اس خاطر تواضع کے لیے شکریہ"

"کیس جا رہے ہو؟" وہ پریشان سی ہو گئی۔" ابھی تو اتنی رات پڑی ہے۔"

اس نے دروازے کی طرف قدم بڑھایا۔ "دوست کے پاس پہنچنا ہے وہ فکر مند ہو گا"

"میں.... میرا مطلب ہے پھر.... کب ملو گے؟"

"کون جانے!" وہ لاپرواہی سے بولا۔ "اچھا خدا حافظ۔"

وہ گم سم سی بیٹھی کی بیٹھی رہ گئی اور پھر بیرونی دروازہ بند ہونے کا دھماکہ اس زور
سے محسوس کیا جیسے بادل کی گرج۔

زیورات اور سالگرہ کے موقع پر شالک کی طرف سے تحفے کے طور پر ملنے والے سگریٹ کیس
اور لائیٹر کے زیاں کا نتالی کو اگلے دن پتہ چلا۔ صدمہ تو ہونا ہی تھا مگر پھر ڈینر کی

بیکاری اور تنگدستی کا خیال کر کے وہ غصہ پی گئی۔ سگمنٹ کیس اور لائیٹر آخر کس کام کا تھا۔
سگمنٹ تو وہ پیتی ہی نہ تھی۔ عشرت اور سرور و کیف کے جن لمحات سے وہ آشنا کر گیا تھا ان
کے مقابل زیورات اور دوسری چیزوں کی اہمیت ہی کیا تھی کاش وہ پھر لوٹ کر آجائے۔

پانچ طویل اور صبر آزما دنوں تک ہر آہٹ پر چونک چونک اٹھنے کے بعد بالآخر مایوس
سی ہو کر وہ سوچنے لگی کہ بھنورے کی طرح رس چوس کر وہ ہمیشہ کے لئے اڑ گیا ہے اور اب
کبھی زندگی میں پیار کا پیغام لے کر نہیں آئے گا۔

پھر پانچویں شب جب اپنے فلیٹ میں وہ تنہائی کے جانگداز لمحوں کو سہہ رہی تھی تو اچانک
فون بول اٹھا اور اس کا دل اچھل کر حلق میں آرہا۔ پھر لپک کر ریسیور اٹھا لیا اور مضطرب
آواز میں بولی "ہاں"

"میں ڈیئر بول رہا ہوں... مجھے بھولی تو نہیں ہو"

خوشی سے نتالی کا جسم اس زور سے لرزا کہ وہ کرسی پر بیٹھنے پر مجبور ہو گئی "اوہ تم!"

"دیکھو مجھے افسوس ہے تمہاری چیزیں اڑا لایا تھا تم خفا تو ہو گی؟"

"نہیں تو... میں خفا نہیں ہوں"

"بہر حال میں نے اچھا نہیں کیا۔ مجھے رقم کی ضرورت تھی اور میں نے وہ چیزیں گروی
رکھ دی ہیں۔ کہو تو رسید لا دوں۔ انہیں چھڑوا لینا۔"

"ہاں لے آؤ رسید"

"اچھا تو رسید لا رہا ہوں" اور اس کے ساتھ لائین ڈیڈ ہو گئی۔

کافی طویل انتظار کرانے کے بعد رات دس بجے کے قریب آخر [illegible] ہی گیا۔ کچھ دبلا اور
کمزور سا نظر آ رہا تھا۔ رسید اس کے سامنے پھینکتے ہوئے بولا۔ "یہ رہی رسید مجھے ایسا
نہیں کرنا چاہیئے تھا لیکن ایک چکر پڑ گیا تھا اور رقم کی اشد ضرورت تھی۔"

"چلو کوئی بات نہیں۔ میں سمجھتی ہوں کہ بیکاری نے تمہیں مجبور کر دیا تھا۔ کچھ کھایا بھی ہے یا نہیں؟"

"نہیں مگر میں رک نہیں سکتا۔" وہ دروازے کی طرف مڑا۔

"لیکن تم۔۔۔ پلیز رک جاؤ۔۔۔۔ میں چاہتی ہوں کہ تم رک جاؤ۔"

وہ مڑا اور کبیدگی سے بولا۔ "نہیں بھئی رک نہیں سکتا۔ کہیں سے رقم کا انتظام کرنا ہے میری ایک ہمسایہ لڑکی میرے لئے رقم کا بندوبست کر رہی ہے اس نے وعدہ کیا تھا کہ آج رات۔۔"

"لڑکی؟" نتالی دھک سے رہ گئی۔ "ڈیئر۔ کیا اپنی الجھنیں مجھ سے نہیں کہو گے۔ ممکن ہے میں کچھ مدد کر سکوں۔"

"نہیں بھئی۔ میں پہلے ہی تمہاری چیزیں گروی۔۔۔۔"

"اوہ دفع کرو ان چیزوں کو۔ بیٹھو تو سہی۔"

وہ بیٹھ گیا۔ نتالی کے سامنے جھوٹ بولنا دشوار نہیں تھا۔ "دراصل میں نے ایک بدمعاش سے پچاس پونڈ ادھار لے رکھے تھے اور اگر صبح تک واپس نہ کئے تو وہ میرا حلیہ بگاڑ دے گا۔"

"حلیہ!"

"ہاں بھئی چاقو مار دے گا مجھے۔"

ڈیئر کے زخمی اور لہو لہان ہونے کے خیال سے نتالی کانپ اٹھی۔ "ڈیئر، میں تمہیں پچاس پونڈ دے سکتی ہوں۔ لو ابھی چیک کاٹ دیتی ہوں۔" اور وہ جلدی جلدی چیک بک نکال کر چیک لکھنے لگی۔

ایک گھنٹے بعد وہ بستر پہ ساتھ ساتھ لیٹے ہوئے تھے۔ نتالی بڑی آسودہ اور مطمئن تھی۔ پانچ دنوں بعد ڈیئر نے اسے پہلے سے بھی زیادہ نشاط و سرور عطا کیا تھا۔ بسر گھما کر وہ ڈیئر کو پیار سے دیکھنے لگی اور اس کے چہرے پر پریشانی کے آثار دیکھ کر

دہل گئی۔ "کیا بات ہے ڈینز؟"

"خدا کے لئے مجھے کچھ سوچنے دو،" ڈینز نے درشت لہجے میں کہا۔

"کیا... کیا تمہیں مجھ سے مل کر خوشی نہیں ملی؟"

"اوہ تمہیں تو بس ایک ہی بات کا خیال ہے۔" وہ جھنجھلا کر بولا۔ "میں کچھ اور سوچ رہا ہوں۔ خدا کے لئے کچھ دیر سوچ لینے دو۔"

وہ چپ ہو گئی اور متفکر نگاہوں سے اس کے کشیدہ چہرے کو تکنے لگی۔ "ہاں" کچھ دیر بعد وہ بڑبڑایا۔ "یہی کرنا پڑیگا۔ ڈبلن جانا ہوگا۔ ڈینی کوئی نہ کوئی کام ڈھونڈ ہی دیگا۔"

وہ گھبرا کر اٹھ بیٹھی اور چھاتیوں پر ہاتھ رکھ کر بولی۔ "ڈبلن؟ کیا کہہ رہے ہو؟"

اس نے یوں دیکھا جیسے پہلی مرتبہ اس کی موجودگی سے آگاہ ہوا ہو۔ "ہاں مجھے ڈبلن ہی جانا ہوگا۔ اساق کو پچاس پونڈ دے کر دو دن کی مہلت مانگوں گا۔ اور پھر ڈبلن جا کر جان بچالوں گا۔"

"مگر تم نے کہا تھا کہ پچاس پونڈ دے کر معاملہ ٹھیک ہو جائے گا۔"

"تم بھی کتنی احمق ہو،" وہ تلخی سے بولا۔ "بھلا صرف پچاس پونڈ کے لئے وہ مجھے کیوں قتل کرنے لگا۔ دراصل مجھے اس کے بارہ سو پونڈ دینے ہیں۔"

نتالی کو دھچکا سا لگا۔ بارہ سو پونڈ اس کے لئے بھی بڑی رقم تھی بینک میں کل دو سو پونڈ کی رقم تھی لیکن انگلینڈ چھوڑ کر ڈینز کا آئرلینڈ جانے کا خیال بڑا ڈراؤنا تھا۔ اس کی جدائی کیسے برداشت کرے گی۔ نتالی کا ذہن تیزی سے کوئی حل سوچنے لگا۔

وہ اٹھی اور چادر اوڑھ کر کمرے میں ٹہلتے ہوئے اس الجھن کو ذہنی طور پر سلجھانے لگی۔ ڈینز خاموشی سے لیٹا اندھیرے میں پھینکے ہوئے تیر کے نتیجے کا انتظار کرتا رہا۔ کچھ دیر بعد وہ آ کر بستر پر بیٹھ گئی۔ "ڈینز! اگر بارہ سو پونڈ کا انتظام کر دوں تو پھر

تو لندن میں رہ سکتے ہوتا؟"

"ہاں مگر اتنی رقم کہاں سے لاؤ گی؟"

"یہ مجھ پر چھوڑ دو۔ کتنے دنوں تک کی مہلت ہے؟"

"صرف دس دن کی"

"اگر یہ رقم مہیا کر دوں تو پھر یہاں آ کر میرے ساتھ رہ سکو گے؟"

"تمہارا مطلب ہے اس فلیٹ میں؟"

"ہاں" وہ اپنی آواز پر قابو پاتے ہوئے بولی۔

"بہت خوب۔ یہ تو بڑی اچھی بات ہو گی مگر اتنی بڑی رقم...."

"اب چھوڑو اس بات کو" اس نے چادر پرے پھینک دی۔ "اور مجھے پیار کرو"

پیار کی نوجیاری کے بعد ڈینز تو جلد ہی سو گیا مگر نتالی برابر سوچتی رہی۔ شالک سے کوئی توقع نہ تھی اور بار بار نیشنل بنک آف نٹال کے چیئرمین چارلس کی پیش کش اس کے ذہن میں گونجتی رہی۔

بڑے کاروباری اداروں میں آجکل جو جاسوسی سرگرمیاں جاری رہتی ہیں، نتالی ان سے خوب آگاہ تھی۔ اور برنیٹ کی پیش کش کے انداز سے بھانپ گئی تھی کہ برنیٹ کسی ایسے ہی کام کے لئے کہہ رہا تھا۔ چنانچہ اس وقت تو اس نے حقارت سے اس کی پیش کش کو فراموش کر دیا مگر اب ڈینز سے ہمیشہ کے لئے جدائی کا سوال پیدا ہو گیا تھا۔ پھر نیند کی آغوش میں جانے سے پہلے اس نے برنیٹ سے رابطہ قائم کرنے کا بالآخر فیصلہ کر ہی لیا۔

اگلی صبح ڈینز کو سوتا چھوڑ کر وہ دفتر جا پہنچی اور موقع پا کر چارلس برنیٹ کو فون کر دیا۔ ملاقات کا وقت سوا ایک بجے طے ہوا اور ٹھیک وقت پر نتالی بنک جا پہنچی۔

برنیٹ نے کسی شفیق چچا کی طرح اس کا استقبال کیا اور نتالی نے کسی تمہید کے بغیر اسے بتا دیا کہ اسے ایک ہزار پونڈ کی ضرورت ہے۔

"کافی بڑی رقم ہے مگر انتظام ہو سکتا ہے" برنیٹ نے اپنے گلابی ناخنوں کو گھورتے ہوئے کہا۔ "تم ایک ذہین عورت ہو مس نارمن۔ تمہیں رقم کی ضرورت ہے اور یہ بتانے کی چنداں ضرورت تو نہیں مگر پھر بھی واضح کئے دیتا ہوں کہ مجھے شالک کی ان سرگرمیوں کی اطلاعات درکار ہیں جو کسی طرح بھی نتال کے میکس کاہلن برگ سے خفیف سا تعلق بھی رکھتی ہوں"

یہ سن کر نتالی سوچ میں پڑ گئی۔ اگرچہ شالک کے پرائیویٹ خطوط شریبورن ہی ہینڈل کیا کرتا تھا تاہم ایک شخص میکس کاہلن برگ کے متعلق اڑتی اڑتی سی کچھ خبریں نتالی نے بھی سن رکھی تھیں یہ نام اب تک اس کے لئے کسی اہمیت کا حامل نہ تھا۔

"میں کچھ زیادہ نہیں بتا سکتی" وہ مایوسی سے بولی۔ "لیکن اتنا ضرور جانتی ہوں کہ کاہلن برگ نامی ایک شخص کے متعلق کوئی معاملہ شالک کے زیر غور ہے"

برنیٹ مسکرا دیا۔ "میں تمہیں ضروری سہولتیں فراہم کئے دیتا ہوں مس نارمن اور یوں تمہارا کام بڑا آسان ہو جائے گا۔ وضاحت یوں ہے کہ ۔۔۔۔" اور وہ وضاحت سے بتانے لگا۔

بیس منٹ بعد نتالی نے برنیٹ کا دیا ہوا پلاسٹک کا وہ تھیلا سنبھال لیا جس میں ایک چھوٹا سا ٹیپ ریکارڈر، ٹیپ کی چھ ریلیں اور مخصوص قسم کا لمبے تار مائکروفون رکھا ہوا تھا۔ برنیٹ نے کہا۔ "ریکارڈنگ جتنی اچھی ہوگی مس نارمن، اسی قدر بہتر معاوضہ دیا جائے گا اور جیسے ہی تم نے کوئی کام کی بات بتائی، ایک ہزار پونڈ دے دوں گا"

اور اب آٹھ دنوں بعد ڈنر کی ضرورت پوری کرنے کے لئے نتالی نارمن نے برنیٹ کو اپنے فلیٹ میں بلا لیا تھا کیونکہ پچھلے تین روز میں خفیہ مائکروفون کے ذریعے میکس کاہلن برگ کے متعلق وہ کافی مواد ٹیپ کر چکی تھی۔

پچھلے آٹھ روز ڈینزا اس کے ساتھ رہا تھا اور جسمانی لذتوں کی رنگین اور کیف آور دنیا کی سیر کرا تا رہا تھا۔ اگرچہ اس کی ہرجائی طبیعت نتالی سے اب سیر ہو چکی تھی لیکن رقم کی لالچ میں اپنے دل کو یہ کہہ کر تسلی دیتا رہا تھا کہ اندھیرے میں سب بلیوں کا رنگ سیاہ ہوتا ہے اور برہنہ تن عورت کیسی بھی ہو، عورت ہی ہوتی ہے۔

کاہلن برگ سے متعلق شالک کی سرگرمیوں کی اطلاعات حاصل کرنے کا جب نتالی نے ذکر کیا تو برنیٹ اپنے دلی تاثرات چھپاتے ہوئے بولا "خوب۔ اچھا تو وہ اطلاعات کیا ہیں؟"

"مسٹر کاہلن برگ کے میوزیم سے شالک سیرز بورگیا کی انگوٹھی چرانے کا منصوبہ بنا رہا ہے۔" نتالی نے جواب دیا۔ "میں نے تین ٹیپ ریکارڈ کئے ہیں جن سے منصوبے کی تفاصیل اور آپریشن میں ملوث ارکان کے متعلق ہر بات واضح ہو جائے گی۔"

"سیرز بورگیا کی انگوٹھی؟" برنیٹ حیرت سے بولا۔ اور اب اس نے اپنے دلی تاثرات چھپانے کی ضرورت محسوس نہ کی: "تو وہ اس انگوٹھی کے پیچھے پڑا ہے۔ بہت خوب مبارک ہو مس نازمن۔ اب مجھے وہ ٹیپ سنا دو"

"کچھ حصہ سنوائے دیتی ہوں اور جب ایک ہزار پونڈ دو گے تو باقی بھی سن لینا" یہ کہہ کر نتالی نے ٹیپ ریکارڈر آن کر کے تین منٹ کی وہ گفتگو سنوا دی جو شالک اور گیری ایڈورڈ کے درمیان پہلے دن ہوئی تھی پھر ٹیپ ریکارڈ کا بٹن بند کرتے ہوئے بولی "اب رقم دو گے تو باقی حصہ سنواؤں گی۔"

برنیٹ نے گھور کر اسے دیکھا اور پھر یہ سوچ کر کہ مکیس کاہلن برگ کے لئے ایک ہزار پونڈ کی وہی اہمیت ہے جو انگلینڈ کے وزیراعظم کے لئے ایک پینی کی ہوتی ہے، وہ رقم لانے بینک چلا گیا۔

دو گھنٹوں بعد اس نے ایک ہزار پونڈ کی نقد رقم لا کر نتالی کے حوالے کی اور بقیہ ٹیپ

سننے لگا۔ ہر لمحہ اس کی حیرت میں اضافہ ہوتا گیا اور وہ یہ سوچے بغیر نہ رہ سکا کہ یہ ٹیپ بڑے سستے داموں مل گئے ہیں آخر میں وہ بولا۔ "بہت خوب مس نارمن۔ تم نے واقعی ایک ہزار پونڈ حق حلال کر دیئے ہیں۔ آئندہ بھی ایسی اطلاعات مہیا کر سکو تو خوبصورت معاوضہ دوں گا۔"

"آئندہ ایسی نوبت نہیں آئے گی" نتالی نے ضمیر کے بوجھ تلے کراہتے ہوئے چیخ کر کہا اور ٹیپ ریکارڈ اس کی طرف بڑھاتے ہوئے بولی: "یہ لے جاؤ۔"

"دیکھو مس نارمن۔ میں . . . ."

"میں کہتی ہوں اب جاؤ" وہ پھر چیخی اور تماشہ بننے کے خوف سے برنیٹ نے جلدی جلدی ریلیں اور ریکارڈر سمیٹ کر وہاں سے چل دینے ہی میں عافیت جانی۔ ایلیویٹر پر سوار ہوتے وقت اسے یاد آیا کہ قیمتی اور حساس مائیکروفون تو وہ نتالی کے پاس ہی چھوڑ آیا ہے لیکن اس کی برگشتہ حالت کے پیش نظر اب واپس جانا مناسب نہ تھا۔

کوئی تین گھنٹے بعد ڈینیز واپس فلیٹ پر پہنچا وہ برنیٹ سے مل آیا تھا اور یہ مژدہ سن آیا تھا کہ رقم اس کا انتظار کر رہی ہے۔

فلیٹ پر پہنچ کر نتالی کو کانپتے اور سسکیاں بھرتے دیکھ کر وہ قدرے حیران رہ گیا

"کیا بات ہے؟"

آنکھیں پونچھتے ہوئے نتالی نے کہا۔ "ڈینیز۔ میں نے تمہاری مطلوبہ رقم فراہم کر لی ہے"

"اچھا مگر یہ رو کیوں رہی ہو؟ تمہیں تو خوش ہونا چاہیئے۔" ڈینیز قریب آ کر بولا۔

"چھوڑو اس بات کو۔ یہ بتاؤ بھوک تو نہیں لگی؟" وہ بولی: "میں بڑا گوشت لائی ہوں"

"گولی مارو گوشت کو۔ نقدی کہاں ہے؟"

اس کے چہرے پر حرص و طمع کی چمک دیکھ کر نتالی کو دکھ سا ہوا۔ وہ اٹھی اور کپ بورڈ میں سے نفاست سے تہہ کی ہوئی نوٹوں کی گڈیاں اٹھا لائی۔

لبوں پر زبان پھیرتے ہوئے حسن حریصانہ انداز سے ڈیویزنیے نوٹ گنتے، اس سے نتالی کو ادھی مایوسی ہوئی۔ یہ وہ شخص نہیں ہو سکتا جس نے اس پر مسرتوں کے دروازے وا کئے تھے، یہ تو کوئی لالچی اور وحشی درندہ ہے۔

"تم خوش رہنا اب؟"

کوئی جواب دیئے بغیر وہ نوٹوں کو اپنی جیبوں میں ٹھونسنے لگا۔

"اب کیا ارادہ ہے؟" اس کی آواز چیخ کی طرح ابھری۔

"ارادہ؟ بھئی ارادہ کیا۔ میں جا رہا ہوں۔"

"تمہارا مطلب ہے، رقم پانے کے بعد اب تمہیں میری ضرورت نہیں رہی۔"

"ہونہہ۔ کس کم بخت کو تمہاری ضرورت ہے؟" اس نے انگلی اٹھائی "ایک نصیحت کرتا ہوں آئندہ اپنی ٹانگیں سمیٹ کر رکھنا اپنی قبر تم نے آپ کھودی ہے" اور یہ کہہ کر وہ چلتا بنا۔

دل پر ہاتھ رکھے نتالی بے حس و حرکت کھڑی رہ گئی چند لمحوں بعد لفٹ اترنے کی آواز سن کر اسے یوں گمان ہوا جیسے زندگی اپنی ساری رعنائیوں اور حسن سمیت رخصت ہو رہی ہو۔

پھر وہ نڈھال سی ہو کر کرسی پر گر گئی اور دیوار گیر کلاک کی سوئیاں گھنٹوں کے ہندسوں پر سے گذرتی چلی گئیں۔ شام کا اندھیرا پھیلنے لگا تو اس کے منہ سے ایک لمبی سرد آہ نکلی اور بڑے کرب کے ساتھ اس نے سوچا۔ یہ تو ہونا ہی تھا۔ جھوٹی تسلی سے فائدہ، خوشی کا پنچھی تو جانے کس افق کے دھندلکوں کی طرف پرواز کر گیا اور اب لوٹ کر کبھی نہیں۔ کبھی نہیں آئے گا۔ زندگی غم کی طویل اور تنہا رات ہو گئی اور اپنے آقا سے غداری پر ضمیر کے کچوکے ہمیشہ ہمیشہ سہنے ہوں گے اور یہ غداری کس کے لئے؟ ڈیویز ایسے لبے دغا کے لئے؟ آخر اب زندگی کا فائدہ ہی کیا ہے۔

دھند آلود دل و دماغ کے ساتھ وہ کچن میں گئی اور سبزی کاٹنے کا چاقو اٹھا کر غسل خانے میں جا پہنچی اس کا دماغ سنسنا رہا تھا اور کانوں میں شاں شاں کی آوازیں آ رہی تھیں۔ ٹب کو نیم

گرم پانی سے بھرنے کے بعد وہ اس میں جا بیٹھی اور دانت بھینچ کر چاقو سے بائیں کلائی کی شریان کو بے حسی سے کاٹ ڈالا۔ مرتے وقت اس کی آنکھوں کے سامنے بے فاڈیر کا چہرہ گھوم رہا تھا

۴

سوموار کی صبح ساڑھے آٹھ بجے شالک واپس پہنچا اور شرلوین نے اطلاع دی کہ کن ناگزیر حالات کی وجہ سے فنیل کو پیرس پہنچا دیا گیا ہے اور چونکہ شالک اپنا پتہ نہیں چھوڑ گیا تھا اس لئے وہ اسے اطلاع نہیں دے سکا۔

"ہوں" شالک بولا۔ "کاہلن برگ کے حفاظتی اقدامات کے متعلق فنیل نے بیجک سے کیا اندازہ لگایا تھا؟"

"اس نے کچھ نہیں بتایا سر" شرلوین بولا۔ "اسے فوری طور پر یہاں سے نکالنا ضروری تھا۔"

"چلو یہ بہت اچھا کیا تم نے"

اگر شالک کو معلوم ہوتا کہ سیزر پورگیا کی انگوٹھی کے متعلق اس کا سارا منصوبہ پوری تفاصیل سمیت کاہلن برگ کی میز پر پہنچ گیا ہے تو وہ کبھی شرلوین کے اقدام کو "بہت اچھا" قرار نہ دیتا۔

ساڑھے نو بجے پروگرام کے مطابق اس نے طے شدہ میٹنگ کی صدارت کی اور گیری، گے اور جونز کو ان حالات سے آگاہ کیا جن کے تحت فنیل کو پیرس بھجوانا ضروری ہو گیا تھا۔ آخر میں اس نے کہا: "اب فنیل رینڈ انٹرنیشنل ہوٹل میں کاہلن برگ کے حفاظتی اقدامات کی بابت اپنے قیاسات سے تمہیں آگاہ کر دے گا۔ یوں اس میٹنگ کو بے وجہ جاری رکھنا بے سود ہے۔ تم لوگ آج رات روانہ ہو گے اور

صبح جونس برگ جا پہنچو گے" قدرے توقف کے بعد وہ پھر بولا۔" ہاں یہ بتا دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ فیتل ایک خطرناک شخص ہے مگر اس آپریشن کے لئے ناگزیر ہے۔" اس نے گیری پر نگاہ ڈالی۔
"تم اپنی حفاظت کے اہل ہو اور مس ڈسمنڈ کی حفاظت اور خبر گیری کا فرض بھی تمہیں سونپتا ہوں۔"

"یہ فرض میرے لئے خوشی کا باعث ہے۔"

"اوہ آرمو" گے نے جھنجھلائی ہوئی آواز میں کہا۔" تم جانتے ہو کہ میں اپنی حفاظت کر سکتی ہوں تو پھر یہ تاکید کیوں؟"

"خوبصورت عورتوں کے متعلق مرد ہمیشہ فکر مند رہتے ہیں" شالک بولا۔" اچھا کامیابی کی دعا کے ساتھ تم لوگوں کو رخصت کرتا ہوں۔ شربورن سے طیارے کے ٹکٹ اور ضروری تفاصیل حاصل کر لینا۔"

ان تینوں کے رخصت ہونے کے بعد سالک نے دن کی ملاقاتوں اور مصروفیتوں کی فہرست ڈھونڈنے کی کوشش کی اور جب ناکام رہا تو بیرونی دفتر میں گیا۔ وہاں تین سال میں پہلی مرتبہ نتالی کو غیر حاضر پا کر اسے کچھ حیرت سی ہوئی۔ واپس اپنے کمرے میں جا کر اس نے شربورن کو طلب کیا مگر شربورن نے نتالی کے متعلق لاعلمی ظاہر کی۔

اتنے میں فون کی گھنٹی بج اٹھی اور شربورن نے ریسیور اٹھا لیا۔ چند لمحوں بعد اس کے چہرے پر فکر مندی کی علامات ابھر آئیں اور شالک نے پریشان ہو کر پوچھا۔" کیا بات ہے؟"

شربورن نے ریسیور کو ہاتھ سے ڈھانپ کر جواب دیا۔" سپیشل برانچ کا سارجنٹ گڈیارڈ ملاقات کا منتظر ہے کسی ضروری معاملے پر بات کرنا چاہتا ہے۔"

اندیشوں سے شالک کا دل دھڑک اٹھا۔ کیا سکاٹ لینڈ یارڈ کو کرنسی کے غیر قانونی سودوں کا پتہ چل گیا ہے؟ بہر حال اپنی آواز پر قابو پاتے ہوئے وہ بولا۔" بلوا لو اسے"

تین منٹ بعد مضبوط اور پھیلے ہوئے تن و توش کا مالک سارجنٹ گڈیارڈ شاندار کمرے میں داخل ہوا شالک نے اٹھ کر ہاتھ ملایا اور اسے بیٹھنے کو کہا۔

گڈیارڈ نے کرسی میں دھنستے ہوئے شالک کو پرخیال نگاہ سے نوازا۔ "ہمیں معلوم ہوا ہے کہ مس نتالی نارمن تمہارے ہاں ملازم ہے!"

"ہاں" شالک نے متعجب ہو کر کہا: "وہ آج کام پر نہیں آئی۔ کیا بات ہے؟"

"ہفتے کی رات اس نے خودکشی کر لی ہے" گڈیارڈ نے سپاٹ اور لے حس آواز میں بتایا۔

چند لمحوں کے لئے اس انکشاف نے شالک کو گنگ سا کر دیا۔ اسے یہ فکر پڑ گئی تھی کہ ایسی مستعد کارکن اب کہاں سے لائے گا بالآخر وہ بولا: "افسوس ہوا یہ سن کر۔ خودکشی کی کوئی وجہ معلوم ہوئی ہے؟"

"وہی تو معلوم کرنے کی غرض سے آیا ہوں۔ شاید تم کچھ بتا سکو۔"

شالک نے سگار سلگا کر خوشگوار مہک دار دھواں منہ سے خارج کرتے ہوئے نفی میں سر ہلایا۔ "افسوس کہ مس نارمن کی نجی زندگی سے لاعلم ہوں وہ بڑی با صلاحیت تھی اور تین سال سے میرے پاس ملازم تھی تم جانو سارجنٹ میں ایک مصروف شخصیت ہوں اور میرے لئے یہ ممکن ہی نہیں کہ ملازموں کے گھر ملو اور ذاتی امور میں دلچسپی لے سکوں۔"

گڈیارڈ نے جیب میں سے کاغذ کے کلپ جیسی چیز نکالی اور اسے شالک کے سامنے سفید جاذب پر رکھ دیا۔ "بتا سکتے ہو یہ کیا ہے؟"

شالک نے کاغذوں کے پلندے کو یکجا کرنے والی کلپ نما چیز پر تعجب کی نگاہ ڈالی "مجھے تو یہ پیپر کلپ معلوم دیتا ہے یہ سوال پوچھنے کی کوئی خاص وجہ ہے سارجنٹ؟"

"ہاں" گڈیارڈ بولا۔ "میں سمجھتا ہوں کہ تمہارے بے شمار کاروباری رقیب ہوں گے ہاں مگر تمہیں اس سے کیا!"

"پیپر کلپ نظر آنے والی یہ شے دراصل بے حد حساس مائیکروفون ہے اور حکام بالا کی اجازت کے بغیر اسے پاس رکھنا جرم ہے کیونکہ یہ آلہ جاسوسی کے کاموں میں استعمال ہوتا ہے۔"

ریڑھ کی ہڈی میں سرد لہو کی لہر دوڑتی محسوس کرتے ہوئے شالک نے مائیکروفون کو گھور کر دیکھا۔ میں کچھ سمجھا نہیں سارجنٹ "

"یہ آلہ مس نارمن کے فلیٹ سے دستیاب ہوا ہے تم نے اسے پہلے کبھی نہیں دیکھا؟"

"کیا کہہ سکتا ہوں" شالک نے اہم دستاویزات اور کاغذات کے پلندوں کی طرف اشارہ کیا جن پر نسبتاً چھوٹے کلپ لگے ہوئے تھے۔ ممکن ہے یہاں کہیں موجود رہا ہو"

گڈیارڈ نے مائیکروفون جیب میں ڈال لیا "اس مائیکروفون کو استعمال کرنے کے لئے خاص قسم کے ٹیپ ریکارڈر کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر اجازت ہو مس نارمن کی میز کی پڑتال کر لوں"

شالک نے بیرونی دفتر کی طرف اشارہ کر دیا اور تھوڑی دیر کی ناکام کھوج کے بعد گڈیارڈ نے لوٹ کر کہا "ٹیپ ریکارڈر نہیں ملا۔ کیا یہ ممکن ہے کہ مس نارمن تمہاری جاسوسی کرتی رہی ہو؟"

"نہیں۔ مجھے ایسا کوئی گمان نہیں"

"ہمسایوں سے معلوم ہوا ہے کہ ایک نوجوان چند دن اس کے پاس قیام پذیر رہا ہے۔ کچھ جانتے ہو وہ نوجوان کون ہے؟"

"یقین نہیں آتا۔ بہر حال میں اسے نہیں جانتا"

"اچھا" گڈیارڈ نے اٹھتے ہوئے کہا۔ "ممکن ہے تمہیں دوبارہ زحمت دینے کی نوبت آئے"

اس کے جانے کے بعد شالک بڑی شدومد سے سوچنے لگا۔ کیا یہ ممکن ہے کہ وہ کینیا کرنسی کے معاملات اور دوسرے بے شمار امور کے متعلق گفتگو ریکارڈ کرتی رہی ہو! اور پھر حال ہی میں کاہلن برگ کی انگوٹھی کے متعلق گفتگو اور میٹنگیں ہوتی رہی ہیں۔ کچھ خبطی تو وہ تھی ہی۔ کیا خبر لوبرگیا کی انگوٹھی کے متعلق بات چیت ریکارڈ کر کے اس نے کاہلن برگ کے کسی ایجنٹ کو دے دی ہو اور بعد میں احساس پشیمانی کے تحت خودکشی کر لی ہو۔ اگر ایسا ہوا ہے تو انگوٹھی کی مہم پر روانہ ہونے والوں کو خبردار کرنا مناسب ہے یا نہیں؟"

اگر انہیں خبردار کیا گیا تو وہ پسپا ہو کر لوٹ آئیں گے یوں انگوٹھی کے حصول کا معاملہ کھٹائی میں پڑ جائے گا۔ اور اس انگوٹھی سے ملنے والی پانچ لاکھ ڈالر اور اخراجات کی رقم ڈوب ہی جائے گی اس رقم کے مقابلے میں ان چارس کی اہمیت ہی کیا ہے۔ گسے ڈسمنڈ کے اتلاف کا ضرور دکھ ہوگا مگر اس کا نعم البدل ملنا ناممکن تو نہیں۔ پھر یہ بھی تو ہے کہ شاید کاہلن برگ کے فرشتوں کو بھی پتہ نہ ہو۔ کچھ ایسے ہی دلائل سے اپنے آپ کو مطمئن کر کے شالک نے خاموشی اختیار کر لینا ہی مناسب سمجھی۔

ریڈ انٹرنیشنل ہوٹل کی لابی دراز قد اور ہٹے کٹے امریکیوں کے لیے مچایا شور سے گونج رہی تھی یہ لوگ ابھی ابھی ایک بس سے وارد ہوئے تھے اور عجیب ہڑبونگ مچائے ہوئے تھے۔
ناشتے کے کمرے کے قریب بیٹھا ہوا یوفینل فرانفری کے ان مناظر کو بڑی ناخوشگواری سے دیکھ رہا تھا بارش تسلسل سے برس رہی تھی اور باہر چھتریوں کے سائے میں بنتو باشندے گزرتے وقت اندر لابی میں ہونے والی ہڑبونگ پر بھی ایک نظر ڈال لیتے تھے۔
سگرٹ کے کش لگاتا ہوا فینل امریکنوں کے آخری ٹولے کو بھی لفٹ میں غائب ہوتے دیکھتا رہا۔ اسے جوہنس برگ میں وارد ہوئے چھ گھنٹے ہو چکے تھے اور اب وہ اطمینان سا محسوس کر رہا تھا کہ پولیس اور مارونی کی دسترس سے دور نکل آیا ہے۔
ایک سیاہ کیڈلک ہوٹل کے باہر آکر رکی اور گسے ڈسمنڈ پر نظر پڑتے ہی فینل اٹھ کھڑا ہوا دس منٹ بعد وہ سب ہوٹل کی آٹھویں منزل پر اس کے سوٹ میں بیٹھے شراب سے جی بہلا رہے تھے۔ اور وہ بتا رہا تھا۔" شالک نے جو انوالیئس مجھے دی ہے اس سے تصویر کافی واضح ہو گئی ہے۔ اب میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ کاہلن برگ کا میوزیم زیر زمین بنا ہوا ہے۔
لفٹ اور اس کا پورا ساز و سامان کاہلن برگ کی رہائش گاہ پر پہنچایا گیا تھا اور چونکہ رہائش گاہ

یک منزلہ ہے اس لیے لازمی ہے کہ میوزیم تک رسائی کے لیے لفٹ لگائی گئی ہوگی۔
"کہتے جاؤ" گیرے ڈیسمنڈ بولی۔
"بیچک کے مطابق اس سامان میں کلوز سرکٹ کے چھ ٹیلیویژن سیٹ اور ایک مانیٹر (ریڈیائی ناظر) بھی شامل تھے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ میوزیم چھ کمروں پر مشتمل ہے اور مانیٹر کے ذریعے واچ کرنے والا گارڈ رہائش گاہ کے کسی کمرے میں بیٹھا ہوگا۔ یوں بٹن دبا کر وہ کسی ایک کمرے کا حال دیکھ سکتا ہوگا۔" فینل نے سگرٹ سلگایا اور سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا۔ "میں اس سسٹم سے آگاہ ہوں اور اس میں خامی یہ ہے کہ سوتے وقت، کوئی کتاب پڑھتے وقت یا ٹائلٹ استعمال کرتے وقت گارڈ مانیٹر پر نظر نہیں رکھ سکتا۔ اب اس کے پروگراموں سے آگاہی حاصل کرنا تمہارا کام ہے" اس نے گیری سے مخاطب ہو کر کہا۔
گیری نے سر کو اثباتی جنبش دی۔
"بیچک میں دبیز فولادی چادر والے دروازے کا بھی اندراج تھا۔" فینل کہنے لگا۔ "ہاہل سٹرام فرم میں کام کر چکا ہوں اور ان کے آلات اور حفاظتی اقدامات سے بخوبی آگاہ ہوں وہ دروازوں پر ٹائم لاک لگاتے ہیں اگر ٹائم لاک کو ایک وقت پر سیٹ کیا جائے اور کاؤنٹر ڈائل کو دوسرے کسی وقت پر رکھا جائے تو ہاہل سٹرام کے کسی ایکسپرٹ کے سوا دنیا کی اور کوئی ہستی اس قفل کو کھولنے میں کامیاب نہیں ہو سکتی۔" وہ مسکرایا۔ "البتہ اس ٹائم لاک کو میں ہینڈل کرنا جانتا ہوں کیونکہ میں نے ہی اس ٹائم لاک کی ایجاد میں حصہ لیا تھا۔ اور اب ہمیں لفٹ کے سوال پر غور کرنا ہے" وہ گیری سے براہ راست مخاطب تھا۔ "لفٹ کے متعلق یہ معلوم کرنا ہوگا کہ اس برقی رو رات کو منقطع تو نہیں کی جاتی۔ اگر ایسا ہوا تو میں نہیں سمجھتا کہ ہم کسی طریقے سے میوزیم تک پہنچنے میں کامیاب ہو سکیں گے۔"
"ہمیں مایوس نہیں ہونا چاہیے" گیری بولا۔ "ممکن ہے لفٹ کے ساتھ ساتھ میوزیم

تک پہنچنے کے لئے سیڑھیاں بھی بنی ہوں"

"ہاں۔ یہ معلوم کرنا تمہارا کام ہے اور اس بات کا بھی پتہ چلانا ہو گا کہ میں دروازے یا کھڑکی کس راستے سے وہاں پہنچ سکوں گا۔ یہ اطلاعات تم دو طرفہ ریڈیو کے ذریعے مجھ تک پہنچاؤ گے۔"

"ٹھیک ہے" گیری نے کہا۔

چونکہ کوئی اور تصفیہ طلب بات باقی نہ تھی اس لئے گے ڈسمنڈ اٹھ کھڑی ہوئی "اچھا تو میں جا کر کچھ دیر سو لوں۔ رات طیارے پر پلک جھپک نیند بھی نہیں لے سکی۔" ہلکے آسمانی کاٹن ڈریس میں وہ بڑی دلکش لگ رہی تھی اور تینوں مردوں کی نگاہیں اس کے سراپا کا جائزہ لے رہی تھیں۔

اس کے جانے کے بعد گیری نے انگڑائی لی "میں بھی ذرا آرام کر لوں۔ کوئی اور بات تو نہیں؟"

"سارے سامان کا انتظام کر لیا ہے؟" فینل نے پوچھا۔

"میرا ایک دوست بندوبست کر رہا ہے۔ میں نے لندن سے کیبل کے ذریعے اسے اپنی ضروریات سے آگاہ کر دیا تھا۔ ایک گھنٹے بعد جا کر معلوم کروں گا۔ تم بھی چلے چلنا۔"

"ٹھیک ہے" فینل نے تائید کی۔

گیری اور جوئنر اٹھ کر اپنے اپنے کمروں کی طرف چلے گئے ان سب کے لئے اٹھویں منزل پر ہی انتظام کیا گیا تھا۔

ایک گھنٹے بعد گیری فینل کے پاس آیا۔ فینل وہسکی سے جی بہلا رہا تھا اور مے نوشی کی وجہ سے اس کا چہرہ لالہ گوں ہو رہا تھا۔ وہ دونوں نیچے لابی میں پہنچے جہاں امریکیوں کا ایک نووارد گروہ چیخ چیخ کر ہوٹل کو سر پر اٹھائے ہوئے تھا۔ جوئنر نے ازراہ مذاق

کہا۔" پتہ نہیں یہ امریکی اتنا شور کیوں مچاتے ہیں۔ یوں گلا پھاڑ پھاڑ کر باتیں کرتے ہیں جیسے دوسرے لوگ بہرے ہوں۔"

"ہاں" فینیل نے کہا۔" شاید انہیں بچپن میں منہ بند رکھنے کی تربیت نہیں دی گئی۔"

وہ دونوں ہوٹل کے سائبان میں رکے اور میری سٹریٹ کو بارش میں جل تھل دیکھ کر جونز نے فکرمند لہجے میں کہا۔" اگر ڈریکسن برگ رینج میں بھی ایسی ہی بارش ہوتی رہی تو ہمیں کافی دشواری کا سامنا کرنا ہوگا مگر خیر قدم بڑھاؤ میرے دوست کا گیراج یہاں قریب ہی پلائین سٹریٹ میں ہے۔"

تیز بارش میں سر جھکائے وہ دونوں بڑے بڑے ڈگ بھرتے ہوئے جلد ہی جونز کے دوست سام جیفرسن کے گیراج میں جا پہنچے۔ لمبے قد کے مالک جیفرسن نے متبسم لبوں کے ساتھ ان کا خیر مقدم کیا کینیڈی جونز نے رسم تعارف ادا کی اور تعارف کے بعد جیفرسن بولا۔" تمہارا مطلوبہ سامان تیار ہے جا کر دیکھ لو اور اگر کوئی چیز رہ گئی ہو تو بتا دینا۔ تمہاری گاڑی اندرونی گیراج میں کھڑی ہے۔"

وہ دونوں اندرونی گیراج میں پہنچے جہاں ایک لینڈ روور گاڑی کے پاس ایک بنتو بیٹھا تختہ کھجا رہا تھا۔ جونز کو دیکھ کر اس نے دانت نکالتے ہوئے کہا۔" آل اوکے باس۔"

جونز نے اس سے مصافحہ کیا اور فینیل کی طرف مڑ کر بولا۔" یہ جوئے ہے۔"

مگر فینیل رنگدار نسل لوگوں کو اہمیت دینے کا قائل نہ تھا۔ اس نے مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھانا ضروری نہ جانا اور ناگوار سے وقفے کے بعد جونز بولا۔" ہاں تو جوئے کیا کچھ فراہم کیا ہے؟ ذرا دکھانا تو۔"

بنتو نے آگے بڑھ کر لینڈ روور کے بونٹ پر سے ترپال ہٹا دی۔ اگلے ریڈی ایٹر کے ساتھ دو فولادی سہاروں کے درمیان ایک ڈرم ویلڈ کیا ہوا تھا۔ اور ڈرم کے ساتھ پتلا فولادی

تار لپیٹا ہوا تھا۔ دیکھا بھال کے بعد جونز نے اظہارِ اطمینان کے طور پر سر ہلایا۔

"آخر یہ کس لئے ہے؟" فینل کی نظر ڈرم پر پڑی۔

"بارش کی وجہ سے ڈرمکین برگ کی سڑک بڑی خراب ہو جاتی ہے اور اگر کہیں گاڑی پھنس گئی تو اس چرخی کی مدد سے ہم اسے کیچڑ سے نکال سکیں گے اور یہ چرخی ہماری دیر تک کی ہڈی کو ٹوٹنے سے محفوظ رکھے گی" جونز نے گاڑی کے فرش پر پڑے ہوئے کشتی کے چھوٹے سے لنگر کی طرف اشارہ کیا "یہ دیکھ رہے ہو۔ اگر ہم کہیں کسی کھڈ میں لٹک گئے تو کسی درخت کے ساتھ بندھے ہوئے لنگر اور چرخی کی مدد سے پھر سڑک پر پہنچ سکیں گے۔"

"کیا سڑک اتنی ہی خستہ ہے؟" فینل نے پوچھا۔

"خستہ سے خستہ۔ تم قیاس بھی نہیں کر سکتے کہ ہمیں کس راستے سے پالا پڑنے والا ہے"

"پھر تو وہ دونوں اچھے رہے اڑ کر مزے سے منزل مقصود پر جا پہنچیں گے"

"کیا کہا جا سکتا ہے۔ اگر ملی کا پٹر کا ایک پرزہ بھی ناکارہ ہو گیا تو وہ جنگل میں جا گریں گے اور جنگلی جانوروں کی خوراک بن جائیں گے۔ میں تو اس علاقے میں ڈرائیو کرنے کو ہی زیادہ ترجیح دیتا ہوں"

"پاس،" جونز نے فینل کے حقارت آمیز رویے کی وجہ سے کسی قدر بے چینی محسوس کرتے ہوئے کہا: "اس سامان پر بھی نظر ڈال لو۔"

دونوں نے سامان پر نظر ڈالی جو پانی اور گیسولین کے لئے پانچ پانچ ڈبوں، چار سفری بستروں، چار ٹارچوں، کیچڑ سے نکلنے کے لئے دو چھلنی دار فولادی چھڑیوں، تہہ ہونے والے ایک خیمے، خوراک کے دو بڑے تھیلے اور شراب کے لئے ایک بڑے کیس پر مشتمل تھا۔ جونز بولا۔

"چاروں سفر کے لئے یہ سامان کافی رہے گا۔ میرے پاس ایک سپرنگ فیلڈ، ایک بارہ بور کی رائفل اور ایک ۲۲ ہے راستے میں شکار کی کمی نہیں۔ بارہ سنگھے اور سرمئی مرغیاں کثرت

سے ملتی ہیں۔ ہلکی آنچ پر بھنے ہوئے بارہ سنگھے کے گوشت کو کبھی مرچ کی چٹنی کے ساتھ کھا کر دیکھو۔ انگلیاں چاٹتے لگو گے۔"

"طبی ضروریات کا بھی خیال رکھا ہے؟"

"ہاں گاڑی میں پوری الماری دواؤں کی رکھی ہے۔"

"ہمیں ہلکے سامان کے ساتھ سفر کرنا ہوگا۔" فینل نے تردد سے کہا۔ "مگر میں اپنے اوزاروں کو نہیں چھوڑ سکتا۔ اوزاروں کا بیگ کسی قدر وزنی ہے۔"

"تو اسے لئے چلتے ہیں،" جونز نے کہا۔

"یہ کالا بھی ساتھ ہوگا؟" فینل نے پوچھا۔

"دیکھو بھائی۔ یہ تعصب ووصب چھوڑ دو،" جونز نے کبیدگی سے کہا۔ "یہاں انہیں کالا نہیں کہا جاتا۔ ہم انہیں مقامی باشندے، بنتو یا غیر یورپی تو کہہ سکتے ہیں مگر ان کے لئے کالے کا حقیر لفظ استعمال نہیں کرتے۔"

"چلو یونہی سہی" فینل نے بے دلی سے کہا۔ "اس غیر یورپی کو بیگ اٹھانے کے لئے ساتھ چلنا بہتر ہوگا۔"

"نہیں۔ اسے لے جانا مناسب نہیں یہم کا راز افشا ہونے کا خدشہ ہے۔ بین وائل میں میرا ایک دوست ہمارے ساتھ ہو جائے گا وہ لکڑیوں ہے اور بڑا اچھا کھوجی ہے اس کے بغیر کاہلن برگ کی رہائش گاہ تک ہمارا پہنچنا ناممکن ہے اس وقت وہ کاہلن برگ کی ریاست کا جائزہ لے رہا ہوگا تاکہ ہم بخیر و عافیت منزل مقصود تک پہنچ سکیں۔ یہ بتا دوں کہ تین سو زولو کاہلن برگ کی ریاست کی نگرانی پر متعین ہیں مگر وہ کوئی راستہ ڈھونڈ ہی لے گا لیکن یہ جان لو کہ وہ کسی کا سامان نہیں اٹھاتا اور جہاں ضرورت ہوئی تمہیں اپنا بیگ خود اٹھانا ہوگا۔"

"کیا وہ بھی مقامی باشندہ ہے؟"

"ہاں اور میرا بہترین دوست ہے۔ تمہیں یقین نہیں آئے گا مگر یہ حقیقت ہے کہ یہاں کے لوگوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آیا جائے تو یہ بڑے اچھے دوست اور ساتھی ثابت ہوتے ہیں"

فینل نے لاپرواہی سے کندھے جھٹک دیئے۔

ڈنر کے لئے وہ سب چیک بیٹ ریسٹورنٹ میں اکٹھے ہوئے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

یہ ریسٹورنٹ ریڈ انٹرنیشنل ہوٹل کا ہی ایک حصہ تھا۔ گے سب سے آخر میں آئی اور نارنجی رنگ کے سوتی لباس میں اس کا حسن جہاں سوز کچھ ایسا قیامت خیز تھا کہ ریسٹورنٹ میں بیٹھے ہوئے سب مردوں کی نگاہیں اس کی بلائیں لینے لگیں

فینل کا دل بھی بے ہنگم انداز سے دھڑک اٹھا اس کی زندگی میں بہت سی عورتیں آئی تھیں مگر ایسی کافرادا حسینہ آج تک دیکھنے میں نہ آئی تھی

کھانے کے دوران ادھر ادھر کی باتیں ہوتی رہیں اور پھر جونز نے بتایا کہ تمام انتظامات مکمل ہو چکے ہیں اور اگر مناسب ہو تو اگلے دن صبح روانگی عمل میں لائی جائے

"کیوں نہیں؟" گیری نے تائید طلب نگاہوں سے گے کی طرف دیکھا اور اس نے جواب میں سر ہلا دیا۔

"تو پھر جلد از جلد روانگی ہی موزوں ہے،" جونز بولا۔ "برسات کا موسم شروع ہو چکا ہے اور اگر ڈرکین برگ میں بھی بارش ہوتی تو مجھے اور فینل کو کافی مصیبت اٹھانا پڑے گی بین وائل کے کیمپ تک ہمیں تین سو کلومیٹر کا فاصلہ طے کرنا ہوگا۔ بین وائل سے کاہن برگ کی ریاست چار سو کلومیٹر کے فاصلے پر ہے اور بین وائل سے آگے تمہیں اور مس ڈیسمنڈ کو ہیلی کاپٹر سے جانا ہوگا۔ پرسوں دوپہر تک ہم بین وائل پہنچ جائیں گے اور اگلے دن صبح پانچ

بجے ہم کاہلن برگ کی ریاست کی طرف روانہ ہوں گے جبکہ تم دونوں دس بجے روانہ ہوکر تقریباً ایک گھنٹے میں کاہلن برگ کی راہداری گاہ پر پہنچ جاؤگے۔"

اس پروگرام پر سب نے صاد کیا اور دوسری چھوٹی موٹی تفاصیل پر بحث ہونے لگی اس دوران گے ڈیسمنڈ کا خیال برابر فینیل کے دل میں ہلچل پیدا کرتا رہا اور وہ کھانا بھی ٹھیک سے نہ کھا سکا

پھر کینیڈی جونز اپنے شکار کی داستانیں سنانے لگا اس کا انداز بیان اتنا دلچسپ تھا کہ سب لوگ اشتیاق سے سنتے رہے مگر فینیل جلد ہی اکتاہٹ محسوس کرنے لگا اور گفتگو میں وقفہ حائل ہوتے ہی بولا: "بھئی۔ پتہ نہیں اب کھانے کے بعد تم لوگوں کا کیا پروگرام ہے۔ بہر حال میں مس ڈیسمنڈ کو یہاں کے شبینہ تفریحی مقامات دیکھنے کی دعوت دیتا ہوں" اس نے گے کی طرف استقامت سے دیکھا۔ "کیوں کیا خیال ہے؟"

ہلکا سا وقفہ حائل ہوا اور گیری نے فینیل کے تمتماتے چہرے پر نظر ڈالنے کے بعد گے کی طرف دیکھا۔ گے مسکرائی اور بڑی طمانیت سے بولی: "شکریہ مسٹر فینیل، مگر معاف کرنا۔ صبح جلد اٹھنا ہوگا اس لئے جلد سونا چاہتی ہوں۔" وہ کھڑی ہوگئی۔ "اچھا شب بخیر۔ صبح ملاقات ہوگی۔" اور وہ خراماں خراماں ریسٹورنٹ سے نکل گئی۔

شکست خوردہ انداز میں فینیل نے کرسی کے ساتھ پیٹھ ٹیک دی اور بڑبڑایا۔ "ہونہہ، پتہ نہیں سالی اپنے آپ کو کیا سمجھتی ہے۔"

جونز بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ "بل کی ادائیگی کے بعد میں بھی چل کرسوتا ہوں" وہ کیش ڈیسک کی طرف چلا گیا۔

فینیل کی حالت سے محظوظ ہوتے ہوئے گیری بولا: "اتنے برہم نہ ہو۔ لڑکی تھکی ہوئی ہے اگر کہیں چلنا ہے تو چلو میں تمہارے ساتھ چلتا ہوں۔"

فینیل نے سلگتی ہوئی نگاہ اس پر ڈالی اور بڑبڑاتا ہوا ریسٹورنٹ سے نکل کر لفٹ کی

طرف چل دیا۔ دل ہی دل میں وہ کہہ رہا تھا۔ اچھا لیتا کی بچی۔ جلد ہی موقع ملنے پر تم سے یوں سمجھوں گا کہ عمر بھر یاد کرو گی۔
اپنے کمرے میں بستر پر لیٹنے کے بعد بھی وہ دیر تک گے کو مزا چکھانے کے منصوبے بناتا رہا۔ اس وقت شالک کی دھمکیاں اور اس سے کیا ہوا وعدہ وہ یکسر فراموش کر چکا تھا۔

۵

میکس کا ہلن برگ صبح پانچ بجے یوں خود بخود بیدار ہو جایا کرتا تھا جیسے اس کے سر کے اندر الارم والی کسی گھڑی نے جگا دیا ہو۔ رات دس بجے سے صبح پانچ بجے تک سات گھنٹے نیند کے دوران وہ مردوں سے شرط باندھ کر سوتا تھا۔ رات بھر نہ اسے کوئی خواب آتا اور نہ ہی ذرا سی جنبش کرتا۔ صبح آنکھیں کھولتے ہی بستر کے مقابل بنی ہوئی پکچر ونڈو سے اس کی نظر طلوع آفتاب کے خوبصورت منظر کا طواف کرتی۔
اس کا شاندار اور بڑا بستر گول کی شکل کے چبوترے پر لگا ہوا تھا۔ چبوترے پر نارنجی ریشمی کپڑا بچھا رہتا تھا بستر کے قریب ہی بٹنوں کی قطار لگی ہوئی تھی اور ہاتھ بڑھا کر مطلوبہ بٹن دباتے ہی وہ اپنی ضروریات کی تکمیل کر لیتا سرخ بٹن دباتے ہی کھڑکیوں کے ارغوانی پردے سمٹ یا پھیل جاتے۔ زرد بٹن دباتے ہی بستر چبوترے سے سرک کر فرش کی سطح پر جا پہنچتا جہاں سے وہ رینگ کر برقی رو سے چلنے والی وہیل چیر میں جا بیٹھتا نیلا بٹن بستر

کی قریبی دیوار میں خانہ کھولنے کے لئے تھا۔ وقت مقررہ پر اس خانہ میں کافی کی ٹرے آجاتی۔
سیاہ بٹن سے باتھ ٹب موزوں گرم پانی سے بھر جاتا سبز بٹن اس ٹی وی مانیٹر کو اپریٹ کرنے
کے لئے تھا جو بستر کی پائینتی لگا ہوا تھا اور جس کی وساطت ماتحتوں اور ملازموں سے براہ راست
رابطہ قائم کر کے وہ ہدایات اور احکامات صادر کرتا۔

اس دن بھی سرخ بٹن دباتے ہی کھڑکیوں کے پردے ہٹ گئے اور ابر آلود آسمان پر نظر
ڈالتے ہوئے کاہلن برگ نے سوچا، بارش دور نہیں۔ پھر اس نے زرد بٹن دبایا اور بستہ چبوترے
پر پہنچانے کے بعد نیلے بٹن پر ہاتھ رکھ دیا۔ دیوار گیر خانہ کھل گیا اور ٹرے میں چاندی کی چائے دانی
دودھ کا جگ، چینی دان، پیالہ اور چمچ سرک کر اس کی وہیل چیئر کے پاس آگیا اور خانہ خودبخود
بند ہو گیا۔

ناشتہ کرتے ہوئے وہ کسی خوبصورت فلمی تاروں کی طرح نظر آرہا تھا۔ سارا سر استرے
سے مونڈا ہوا، نیلگوں بھوری آنکھیں موزوں ناک، بڑا سنجیدہ سا دہن اور بالائی لب نچلے ہونٹ
کی نسبت کافی پتلا تھا۔

کافی پینے اور سگریٹ کے بعد سبز بٹن داب کر اس نے ریڈیائی ناظر روشن کیا اور صبح کی شفقت
پر امور سیکرٹری سیاہ دکھائی دینے لگی مانیٹر آن ہوتے ہی اس دیسی لڑکی نے پنسل کاپی سنبھال
لی اور کاہلن برگ مسرور آنکھوں سے اسے تکنے لگا۔ خوبصورت عورتیں ایک طرح سے کاہلن برگ
کی کمزوری تھیں اور وہ ہمیشہ ایسی خوبصورت عورتوں کو ملازم رکھتا جو نظروں کے لئے فرحت کا
باعث ہوں اس دیسی لڑکی کا چہرہ بھی روایتی حسن کا مظہر تھا اور اگرچہ وہ اسے دیکھ
نہیں رہی تھی تاہم اس کی طرف منہ کر کے مسکراتے ہوئے بولی۔ "گڈ مارننگ سر۔"
"گڈ مارننگ بیاہ" کاہلن برگ نے ٹی وی کی وساطت جواب دیا۔ "ڈاک آگئی؟"
"جی ہاں۔ سارٹ کی جا رہی ہے۔"

"اچھا تو ایک گھنٹے بعد ڈکٹیشن دوں گا۔ اتنے میں ناشتے سے فارغ ہو لو" یہ کہہ کر کاہن برگ نے سبز بٹن دبا کر مانیٹر آف کر دیا۔ پھر سیاہ بٹن دبانے کے بعد چادر اتار پھینکی۔ اب تک وہ کسی وجیہہ اور خوبصورت کھلاڑی کی طرح دکھائی دیتا رہا تھا۔ لیکن چادر اتارتے ہی کوئی عجیب الخلقت مخلوق نظر آنے لگا۔ اس کی ماں اور ڈاکٹر کے سوا کسی نے کبھی اس کی ٹانگیں نہ دیکھی تھیں جو پیدائش کے بعد سے ذرا بھی نہ بڑھی تھیں اب اس کے پروان چڑھے خوبصورت بدن کے مقابل وہ ننھی منی ٹانگیں اور پاؤں بڑے غیر فطری لگ رہے تھے اور ان پر نظر ڈالتے ہی کاہن برگ کی روح میں تلخیاں بھر جاتیں کیونکہ محض ان کی وجہ سے ہی صرف اس کی زندگی ہی تباہ نہیں ہوئی تھی بلکہ وہ ذہنی اختلال کا بھی شکار ہو کر رہ گیا تھا۔

وہ برہنہ تن سویا کرتا تھا اور کسی کو بھی اس کی خوابگاہ میں آنے کی اجازت نہ تھی۔ کپڑے پہن کر وہیل چیئر میں ٹانگوں کی مناسب ستر پوشی کے بعد ہی وہ دوسروں کے روبرو ہوا کرتا تھا۔

ایک گھنٹے بعد نہا دھو کر اور لباس پہن کر وہ متحرک کرسی میں بیٹھا خوابگاہ سے باہر طویل راہداری میں پہنچا۔ یہ راہداری اس کے دفتر کو جاتی تھی اس کے وارد ہوتے ہی اس کا مستقل ساتھی ہنڈن برگ چھلانگیں لگاتا ہوا راہداری میں آ گیا۔ ہنڈن برگ اس کے پالتو چیتے کا نام تھا۔ اور خوابگاہ کے سوا ہر جگہ وہ کاہن برگ کے ساتھ ساتھ رہتا تھا۔ کاہن برگ نے کرسی روک کر اس کی چتکبری اور ریشم جیسے نرم بالوں والی پیٹھ پر پیار سے ہاتھ پھیرا اور ہنڈن برگ اظہار خوشنودی کے طور پر خرخر کرنے لگا۔ پھر ایک آخری تھپکی دے کر کاہن برگ نے کرسی بڑھائی اور ٹھوڑی جھکائے ہنڈن برگ کرسی کے پیچھے پیچھے چلنے لگا۔ دفتر کے سامنے پہنچتے ہی خودکار دہرا دروازہ کھل گیا اور کاہن برگ کرسی سمیت اندر داخل ہوا۔

وسیع و عریض دفتر کی ایک دیوار شفاف شیشے کی بنی ہوئی تھی جس میں سے رہائش کے

سبزہ زار پھولدار پودے، دور دراز جنگل اور اس سے پرے سبزہ پوش پہاڑوں کے سلسلے واضح طور پر نظر آتے تھے۔

چیدہ چیدہ اور اس کی توجہ کے طالب خطوط بڑی نفاست سے میز پر رکھے ہوئے تھے۔ گذشتہ شب بستر پر جانے سے بیشتر ضروری امور کے متعلق کاہلن برگ نوٹ کر گیا تھا چنانچہ اب اس نے میز پر لگا ہوا سبز بٹن دبایا اور ٹی وی مانیٹر روشن کر کے میاہ کو ڈکٹیشن دینے لگا۔ جو ساتھ والے کمرے میں اپنی میز پر بیٹھی ہوئی تھی۔

ڈکٹیشن ایک گھنٹے تک جاری رہی۔ پھر کاہلن برگ نے کہا۔ "بس۔ اب آدھے گھنٹے بعد گوئیلوتنک کو میرے پاس بھیج دینا۔"

مانیٹر آف کر کے اس نے پچاس خطوط پر مشتمل کاروباری ڈاک پر نظر ڈالی، اپنی اندھی دولت میں اور اضافہ کرنے کے لئے چند فوری فیصلے کئے اور پھر اپنے پرسنل اسسٹنٹ گوئیلوتنک کو دفتر میں طلب کر لیا۔

اندر کو دھنسی ہوئی آنکھوں اور کوئلتار کی طرح سیاہ بالوں کا مالک گوئیلوتنک کافی دراز قد تھا اطالوی عورت اور چیک مرد کے اختلاط کے نتیجے میں پیدا ہونے والا یہ بچہ بڑا ہو کر شماریات اور حساب کتاب کے مضمون میں بڑا ذہین نکلا۔ جوان ہو کر اس نے ایک سوس بنک میں شاندار خدمات سرانجام دیں اور پھر کاہلن برگ کی فرمائش پر بنک کے ایک ڈائریکٹر نے اس کی سفارش کر دی اور کاہلن برگ نے اسے پی اے کے طور پر رکھ لیا۔

گوئیلوتنک نے اپنی کاروباری ذہانت کو بروئے کار لا کر جلد ہی کاہلن برگ کا اعتماد جیت لیا۔ کافی مدت سے کاہلن برگ اپنے میوزیم کی سجاوٹ کے لئے آرٹ کے نامی گرامی چوروں کی خدمات حاصل کر رہا تھا۔ گوئیلوتنک کو ہر طرح سے وفادار اور فرض شناس ہو کر آٹھ مہینے کے بعد اس نے میوزیم کے تمام امور گوئیلوتنک کے سپرد کر دیئے اور گوئیلوتنک نے اس

صیغے میں بھی اپنی مستعد خدمات کی دھاک بٹھا دی۔

"گڈ مارننگ سر" کمرے میں آکر تک نے قدرے خم ہوتے ہوئے کہا۔

"بیٹھ جاؤ۔" کاہلن برگ نے کہنی میز پر ٹکاتے ہوئے پوچھا۔ "بورگیا کی انگوٹھی کے سلسلے میں کوئی نئی خبر؟"

"ہاں جناب، تین متعلقہ اچکے چند منٹ پہلے رینڈ انٹرنیشنل ہوٹل میں وارد ہوئے ہیں۔ فیملی پرسوں ہی پیرس سے آپہنچا تھا ایک گیراج کا مالک سام جیفرسن ان کے لئے زاد راہ مہیا کر رہا ہے اس سامان کی فہرست حاصل کر لی گئی ہے اور ایئرپورٹ پر ان لوگوں کی تصاویر بھی اتار لی گئی ہیں۔" اس نے ایک پھولا ہوا لفافہ میز پر آگے بڑھا دیا۔ "جناب، عورت کافی خوبصورت اور دلکش لگتی ہے۔"

لفافہ کھول کر کاہلن برگ نے فہرست پر طائرانہ نگاہ ڈالی اور تصاویر دیکھتے ہوئے گے ڈسمنڈ کی تصویر کو خاصی دیر تک مرکز نگاہ بنائے رکھا۔ گولیو تک نے اضافہ کیا۔ "ان کے متعلق ضروری معلومات اور دوسری اہم باتیں بھی لفافے میں موجود ہیں۔"

"اچھا شکریہ تک، اب تمہیں بعد میں بلواؤں گا۔"

تک کے جانے کے بعد مزید چند منٹ تک وہ گے کی تصویر کو دیکھتا رہا۔ پھر لفافے میں سے اور کاغذات نکالے۔ ان کے مطالعے سے اسے چاروں چوروں کے پس منظر سے آگاہی ہوئی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ان کا کیمپ بین داسل کے قریب ہوگا اور ایک دن پہلے ایک ہیلی کاپٹر وہاں پہنچ چکا ہے۔

غلافی آنکھوں سے کافی دیر تک سفید پلاسٹر کو گھورتے ہوئے وہ گہری سوچ بچار کرتا رہا اور بالآخر سر کو اظہار اطمینان کی خفیف سی جنبش دے کر آدھا گھنٹہ تفریح کے لئے باہر باغ میں چلا گیا۔

گیارہ بجے وہ پھر اپنی میز پر آ گیا اور دوپہر کے کھانے تک کاغذات دیکھتا اور فیصلے صادر کرتا رہا۔ لنچ کے بعد پھر گولیوتک کو طلب کیا اور پوچھا: "برگیا انگوٹھی حاصل کرنے میں کیا خرچ کیا گیا تھا؟"

"ساٹھ ہزار ڈالر۔ البتہ مرشیا نے یہ اڑھائی لاکھ ڈالر میں خریدی تھی اور اب وہ اسے دوبارہ حاصل کرنے کے لئے شالک کو پانچ لاکھ ڈالر دینے کا اقرار کر چکا ہے کیونکہ اس کے بغیر برگیا کی اشیاء کا اس کا مجموعہ نامکمل ہے۔"

"میں سوچ رہا ہوں کہ انگوٹھی اسے لوٹا دوں" کاہلن برگ بولا۔ "کافی تفریح رہے گی اور کوئی کام دکھائے بغیر شالک کے گرگے اسے حاصل نہ کر سکیں گے۔"

اپنے آقا کی دماغی حالت اور عجیب و غریب سوچوں سے باخبر گولیوتک سر جھکائے کھڑا رہا اور کاہلن برگ نے مزید اضافہ کیا۔ "ان لوگوں کو یہاں آنے دیا جائے گا اور بڑا شاندار خیر مقدم کیا جائے گا۔ عورت واقعی دلکش خدوخال کی مالک ہے اور اس کے تلملانے کا منظر قابل دید ہوگا۔ فیٹل اگر واقعی اپنے کام میں ماہر ہے تو میوزیم تک اس کی رسائی کا منظر بھی دیکھنے کے قابل ہوگا۔ ان کی حوصلہ افزائی کی جائے اور تفاصیل تم پر چھوڑتا ہوں۔"

"سر! کیا انہیں انگوٹھی لے کر نکل جانے دیا جائے گا؟"

"ان کے یہاں تک پہنچنے کے راستے میں روڑا انہیں اٹکایا جائے گا۔ البتہ واپسی کا سفر مشکلات اور مصائب سے معمور ہوگا۔ بایں ہمہ اگر ریاست کی حدود سے نکلنے میں کامیاب ہو جائیں تو میرا خیال ہے کہ وہ انگوٹھی کے مستحق ہیں۔ واپسی کے سفر میں اگر وہ کسی حادثے کا شکار ہو جائیں تو جنگلی جانور یا پھر مگرمچھ نالتو خوراک پاکر یقیناً خوش ہوں گے۔"

"سر کیا میں یہ سمجھوں کہ واپسی پر انہیں ضرور حادثے کا شکار ہونا چاہئیے؟"

"ہاں بھئی۔ یہ کوئی اچھی بات نہ ہوگی کہ میوزیم دیکھنے کے بعد وہ دنیا بھر میں اس کا

چرچا کرنے بھیریں اور انٹرپول کو تحقیقات کے لئے یہاں بھجوانے کا باعث بنیں۔ ڈیکلین کے عجائب گھر میں جیوپیٹر کے مجسمے کے سرقے سے کافی سنسنی پھیلی تھی۔ انہیں بھی انٹرپول کو ہمارے زیر زمین میوزیم کی خبر نہیں ہونی چاہیئے۔ میرا خیال ہے ان اچکوں کے واپسی کے سفر کے وقت ہمارے زولو انسانی شکار سے ضرور لطف اندوز ہوں گے۔ انہیں خبردار کر دو اور چھوٹے موٹے انعام کا بھی اعلان کر دینا۔"

"بہت بہتر جناب" گولیوتک بولا۔

"یہ سمجھ لو کہ ان میں سے ایک کا بھی بچ کر نکل جانا ہمارے لئے بے شمار الجھنیں پیدا کر سکتا ہے میرے زولو ملازموں کے ہاتھوں سے ان کے بچ نکلنے کے کیا امکانات ہیں؟"

"کوئی بھی نہیں جناب"

"میرا بھی یہی خیال ہے۔ اس طرحدار عورت کی موت کا مجھے افسوس ہو گا مگر مجبوری ہے۔"

کاہلن برگ بولا: "اچھا اب ذرا وہ انگوٹھی مجھے لا دو"

تک کے جانے کے بعد اس نے انٹرکام کا بٹن دبا کر میاہ کو حکم دیا: "کیموسا کو میرے پاس بھیج دو"

چند منٹ بعد ایک خمیدہ کمر بوڑھا اندر آ گیا اس نے اجلا سفید لباس پہن رکھا تھا یہ کیموسا تھا اور کاہلن برگ کے والد کے زمانے سے ملازم تھا۔ کاہلن برگ نے اسے مقامی باشندوں اور ملازموں کی سرداری سونپ رکھی تھی اور وہ لوہے کی چھڑی سے ان پر حکمرانی کیا کرتا تھا

"کیا وہ بوڑھا جادوگر ڈاکٹر ریاست میں ہی ہے؟"

"ہاں ماسٹر"

"بڑی مدت سے اس کے متعلق کچھ نہیں سنا۔ میرا خیال تھا وہ مر چکا ہے۔" کاہلن برگ بولا۔ "میرے والد نے بتایا تھا کہ وہ سمیات میں مہارت تامہ رکھتا ہے۔ اور مہلک

ترین زہر تیار کرتا ہے۔"

"یہ درست ہے ماسٹر"

"اسے جا کر کہو کہ کل صبح تک مجھے ایسے زہر کی ضرورت ہے جو کسی انسان کو آہستہ آہستہ یا دو گھنٹوں کے اندر ہلاک کر سکے اسے مناسب انعام دے دینا۔"

بہت بہتر ماسٹر، کیمو سامر خم کر کے چلا گیا۔

کاہلن برگ ایک کاغذ اٹھا کر مطالعہ کرنے لگا۔ چند منٹ بعد تک سٹینے کا چھوٹا سا ڈبہ لے آ گیا۔ ڈبے کے اندر نیلے مخملیں کپڑے پر سیفیرز بورگیا کی انگوٹھی سجی ہوئی تھی۔ کاہلن برگ نے ڈبہ لے کر تک کو رخصت ہونے کا اشارہ کیا اور اس کے جانے کے بعد ایک طرف کا شیشہ ہٹا کر انگوٹھی نکالی۔ پھر میز کی دراز میں سے گھڑی سازوں کا یک چشم چشمہ نکالا اور آنکھ پر لگا کر انگوٹھی کا جائزہ لینے لگا۔ چند لمحات میں وہ ایک ہیرے کے نیچے مستور اس چھوٹی سی سوئی کو دیکھ رہا تھا جس سے زہر خارج ہونے لگتا تھا۔

آٹھ بجے کے تھوڑی دیر بعد وہ سب پیڈرا انٹرنیشنل ہوٹل سے لینڈ روور میں روانہ ہوئے اور این ۱۶ ہائی وے پر پہنچ کر ہیری سمتھ کا رخ کیا۔ کینیڈی جونز گاڑی چلا رہا تھا۔ گیے ڈسمنڈ اس کے ساتھ بیٹھی تھی اور فینل اور گیری پچھلی سیٹ سنبھالے ہوئے تھے۔ سامان کی کثرت کی وجہ سے وہ سب گھٹے گھٹے سے بیٹھے تھے۔

بھورے آسمان اور بند ہوا کو مدنظر رکھتے ہوئے جونز بولا۔" شدید بارش کے آثار ہیں ہیری سمتھ تک دو سو کلومیٹر کا فاصلہ طے کرنے کے بعد ہم برگ وائل کی طرف مڑ جائیں گے اور لنچ کے وقت تک بین وائل ہوں گے وہاں سے اپنے گائیڈ کو لے کر تیس کلومیٹر کا راستہ جنگل میں طے کر کے کیمپ تک پہنچیں گے خوب مزہ رہے گا۔ شکار خوب ملے گا۔"

"ہیلی کاپٹر کا کیا انتظام کیا ہے" گیری نے آگے کو جھک کر پوچھا "اسے جنگل میں کھلا تو نہیں چھوڑ رکھا؟"

جونیر ہنسا "اس کی فکر نہ کرو۔ وہ کل ہی وہاں پہنچا یا گیا ہے اور چار قابل اعتبار بنتو اس کی نگرانی کر رہے ہیں!"

پھر ادھر ادھر کی باتیں ہونے لگیں اور گاڑی میلوں پر میل ہڑپ کرتی رہی۔ کبھی کبھی ان کا گزر شہد کی مکھیوں کے چھتوں جیسی شکل کے جھونپڑوں کے قریب سے ہوتا جن میں بنتو ادھر ادھر گھوم پھر رہے ہوتے اور کبھی وہ بکریوں اور مویشیوں کے کمسن چرواہوں کے قریب سے زناٹے سے گزر جاتے۔

گے بار بار جونیر سے کوئی بات پوچھ لیتی۔ فینیل لاتعلق سا بیٹھا گے کے متعلق منصوبے بناتا رہا۔

دو بجے کے قریب وہ درختوں میں محصور مینی دائل جا پہنچے۔ قصبے کے وسط میں گنی چنی چند عمارات تھیں۔ ایک پوسٹ آفس، پوسٹ آفس سے ملحق ایک مقامی باشندے کا سٹور سڑک کے اس طرف ایک ڈپو کی دکان جس میں جوتوں سے لے کر کھانسی کا مکسچر تک ہر شے موجود تھی درختوں کے سائے میں بیٹھے ہوئے بنتو انہیں تجسس آلود نگاہوں سے تکتے رہے۔ ان میں سے دو بنتوں نے جونیر کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے ہاتھ ملایا اور جونیر نے بھی اسی انداز سے جواب دیا۔

"تم تو یہاں کافی مقبول ہو" گے نے کہا۔

"ہاں" جونیر بولا "اکثر یہاں آتا رہتا ہوں" وہ گاڑی ڈرائیو کرتا ہوا آگے ایک خستہ حال سے گیراج میں لے گیا۔

دو بنتو باشندوں نے جونیر سے پرتپاک مصافحہ کیا اور جونیر ہنس ہنس کر ان سے افریقی زبان میں باتیں کرتا رہا۔ پھر مڑ کر اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہوا "اچھا اب گاڑی یہیں چھوڑ

کر کھانا کھانے چلیں "

"تمہیں یقین ہے کہ یہ لوگ گاڑی میں سے کوئی چیز نہیں چرائیں گے ؟" نیپل نے شبہ انداز سے پوچھا۔

"ہاں۔ تم فکر نہ کرو۔ یہ میرے دوست ہیں اور کوئی چیز چوری نہیں ہوگی "

وہ سب اندھا کر دینے والی تیز دھوپ میں ہوٹل کی طرف چل دیئے جو گیراج سے کچھ دور آگے تھا۔ جوہنس برگ سے روانگی کے بعد ہی سورج چمکنے لگا تھا اور اب کافی گرمی ہو رہی تھی۔

ہوٹل سادہ مگر عمدہ تھا اور یہاں بھی جونز کا پرتپاک استقبال کیا گیا۔ ہوٹل کا منتظم ایک فربہ تن دیسی شخص تھا۔ بڑے کمرہ طعام کی طرف بڑھتے وقت جونز نے اس سے پوچھا۔ "تھمبا کا کچھ پتہ ہے ؟"

"ہاں مسٹر جونز۔ وہ آدھ گھنٹے میں آرہا ہے"

جونز وں اور ہیرے پیٹ پوجا کرتے ہوئے ادھر ادھر کی باتیں ہوتی رہیں اور پھر وہ لنچ سے فارغ ہوتے ہی تھے کہ لمبے قد کا ایک صحت مند بنتو آپہنچا۔ اس نے آسٹریلیوی طرز کا لباس زیب تن کر رکھا تھا۔ جونز نے ساتھیوں سے اس کا تعارف کرایا۔ یہ تھمبا تھا اور ان کا گائیڈ۔ گیری اور گرے نے تھمبا سے مصافحہ کیا مگر نیپل یہاں بھی اپنی متعصب روش پر قائم رہا اور چپ چاپ کھڑا اس شاندار جسم والے دیسی شخص کو دیکھتا رہا۔ جونز نے بتایا کہ تھمبا افریقی زبان کے سوا اور کوئی زبان نہیں جانتا اور پانچ سال تک اس کے ساتھ رہ چکا ہے۔ اس نے مزید بتایا کہ نٹال بھر میں اس سے بہترین کھوجی اور کوئی نہیں۔

پھر وہ سب گیراج آئے اور تھمبا سمیت لینڈ روور میں بیٹھ کر کیمپ کی طرف چل دیئے۔ دس منٹ بعد ہی وہ کچی سڑک پر پہنچ گئے اور کچے راستے کی وجہ سے بار بار دھچکے لگنے لگے۔

آگے جنگل میں سڑک کی حالت اور بھی خراب ہوتی گئی اور جونز کو رفتار اور بھی کم کر دینا پڑی سڑک میں جگہ جگہ گڑھے تھے اور ہر گڑھے پر جھٹکا لگتے ہی نینل کا منہ بن جاتا۔

جنگل میں ایک میل کے قریب فاصلہ طے کرنے کے بعد تھمپانے جونز سے کچھ کہا اور جونز گاڑی کو پگڈنڈی جیسی سڑک سے اتار کر جھاڑیوں میں لے گیا۔ اب گاڑی کی رفتار اور بھی کم ہو گئی تھی اور انہیں خاردار جھاڑیوں اور لٹکتی ہوئی درختوں کی شاخوں سے بچنے کی کوشش کرنا پڑ رہی تھی۔

اچانک ہی ایک چشمہ دکھائی دیا جس کے کنارے ایک بڑا شاندار بارہ سنگھا بڑے بڑے سینگوں کی شاخیں سر پر سجائے نظر آیا۔ گاڑی کو دیکھتے ہی وہ زقندیں بھرتا ہوا جھاڑیوں میں غائب ہو گیا اور یہ سب اس منظر سے لطف اندوز ہوتے ہوئے جونز کی حکائتیں سنتے رہے البتہ نینل منغض حالت میں منہ بنائے بیٹھا رہا۔

جگہ جگہ ٹوٹے ہوئے درخت دیکھ کر گے نے پوچھا۔ "کیا ان درختوں پر بجلی گری تھی؟"

"اوہ نہیں" جونز نے جواب دیا۔ "یہ ہاتھیوں کی کارستانی ہے کسی وقت ہاتھیوں کا بہت بڑا گلہ ادھر سے گذرا ہوگا۔ ہاتھی بڑا تخریب کار جانور ہے۔ گذرتے وقت درختوں کو خواہ مخواہ گراتا جاتا ہے جہاں ہاتھی ہو وہاں مردہ درخت ضرور ہوتے ہیں۔"

تھوڑی ہی دیر بعد انہیں لمبی گردنوں اور لمبی ٹانگوں والے پانچ زرافے دکھائی دیئے جونز نے پچاس میٹر دور گاڑی روک لی اور جانور گردنیں اٹھائے بے حس و حرکت کھڑے انہیں گھورتے رہے۔

"کاش میں نے اپنا کیمرا بند کیا ہوتا۔" گے نے حسرت سے کہا۔ "یہ تو بالکل پالتو لگتے ہیں۔"

"پالتو نہیں۔ بلکہ حیرت اور تجسس نے انہیں ساکت و صامت کر دیا ہے۔" جونز

نے وضاحت کی۔ معاً زرافے حرکت میں آئے اور لمبی لمبی چھلانگیں لگاتے ہوئے جنگل میں روپوش ہو گئے۔

"زرافہ شیر کا من بھاتا کھاجا ہے لیکن وہ کبھی کبھار ہی اسے پکڑنے میں کامیاب ہوتا ہے۔" جونز نے کہا اور لینڈ روور کو رواں کر دیا۔

سامان پر بیٹھا ہوا بھمبا جونز کو برابر ہدایات دیتا رہا اور گھنے جنگل میں سفر جاری رہا۔ آدھا گھنٹہ تک ڈرائیو کرنے اور اس دوران زیبروں کے ایک گلے کے لئے پریشانی کا باعث بننے کے بعد وہ لوگ ایک وسیع اور صاف قطعہ زمین پر پہنچ گئے جہاں ہیلی کاپٹر کے پاس چار بنتو زمین پر آلتی پالتی مار کر بیٹھے ہوئے تھے۔

"لو بھئی کیمپ آگیا۔" جونز بولا۔ "اب ان لوگوں کو ادائیگی کے بعد چھٹی کرا دینا مناسب ہو گا۔ میں اور بھمبا خود ہی خیمہ نصب کر لیں گے۔"

گیری اتر کر فوراً ہی ہیلی کاپٹر کی طرف چلا گیا۔ بیٹھے بیٹھے گے کی ٹانگیں اکڑ گئی تھیں چنانچہ وہ اتری اور ورزش کرتے ہوئے ہاتھ پاؤں کھولنے لگی۔ فینل نے سگرٹ سلگالیا اور مشتاق نگاہوں سے گے کو تکنے لگا۔ بھمبا گاڑی سے سامان اتار رہا تھا۔

بنتو محافظوں سے چھٹکارا پانے کے بعد جونز نے آکر گے سے مخاطب ہو کر کہا: "ادھر ان درختوں کے پیچھے صاف پانی کا تالاب اور چھوٹی سی آبشار ہے۔ وہاں تیرنے میں مگرمچھوں کا کوئی خطرہ نہیں۔" یہ کہہ کر وہ سامان اتارنے میں بھمبا کی مدد کرنے لگا۔

غیر ہموار سانسیں لیتے ہوئے فینل گے کے پاس گیا۔ "کیا خیال ہے؟ چل کر آبشار دیکھی جائے؟"

اسے توقع تھی کہ حسبِ سابق انکار میں جواب ملے گا۔ مگر گے نے سپاٹ چہرے کے ساتھ اس پر نظر ڈالی اور حیران کن جواب دیا۔ "آبشار؟ چلو دیکھ لیتے ہیں۔" اور یہ کہہ کر وہ اس طرف

چل دی تھی جدھر جونز نے اشارہ کیا تھا۔

فینل کے سارے بدن میں خوشی سے سلگتے ہوئے لہو کی لہر دوڑ گئی۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا۔ گیری ہیلی کاپٹر میں سے تمباکو اتار رہا تھا اور جونز اور ممبا خیمہ کھولنے میں مصروف تھے۔ اس طرف سے اطمینان کرنے کے بعد فینل گے کے پیچھے چل دیا جو جھاڑیوں کے عقب میں غائب ہو چکی تھی۔

فینل نے جلد ہی اسے جا لیا اور پگڈنڈی پر چلتے وہ دونوں بیس میٹر دور آبشار پر پہنچے دس میٹر کی بلندی سے گرنے والے آبشار کے نیچے تالاب سا بنا ہوا تھا اور پانی تھوڑی دور تک بہنے کے بعد ایک چھوٹی سی نہر میں جا ملتا تھا۔

"خوبصورت منظر ہے۔" گے مڑ کر بولی۔

سورج کی شعاعیں درختوں سے چھن چھن کر ان پر گر رہی تھیں اور دور دور کسی متنفس کا نام ونشان تک نہ تھا۔ ماحول سازگار پا کر فینل نے قمیض اتارتے ہوئے کہا۔ "آؤ بے بی نہائیں یہ کپڑوں کا بوجھ اتار پھینکو۔"

چونکتی آنکھوں سے دیکھتے ہوئے گے نے سر ہلایا اور بڑے صبر وسکون سے بولی۔ "مسٹر فینل میں اکیلی نہایا کرتی ہوں۔"

"اوہ چھوڑو یہ تکلفات۔" فینل ڈھٹائی سے مسکرا کر بولا۔ "یہ نہ سمجھو کہ میں نے کوئی برہنہ عورت نہیں دیکھی اور شرطیہ کہہ سکتا ہوں کہ تم بھی برہنہ مرد دیکھ چکی ہو۔" جذبات کی حدت سے اس کا چہرہ تمتما اٹھا تھا۔ "شرماؤ نہیں اور کپڑے اتار دو ورنہ مجھے اس کام میں تمہاری مدد کرنا پڑے گی۔"

گے نے سرد مہر اور بے خوف نگاہ سے اسے دیکھا۔ "تم نہا لو۔ میں واپس جا رہی ہوں۔"
پھر وہ جیسے ہی مڑی، فینل نے لپک کر اس کی کلائی پکڑ لی اور مرتعش آواز میں

بولا: "جانا کہاں ہے۔ کپڑے اتار دو بے بی۔ تمہیں پیار کی ضرورت ہے اور وہ پیار میں تمہیں دوں گا۔"

"میرا ہاتھ چھوڑ دو" گے نے سنجیدگی سے کہا۔

"او بے بی شرارت۔ تھوڑا سا پیار اور پھر نہا کر واپس چل دیں گے۔"

گے اس کی طرف جھکی اور مختصر سے لمحے کے لئے فنیل کو یوں گمان ہوا جیسے وہ زیر ہونے کو ہے چنانچہ مسرت سے بے حال ہو کر اس نے کلائی چھوڑ کر اس کی کمر میں ہاتھ ڈال دیا۔ اچانک گے نے اس کی کلائی تھام کر مخصوص انداز کا جھٹکا دیا اور پورے بازو میں درد کی شدید لہر سے اب بے حال ہو کر فنیل کے منہ سے ہلکی سی چیخ نکل گئی۔ پھر گے نے اچھل کر اس کے سینے پر لات جمائی اور فنیل ہوا میں اڑتا ہوا تالاب میں جا گرا۔ یوں لات مارنے سے گے بھی پیچھے کی طرف جا گری تھی۔ سرد پانی سے سر نکال کر فنیل نے آنکھیں جھپکائیں اور آنکھوں میں سے پانی صاف کرنے پر گے کو کنارے پر کھڑا پایا اس نے ہاتھ میں ایک بڑا پتھر پکڑ رکھا تھا۔ پتھر سامنے کرتے ہوئے وہ بولی۔ "کھوپڑی کی خیر چاہتے ہو تو آگے مت بڑھنا"

اس کے انداز و اطوار اور پر غضب آنکھوں سے ظاہر تھا کہ وہ اپنے کہے پر عمل کر دکھائے گی۔ فنیل نے پھنکار کر کہا۔ "اچھا چھنال۔ نپٹ لوں گا تم سے"

"مجھے دھمکی مت دو بدذات آدمی" گے نے دانت پیستے ہوئے کہا۔ "اگر اس آپریشن کے لئے تمہاری ذات اہم نہ ہوتی تو اب تک تمہارا بازو توڑ چکی ہوتی اور کان کھول کر سن لو۔ آئندہ مجھ سے چھیڑ خانی کی تو یقیناً بازو تڑوا بیٹھو گے بے دم کے بندر" اس کے ساتھ ہی اس نے پتھر فنیل کے سامنے پھینکا اور جب تک پتھر کے چھپاکے سے آنکھوں میں پڑنے والی پانی کو صاف کرتا گے وہاں سے غائب ہو چکی تھی۔

کاؤباری خطوط پر دستخط کرنے کے بعد کاہلن برگ نے نظر اٹھائی اور سوالیہ انداز سے منتظر کیموسا کو دیکھا۔ کیموسا نے چھوٹی سی شیشی اس کے سامنے بلاسٹر پر رکھ دی۔ "مطلوبہ زہر حاضر ہے ماسٹر۔"

"ڈاکٹر کو بتا دیا تھا کہ تباریج بارہ گھنٹوں میں ہلاک کرنے والا زہر درکار ہے۔"

"ہاں ماسٹر"

"کیا انعام دیا اسے ؟"

"میں یکم ماں"، کیموسا بولا۔ "اس پر واضح کر آیا ہوں کہ اگر زہر موثر ثابت نہ ہوا۔ تو دو آدمی آکر اسے مگر مچھوں کے تالاب میں پھینک دیں گے۔"

"خوب" کاہلن برگ نے مطمئن انداز سے سر ہلایا۔ "اچھا اب میڈیکل چیسٹ میں سے سرنج اور ربڑ کے دستانے لادو۔"

سر خم کر کے کیموسا رخصت ہو گیا اور زہر کی شیشی کو تکتے ہوئے کاہلن برگ کا ذہن چار سو سال پیچھے کی طرف لوٹ گیا۔ شاید سیزر بورگیا بھی زہر کی شیشی منگوا کر یونہی مسرت محسوس کیا کرتا ہو گا۔ کیموسا جلد ہی سرنج اور دستانے لئے لوٹ آیا اور شکریہ کہہ کر کاہلن برگ نے اسے رخصت ہونے کا اشارہ کیا۔

دروازہ بند ہونے کے بعد اس نے دراز میں سے انگوٹھی والی شیشے کی ڈبیا نکالی اور انگوٹھی برآمد کر کے اسے دائیں ہاتھ کی چھنگلی میں پہن لیا۔ انگوٹھی کے چھوٹے چھوٹے ہیرے بڑی آب و تاب سے چمک رہے تھے۔ غور و فکر کے عالم میں کاہلن برگ نے انگلی میں انگوٹھی گھما کر ہیروں کا رخ ہتھیلی کی طرف کر دیا اور چاندی کی بے ضرر پٹی دکھائی دینے لگی پھر اس نے انگوٹھی اتار کر بلاسٹر پر رکھی اور دستانے پہننے کے بعد گھڑی سازوں کی یک چشم عینک آنکھ پر لگا لی۔ اب زہر کی شیشی کھولی اور بے رنگ سیال مادے کے چند قطرے سرنج میں

بھرنے کے بعد بڑی احتیاط سے انگوٹھی کے خفیہ خانے میں داخل کر دیئے۔ یک چشم عینک کی مدد سے اپنا اطمینان کر کے اس نے خفیہ کھٹکا بند کیا اور پھر انگوٹھی کو بلاٹر پر زور زور سے ہلایا مگر انگوٹھی سے ذرا سا زہر بھی خارج نہ ہوا۔ رومال سے پونچھنے کے بعد انگوٹھی کو دراز میں رکھتے ہوئے اس نے کیموسا کو طلب کیا اور رومال کو ایک لفافے میں بند کر کے کیموسا کو حکم دیا کہ سرنج، زہر کی شیشی، دستانوں اور لفافے میں بند رومال کو تلف کر دیا جائے اور تاکید کی کہ کسی چیز کو چھوا نہ جائے۔

کیموسا دروازہ بند کر کے چلا گیا اور کاہلن برگ نے انگوٹھی نکال کر پھر میز پر رکھتے ہوئے سوچا۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ زہر موثر اور سوئی ٹھیک سے کام کر رہی ہے یا نہیں کہیں ایسا نہ ہو سارا کیا کرایا اکارت جائے بالآخر ایک فیصلے پر پہنچ کر اس نے انگوٹھی کو چھنگلی میں پہنا اور ہیرے والی سمت گھما کر ہتھیلی کی طرف کرنے کے بعد کرسی کو حرکت دی۔ باہر باغ میں پہنچ کر زوایڈ کو ڈھونڈنے میں چند لمحے صرف ہوئے۔ زوایڈ ایک درخت کی چھاؤں میں بیٹھا اونگھ رہا تھا۔

زوایڈ ایک نبتو تھا اور کیموسا اکثر اس کی شکایت کرتا رہتا تھا کہ وہ کام چور ہے اور اپنے بیوی بچوں کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کرتا چنانچہ اس مہینے کے آخر میں اسے جواب دینے کا فیصلہ ہو چکا تھا۔

کاہلن برگ کو دیکھتے ہی زوایڈ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا اور جلدی سے قریبی کیاری پر جھک کر اسے صاف کرنے لگا۔

کاہلن برگ نے کرسی روک لی اور اس کا پالتو چیتا ہنڈن برگ بھی رک گیا۔ کاہلن برگ بولا۔ "کیا حال ہے زوایڈ؟ سنا ہے مہینے کے آخر میں جا رہے ہو؟"

خوفزدہ زوایڈ نے گونگوں کی طرح سر ہلا دیا۔

کاہن برگ نے انگوٹھی والا ہاتھ بڑھایا۔ "تمہاری بہتری کی خواہش کرتا ہوں۔
لاؤ ہاتھ ملاؤ۔"

تھرتھر کانپتے ہوئے زوائڈ نے متامل انداز سے ہاتھ بڑھا دیا۔ کاہن برگ نے اس کے چہرے پر نگاہیں گاڑتے ہوئے زور دار مصافحہ کیا اور اسے حیران پریشان چھوڑ کر کرسی کو آگے چلا دیا۔ کچھ دور جاکر اس نے مڑ کر دیکھا۔ اپنے ہاتھ کو گھور کر زوائڈ نے ایک انگلی منہ میں ڈال لی تھی اور اسے چوس رہا تھا۔ کرسی کو آگے بڑھاتے ہوئے کاہن برگ نے سوچا کہ سوئی نے خراش پیدا کر ہی دی ہے اور اب بارہ گھنٹوں کے اندر نتیجہ ظاہر ہو جائے گا۔

گے کیمپ میں پہنچی۔ جونز اور تھمبا خیمہ لگانے کے بعد اب ہیلی کاپٹر کی مشقی پرواز دیکھ رہے تھے۔ گے نے شکایتی انداز سے کہا۔ "وہ مجھے مشقی پرواز پر کیوں نہیں لے گیا؟"

"آئے گا تو پوچھ لینا۔" جونز نے ہنس کر کہا۔ "ہمارے رنگیلے پولے فرینڈ کو کہاں چھوڑ آئی ہو؟"

"وہ آبشار پر نہا رہا ہے۔" گے نے تلخی سے کہا۔

جونز نے چونک کر دیکھا۔ "کچھ گڑبڑ ہوئی ہے؟"

"ہاں تھوڑی عام سی۔ لیکن میں ٹھیک کر آئی ہوں۔"

"بہت خوب" جونز نے کہا اور پھر خیمے میں بستر بچھاتے ہوئے بولا۔ "تمہارا بستر میرے اور گیری کے بستر کے درمیان ہوگا۔ میرے ساتھ دوسری طرف تھمبا کا بستر ہوگا۔ اور اس کے ساتھ فینل کا۔"

"ٹھیک ہے۔" گے نے کہا۔

تھمبا جلانے کے لئے لکڑیاں اکٹھی کر رہا ہے۔ جونز نے ۲۲ ۱۲ اٹھائی اور بولا۔

"میں کچھ شکار کر لاؤں۔ چلتی ہو؟"

"ہاں" اور وہ دونوں جنگل میں چلے گئے۔

فیبل درختوں میں سے نمودار ہوا۔ اس کے چہرے پر تلخی کے سائے پھیلے ہوئے تھے کیونکہ بازو ابھی تک دکھ رہا تھا بھیگی ہوئی پتلون اتار کر اس نے دوسری پہنی اور سگرٹ سلگا کر باہر دھوپ میں ایک درخت کے تنے پر آ بیٹھا۔ اس کا سلگتا ہوا ذہن سوچ رہا تھا کہ آپریشن مکمل ہو لے پھر واپسی پر اس کتیا سے نپٹ لوں گا۔

اتنے میں گیری ہیلی کا پٹر اڑاتا ہوا لے آیا اور لینڈ کرنے کے بعد اتر کر فیبل کے پاس آگیا: "بڑی بہترین شے ہے۔ کسی پرندے کی طرح اڑتا ہے۔"

فیبل نے ہوں ہاں کوئی جواب نہ دیا۔

بعد میں گیری، تھیا اور فیبل بیر سے جی بہلا رہے تھے کہ جونز اور گے لوٹ آئے جونز کی بیٹی کے ساتھ چار سرمئی مرغیاں لٹک رہی تھیں۔ گے نے شاکی لہجے میں پوچھا، "مشقی پرواز پر مجھے ساتھ کیوں نہیں لے گئے؟"

"بھئی مشقی پرواز تھی" گیری نے جواب دیا۔ "اگر کوئی خرابی ہو جاتی تو بہتر تھا کہ صرف ایک شخص جان سے جائے۔"

بات گے کی سمجھ میں آگئی اور وہ چپ ہو گئی۔

جونز نے گھاس پر بیٹھتے ہوئے بیر کا گلاس تھام کر کہا۔ "کچھ بزنس کی بات ہو جائے لیڈیز، تم اور تھیا سپیدۂ سحر نمودار ہوتے ہی چار بجے چل دیں گے ہمارے پاس والفل، شاٹ گن، بستر تھیلے اور خوراک ہو گی" اس نے گیری کی طرف دیکھا: "۲۲ تمہارے پاس رہے گی۔ تم ہمارے ایک دن بعد کاہلن برگ کی رہائش گاہ کی طرف روانہ ہو گے" اس نے پنسل اور کاغذ نکال کر راستے کا نقشہ بناتے ہوئے کہا۔ "یہ دائرہ کاہلن برگ

کی ریاست کو ظاہر کرتا ہے۔ بھمیا نے بتایا ہے کہ جنوبی، مغربی اور مشرقی سمت سے بے شمار زد لد نگرانی کرتے ہیں مگر شمالی راستہ ناقابل گذر ہونے کے باعث اس پر زو لو گارڈ نہیں ہوتے۔ مگر بھمیا اس طرف سے راستہ بنائے گا۔ وہ کہتا ہے کہ اس طرف چھوٹا سا ٹکڑا دشوار گذار ہے لیکن اگر اس پر سے گاڑی نہ لے جاسکے تو باقی راستہ پا پیادہ طے کر لیں گے۔"

"اور یہ باقی راستہ کتنا ہو گا!" فیبل نے پوچھا۔

"تقریباً بیس کلومیٹر" جونز نے کہا۔ "اگر بارش نہ ہوئی تو اس راستے پر ہمیں کچھ زیادہ دشواری پیش نہیں آئے گی۔ بارش ہونے کی صورت میں البتہ گونا گوں مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔"

فیبل کو اپنے اوزاروں کے بھاری تھیلے کا خیال پریشان کر رہا تھا اور وہ اس بات پر بھی سلگ رہا تھا کہ ہیلی کاپٹر میں گے اور گیری کس مزے سے منزل پر جا پہنچیں گے الاؤ کے گرد بیٹھ کر سرمئی مرغیوں سے بنا ہوا سالن کھایا گیا اور پھر سونے کی تیاریاں ہونے لگیں۔ بھمیا کے ساتھ ایک ہی خیمے میں سونے پر فیبل بڑا برافروختہ ہوا۔ مگر مجبوراً سونا ہی پڑا۔

رات دو بجے بارش کی آواز نے سب کو بیدار کر دیا اور جلد ہی کہیں دور سے شیر کے دھاڑنے کی آواز سنائی دینے لگی۔

۶

صبح بارش رک چکی تھی مگر گہرے بادل ہر طرف پھیلے ہوئے تھے اور یہ کوئی اچھا شگون نہ تھا۔ بارش کسی وقت بھی ان کے سفر کو مخدوش بنا سکتی تھی۔

ناشتہ کرنے تک اتنی روشنی ہو گئی کہ وہ سفر کا آغاز کر سکتے۔ جونز نے گیری کو خیمے کے متعلق ہدایات دینے کے بعد گھڑیوں کا وقت ہم آہنگ کیا اور کہا۔ "اب ہم گیارہ بجے ریڈیو پر رابطہ قائم کر کے اپنی پیش قدمی کی اطلاع دیں گے اور پھر ہر دو گھنٹے بعد رابطہ قائم کیا جائے گا۔ ٹھیک؟"

"ٹھیک ہے۔" گیری نے کہا اور لینڈ روور میں اوزاروں کا تھیلا لادتے ہوئے فنیل کی طرف اشارہ کیا اور ہولے سے کہا۔ "اس سے ہوشیار رہنا۔ بڑا یا مٹر ڈھے... گڈ لک"

گیری اور گسے سے مصافحہ کر کے جونز ڈرائیونگ سیٹ پر جا بیٹھا۔ فنیل پہلے ہی ساتھ والی سیٹ سنبھال کر اب بڑے موڈ میں آگے کی طرف دیکھ رہا تھا۔ ہمیلانے بھی گسے اور گیری کی طرف دیکھ کر ہاتھ ہلایا اور اس کی رہبری میں جونز نے گاڑی کو ڈرائیو کرنا شروع کر دیا درختوں کی کثرت کی وجہ سے بعض مقامات پر ابھی اتنا اندھیرا تھا کہ اسے ہیڈ لائٹیں روشن کرنا پڑ جاتیں۔ ہمیلا برابر ہدایات دے رہا تھا اور فنیل اس کی رہبری کی صلاحیتوں پر حیران سا ہو رہا تھا کہ اتنے گھنے جنگل میں وہ کس یقین اور اعتماد سے راستہ بتا رہا ہے۔

تھوڑی دیر میں سورج نکل آیا اور گاڑی کی رفتار میں کچھ اضافہ ممکن ہو گیا۔ تاہم دھچکے اتنے لگ رہے تھے کہ فینل کو بار بار سنبھلنا پڑتا۔

تھمبا نے اچانک انگلی اٹھا کر کچھ کہا اور جونز نے گاڑی کو آہستہ کر دیا۔ دائیں طرف بیس میٹر سے بھی کم دوری پر ایک گینڈا کھڑا دکھائی دے رہا تھا۔ گینڈے نے آہستہ آہستہ سر گھما کر ان کی طرف دیکھا اور فینل نے دھڑکتے ہوئے دل کے ساتھ اس کی سینگ والی تھوتھنی پر نظر ڈالتے ہوئے سپرنگ فیلڈ سنبھال لی: "یہ خطرناک جانور ہے نا؟"

"نہیں سفید گینڈا خطرناک نہیں ہوتا" جونز بولا۔ "البتہ سیاہ گینڈے سے غافل نہ رہنا چاہیے۔"

گاڑی اب کسی قدر تیز رفتاری سے آگے بڑھ رہی تھی اور سورج نکلنے کے باعث جنگل میں زندگی بیدار نظر آ رہی تھی۔ کبھی لینڈ روور کے قریب پہنچنے پر بارہ سنگھوں کے گلے ادھر ادھر منتشر ہو جاتے اور کبھی خوفزدہ گیدڑ بھاگتے ہوئے جھاڑیوں سے ٹکراتے نظر آتے درختوں کی چوٹیوں پر بیٹھے ہوئے سیاہ پیٹ والے بگلے گردنیں جھکا جھکا کر لینڈ روور پر نظر ڈالتے۔ پھر تھمبا نے کچھ کہتے ہوئے انگلی سے اشارہ کیا اور جونز نے کہا۔ "شیر"

کچے راستے کے کنارے پر کچھ ہی دور جوان شیروں کا ایک جوڑا ساتھ ساتھ لیٹا ہوا تھا۔ فینل نے اندازہ لگایا کہ لینڈ روور ان سے چار میٹر سے زیادہ دوری پر نہیں گزرے گی۔ "ان کے قریب سے گزرو گے؟" اس کی آواز سے ہراس نمایاں تھا۔

"فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں" جونز نے خوش دلی سے کہا۔ "شیر کو چھیڑا نہ جائے تو وہ کچھ نہیں کہتا۔"

مگر فینل قائل نہ ہوا اور سپرنگ فیلڈ تھام لی۔

گاڑی اب شیروں کے قریب پہنچ چکی تھی۔ دونوں درندوں نے سر اٹھائے اور

عنودگی آلود نگاہوں سے دیکھا۔ فنیل کو پسینہ سا آگیا۔ پھر گاڑی شیڈوں کے اتنے قریب سے گذری کہ وہ ہاتھ بڑھا کر رائفل کی نال سے شیڈوں کو چھو سکتا تھا۔ فنیل نے رائفل رکھی اور ہاتھ کی پشت سے پسینہ پونچھنے لگا۔

جنگل میں کافی دیر سفر کرنے کے بعد گاڑی ایک کچی سڑک پر پہنچ گئی اور بھمبا نے دائیں طرف مڑنے کا اشارہ کیا چند لمحوں تک بھمبا سے باتیں کرنے کے بعد جونز بولا "ساٹھ کلومیٹر سفر کے بعد ہم کاہلن برگ کی ریاست میں پہنچ جائیں گے۔ اب آٹھ بجے ہیں اور بھمبا کا خیال ہے کہ گیارہ بجے تک وہاں پہنچ سکیں گے"

"تین گھنٹوں میں صرف ساٹھ کلومیٹر؟ دماغ خراب ہے اس کا" فنیل نے پھنکار کر کہا۔

"آگے سڑک بہت خراب ہے زیادہ وقت بھی لگ سکتا ہے۔"

چڑھائی شروع ہوتے ہی سڑک کی حالت خراب و خستہ نظر آنے لگی۔ رات کی بارش نے زمین کو نرم کر دیا تھا جس کی وجہ سے لینڈ روور بار بار پھسلنے لگی آگے تیز چڑھائی کا ٹکڑا دیکھ کر جیسے ہی جونز نے رفتار کچھ بڑھائی، پچھلے پہیے پھسل گئے۔ اور یوں گمان ہونے لگا جیسے گاڑی الٹ جائے گی مگر جونز نے بڑی ہوشیاری سے رفتار کم کر کے گاڑی کو آہستہ آہستہ ہانکنا شروع کر دیا۔ سڑک پر جا بجا بڑے بڑے گڑھے پانی سے بھرے ہوئے تھے اور ان سے کترانے کی خاطر جونز کو بار بار ادھر ادھر سے ہو کر گاڑی نکالنا پڑتی۔ ابھی وہ دس میٹر کا فاصلہ ہی طے کر پائے تھے کہ پچھلے پہیے ایک کھڈ میں پھنس کر گھومنے لگے اور فنیل کو یوں گمان ہوا جیسے گاڑی ڈوب رہی ہو۔

جونز نے گیسولین کی مقدار بڑھائی مگر اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ پچھلے گھومتے ہوئے پہیوں سے کیچڑ اڑ اڑ کر ان پر بوچھاڑ کی طرح گرنے لگا۔ پھر بھمبا اتر کر پیچھے سے گاڑی کو دھکا لگانے لگا جبکہ جونز نے گیئر سنبھالے رکھا مگر پہیے کچھ اور نیچے دھنس گئے

"لیو۔ تم تو ہاتھ پاؤں توڑ کر تماشائی بنے بیٹھے ہو۔" جونز نے خفگی سے کہا۔ "اتر کر بھمبا کا ہاتھ بٹاؤ۔"

متامل انداز سے فینل نیچے اترا اور بھمبا کے ساتھ مل کر زور لگانے لگا۔ جلد ہی کیچڑ اچھالتے ہوئے گاڑی کے پہیے کھڈ میں سے نکل گئے اور گاڑی آگے چل دی۔

ہانپتا ہوا فینل دوبارہ گاڑی میں آ بیٹھا۔ آسمان پر سورج گرم ہو چکا تھا اور اس کی تیز کرنیں چبھنے لگی تھیں۔ جونز احتیاط سے چڑھائی عبور کرتا رہا اور جگہ جگہ گڑھوں سے گاڑی کو بچاتا رہا۔

پھر اچانک سڑک نے تنگ سی پگڈنڈی کی شکل اختیار کر لی اور سڑک کے دونوں طرف نشیب اور گہرے ہونے لگے۔ اگلے سو میٹر کا فاصلہ طے کرتے ہوئے بھمبا کو تین مرتبہ اتر کر آگے سڑک پر گرے ہوئے بڑے بڑے پتھروں کو ہٹانا پڑا۔ گاڑی اب بمشکل دس کلو میٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے رینگ رہی تھی۔

فینل کو یوں لگ رہا تھا جیسے اس راستے پر کبھی کوئی گاڑی نہ آئی ہو۔ انہیں بار بار درختوں کی جھکی ہوئی شاخوں سے بچنے پر مجبور ہونا پڑ رہا تھا۔ لینڈ روور کی رفتار اور کم ہو گئی تھی اور بھمبا اب گاڑی کے آگے آگے چل رہا تھا۔

"گویا ابھی اس نامراد سڑک پر پچاس کلو میٹر کا فاصلہ طے کرنا ہے؟" فینل نے ایک خمیدہ شاخ سے بچتے ہوئے شکایتی لہجے میں کہا۔

"ہاں" جونز بولا۔ "بھمبا کہتا ہے کہ آگے راستہ اور خراب ہے مگر غنیمت ہے کہ ہم آگے بڑھ رہے ہیں۔"

مگر شاید سڑک کو اس کا دکھایا ہوا لپند نہ آیا کیونکہ اچانک ہی گاڑی کو ایک جھٹکا لگا اور ایک طرف کے پہیے ایک کھڈ میں جا پھنسے۔ بھمبا بھاگ کر پیچھے آیا اور

جونز بھی اتر کھڑا ہوا۔ دونوں پہیوں کی پوزیشن پر بحث کرنے لگے اور فنیل نے بڑی بیزاری سے سگرٹ سلگا لیا فیصلہ ہوا کہ گاڑی کو اٹھا کر نکالے بغیر چارہ نہیں اور گاڑی اٹھانے کے لئے سامان نکالنا ضروری تھا چنانچہ سامان اتارا جانے لگا اور چار منٹ تک تینوں کی مشترکہ کوشش کے نتیجے میں گاڑی آگے سرکی۔

اس جدوجہد کے بعد تینوں نے ایک ایک گلاس بیر کا چڑھایا اور گاڑی پھر آگے کو رینگنے لگی اب بڑے خطرناک اور تنگ موڑ آنے لگے۔ ان موڑوں پر انتہائی احتیاط سے بارہ کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے ڈرائیو کرتے ہوئے جونز بھی پسینہ پسینہ ہوگیا تاہم گاڑی چڑھائی چڑھتی گئی۔

تھمیا نے جونز سے افریقی زبان میں کچھ کہا اور جونز کو فکر مند دیکھ کر فنیل نے پوچھا "کیوں؛ کیا بات ہے؟"

"تھمیا کہتا ہے کہ چوٹی پر ایک بڑا خطرناک مقام آئے گا" جونز نے جواب دیا۔

"تو کیا اب تک خوشگوار مقامات آتے رہے ہیں؟"

جونز ہنس دیا "جو کچھ وہ بتا رہا ہے اس کے مطابق ہم اب تک پکا ڈلی کی پختہ سڑک پر سفر کرتے رہے ہیں۔"

ناگاہ سورج کو بادلوں نے ڈھانپ لیا اور ہر طرف اندھیرا سا پھیل گیا۔ پھر جب جونز نے ایک خطرناک موڑ مڑ کر تنگ چڑھائی پر گاڑی ڈالی، بارش کی پہلی بوچھاڑ ان پر پڑی۔ بارش اتنی موسلا دھار تھی کہ تینوں چند ہی سیکنڈ میں شرابور ہوگئے اور گاڑی روک کر چہروں کو بازوؤں میں دے کر بچانا پڑا۔ لینڈ روور کے فرش پر پانی فنیل کے جوتوں میں بھر گیا تھا اور سامان ڈھانپنے والی ترپال پر بھی پانی کھڑا ہو گیا تھا۔

اچانک جس تیزی سے بارش آئی تھی . . . . اسی تیزی سے رک گئی اور بادل سورج کے سامنے سے ہٹ کر کہیں دور اڑ گئے۔ چند منٹ بعد ہی ان کے گیلے کپڑوں میں سے بھاپ سی اٹھنے لگی۔ فینل نے کوسنے کے انداز میں کہا: "واہ کیا کم بخت پکنک ہے سارے سگرٹ غارت ہو گئے ہیں۔"

جونز نے گلوکمپارٹمنٹ میں سے پیکٹ نکالا اور دونوں نے سگرٹ سلگائے۔ تھمپا چوٹی پر جا کر ان کا انتظار کرنے لگا تھا۔ گاڑی قریب گئی تو اس نے رکنے کا اشارہ کیا اور ان دونوں نے اس سے پرے سڑک پر نظر ڈالی۔ چوٹی پر سڑک اور تنگ ہو گئی تھی اور ایک طرف بتدریج ڈھلائی گھاس کے ایک میدان پر ختم ہو رہی تھی۔ مگر دوسری طرف تیز ڈھلان کے بعد گہری وادی تھی۔

یہ منظر دیکھ کر فینل کو پسینہ آگیا۔ "توبہ توبہ یہاں سے گاڑی نکالنا ناممکن ہے"

جونز نے تیزی سے مڑ کر دیکھا اور فینل کی متغیر حالت پر نظر پڑتے ہی سمجھ گیا کہ اسے خطرناک پہاڑی راستوں پر سفر کرنے کا کبھی تجربہ نہیں ہوا۔ وہ بولا۔ "لیو۔ تم اتر جاؤ۔ یہاں سے گاڑی گزارنا دشوار ضرور ہے مگر ناممکن نہیں۔"

"احمق نہ بنو۔ کیوں خودکشی پر تلے ہوئے ہو!"

"تم نیچے اتر جاؤ۔ میں کوشش کرتا ہوں"

اندیشوں سے فینل کا دل دھڑک اٹھا: "ٹھہرو۔ اگر تم گاڑی سمیت لڑھک گئے تو میں بھوکا نہیں مرنا چاہتا۔ مجھے سامان اتار لینے دو۔"

"ٹھیک ہے۔" جونز نے مسکرا کر کہا اور اس کے ساتھ سامان اتارنے لگا یہ دیکھ کر تھمپا بھی آگیا اور ان کا ہاتھ بٹانے لگا۔ سامان اتارتے ہوئے فینل نے گھڑی پر نظر ڈالی دس بج کر پچپن منٹ ہو رہے تھے۔

فینل بولا۔" پہلے تھوڑی سی بیئر پی لو پھر پانچ منٹ تک گیری سے رابطہ قائم کرنا ہے۔ ابھی کتنا سفر باقی ہے؟"

بیئر کی بوتلیں کھولتے ہوئے جونز نے تھمبا سے مشورہ کیا اور بولا۔" تقریباً بیس کلومیٹر اور اس سے آگے رہائش گاہ تک مزید دس کلومیٹر۔ نگمہ تھمبا کہتا ہے کہ آگے راستہ اچھا ہے۔"

بیئر پینے کے بعد ٹوٹے ریڈیو پر جونز نے گیری سے رابطہ قائم کیا اور صورتحال بتائی۔ چند لمحوں بعد گیری کی آواز آئی۔" سنو۔ اگر یہ مقام اتنا ہی خطرناک ہے تو چرخی کیوں نہیں استعمال کرتے۔ لنگر کو آگے کسی درخت کے ساتھ مضبوطی سے باندھ دو۔ یوں تمہارے بچنے کا امکان ہے۔"

"اچھا آئیڈیا ہے۔ اچھا پھر بات کروں گا۔ آؤٹ" جونز نے کہا اور ریڈیو بند کر دیا۔

"گیری موج کر رہا ہے۔" فینل نے حسرت آلود آواز میں کہا۔" اس کمینے نے تو موج میلہ کبھی کا ہی چکا ہوگا۔"

"بند کرو یہ باتیں لبو" جونز نے ناگواری سے کہا اور تھمبا سے صلاح مشورہ کرنے لگا۔ تھمبا نے سر ہلایا اور چرخی پر سے ترپال اتار کر کیبل کو کھولتے ہوئے خطرناک اور تنگ مقام سے آگے تک لے گیا اب جونز نے فینل کو لنگر دیتے ہوئے ہدایت کی کہ اسے مضبوطی سے کسی درخت کے ساتھ باندھ آئے۔

اوزاروں کا اپنا بیگ کندھے پر ڈال کر گہری گھاٹی سے نظریں چراتے ہوئے فینل تھمبا کے پاس چلا گیا اور تقریباً آدھے گھنٹے کی محنت شاقہ کے بعد تسلی بخش انداز سے ایک مضبوط درخت کے تنے کے ساتھ لنگر کو آہنی رسے سے منسلک کرنے

کے لپیٹ باندھ دیا۔ اس دوران جونز گاڑی میں بیٹھا سگریٹ نوشی کرتا رہا اس کے اعصاب معتدل تھے اور کسی قسم کی گھبراہٹ طاری نہ تھی وہ جانتا تھا کہ اس تنگ مقام پر سے گاڑی گزارنا خطرناک ہے لیکن اپنے آپ پر اسے بھروسہ تھا۔

لینڈ روور کے پاس واپس آکر فنیل نے کہا۔ "لو بھئی لنگر اکھڑ نہیں سکتا اور نہ ہی کیبل ٹوٹنے کا خدشہ ہے۔ ہاں چرخی اکھڑ جائے تو بات ہے۔"

"اچھا اب کوشش کر دیکھتے ہیں" جونز نے مسکرا کر کہا۔ "تم گاڑی کے پیچھے رہو اگر گاڑی پھسلنے لگے تو زور لگا کر اسے روک لینا ورنہ پکار کر مجھے خبردار کر دینا۔ تھمبا آگے رہ کر پہیوں کو دیکھتا رہے گا۔"

"بھئی مان گیا۔" فنیل بولا "تم بڑے جی دار آدمی ہو"

جونز نے مسکرا کر انجن چلایا، دستی بریکیں ڈھیلی کیں اور چرخی کو حرکت دینے والا لیور دبایا پھر فرنٹ ریڈی ایٹر کے ساتھ ویلڈ کئے ہوئے ڈرم کی رفتار تیز پا کر اسے استوار کیا اور لینڈ روور ایک ایک انچ آگے بڑھنے لگی۔

ٹیل بورڈ پر ہاتھ رکھے فنیل پیچھے چل رہا تھا اور آگے آگے تھمبا گھٹنوں کے بل لیپا ہو کر اگلے پہیوں کو واچ کرتا ہوا جونز کو مناسب ہدایات دے رہا تھا۔ گاڑی نے دس میٹر کا فاصلہ طے کیا تو تھمبا نے ہاتھ اٹھا کر رکنے کا اشارہ کیا۔

جونز نے چرخی کے لیور کو نیوٹرل کر دیا۔

تھمبا آگے جا کر لنگر کی حالت کا جائزہ لینے لگا اور فنیل نے تنتنا کر کہا۔ "یہ بندر کیا یہ سمجھتا ہے کہ میں نے لنگر ٹھیک سے نہیں باندھا۔ لنگر اکھڑ سکتا ہی نہیں۔"

"جوش میں مت آؤ۔" جونز نے رومال سے چہرے کا پسینہ پونچھا۔ "احتیاط ضروری ہے۔"

مطمئن ہو کر بیٹھا پھر سڑک کے درمیان کھڑا ہوا اور افریقی زبان میں کچھ کہا فینل کے پوچھنے پر جونز نے بتایا کہ صرف چار میٹر کا فاصلہ طے کرنے کے بعد گاڑی تنگ مقام سے اس پار پہنچ جائے گی۔

جونز نے آہستہ آہستہ پھر جیپ کے ڈرم کو رواں کر دیا اور لینڈ روور چیونٹی کی چال سے آگے کو سرکنے لگی۔ پھر ایک میٹر طے کرنے کے بعد ہی ناگاہ غیر متوقع واقعات ظہور پذیر ہونے لگے۔ سڑک جو بارش کی وجہ سے نرم ہو چکی تھی، اچانک گھاٹی کی سمت بیٹھ گئی اور فینل نے گاڑی کا عقبی حصہ گھاٹی کی طرف لڑھکتے پا کر پوری قوت سے ٹیل بورڈ کو اٹھا کر گاڑی کو سڑک پر لانے کی کوشش کی مگر گاڑی کو سنبھالنا اس کے بس کی بات نہ رہی تھی اس نے چلا کر جونز کو خبردار کیا اور خود کو گھاٹی کے کنارے کی طرف گھسٹتا پا کر ٹیل بورڈ کو چھوڑ دیا ایسا کرتے ہوئے وہ توازن قائم نہ رکھ سکا اور بے اختیار پیچھے کی طرف کیچڑ میں جا گرا اگلے ہی لمحے اس نے تیزی سے اٹھ کر دیکھا مگر اتنے میں ہی لینڈ روور غائب ہو چکی تھی

فینل نے وحشت آلود نگاہوں سے بالائی سمت دیکھا۔ تھما گھاٹی کے کنارے پر کھڑا پھٹی پھٹی آنکھوں سے نیچے گہرائی میں جھانک رہا تھا اور کیبل تن کر ادھر ادھر جھول رہی تھی۔ اوف سے دل و دماغ کے ساتھ فینل گھاٹی کے کنارے پر پہنچا اور نیچے نگاہ کی۔ گھاٹی میں پانچ میٹر نیچے لینڈ روور کیبل کے ساتھ لٹکی ہوئی تھی اور پچھلی سیٹ پر کھڑے ہوئے جونز نے ونڈشیلڈ کو پکڑ رکھا تھا۔ بہت دور نیچے وادی کسی فضائی نقشے کی طرح پھیلی ہوئی تھی۔

فینل کی نظر اچانک ڈرم پر پڑی اور اس نے دیکھا کہ ڈرم کا جوڑ اکھڑ رہا ہے اور ڈرم لینڈ روور سے الگ ہونے کو ہے وہ چیخ کر بولا۔" جونز ڈرم کو پکڑ لو۔ یہ الگ ہو رہا ہے ڈرم پکڑ لو۔"

جونز نے اپنا توازن درست کیا اور حیرت انگیز سکون سے کام لیتے ہوئے ونڈ شیلڈ پر سے گزر کر عمودی پوزیشن پر جا پہنچا۔ پھر ڈرم کے ساتھ لگے ہوئے ایک کنڈے کو تھام کر دوسرے ہاتھ سے کیبل کو پکڑ لیا۔ معاً ڈرم گاڑی سے الگ ہو گیا اور گاڑی نیچے وادی کے پاتال میں غائب ہو گئی۔

جونز اب ڈرم کے ساتھ چمٹا ہوا کیبل سے لٹک رہا تھا اور تھما کیبل کو اوپر کھینچنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہا تھا۔ سر سے پاؤں تک کانپتا ہوا فینل اس کے پاس چلا گیا اور پاؤں جما کر کیبل کھینچنے میں تھما کی مدد کرنے لگا۔ جونز نے ڈھلوان پر پاؤں ٹکا دیئے اور چند لمحوں بعد ہی دوبارہ سڑک پر پہنچنے میں کامیاب ہو گیا لڑھک کر اٹھنے کے بعد بولا۔
"جان بچی سو لاکھوں پائے۔ لوٹ کے بدھو گھر کو آئے۔ اب باقی راستہ پیدل طے کرنا ہو گا۔

کیمپ سے لینڈ روور کی روانگی پر گیسے ڈسمنڈ نے اطمینان کی سانس لی۔" شکر ہے وہ دفع ہو گیا ہے۔ میں تو پریشان ہی ہو چلی تھی۔" اس کا اشارہ فینل کی طرف تھا۔
" چلو تمہاری یہ پریشانی تو ختم ہوئی۔ اور کافی پیو گی؟" گیری نے پوچھا۔
"نہیں۔ ذرا روشنی ہو لے تو نہانے جاؤں گی" وہ اٹھ کر الاؤ کے قریب جا بیٹھی۔

چند لمحوں تک الاؤ کے شعلوں میں اس کے خوبصورت چہرے کا دیدار کرنے کے بعد گیری اٹھا اور اپنے بیگ میں سے سامان نکال کر شیو کرنے لگا۔ گے کے ساتھ تنہا رہ جانے کا اسے شدید احساس ہو رہا تھا اور دل میں لطف و انبساط کی لہریں اٹھنے لگی تھیں مگر اس خیال کو ذہن سے جھٹک کر اس نے تولیا اٹھایا اور بولا۔ " اچھا تو پہلے میں نہا آؤں

ڈر دو گی تو نہیں ؟"

"نہیں،" گے مسکرا کر بولی: "البتہ کوئی شیر آ نکلا تو اور بات ہے مگر پانی تو ابھی ٹھنڈا ہو گا۔"

"مجھے ٹھنڈے پانی کی ہی ضرورت ہے۔"

اس کے جانے کے بعد گے نے کچھ لکڑیاں الاؤ میں جھونک دیں۔ گیری کے ساتھ تنہائی کا اسے بھی بخوبی احساس تھا اور یہ اعتراف بھی تھا کہ اپنے وحشیانہ انداز و اطوار سے فنیل اس کے من کے تاروں کو چھیڑ گیا ہے اور اسے ایک مرد کے پیار کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ جنسی تسکین حاصل کیئے اسے ایک عرصہ گذر چکا تھا اور اب ایک مدت بعد فنیل نے خفتہ جذبات کو چھیڑ کر بیدار کر دیا تھا۔ جلد ہی وہ محسوس کرنے لگی۔ کہ دن میں کسی وقت وہ ضرور گیری کا پیار حاصل کر کے رہے گی۔

سورج بلند ہونے پر وہ خیمے میں جا کر لیٹ گئی اور جب گیری لوٹ آیا تو تولیہ اٹھا کر نہانے کے لئے چل دی۔ برہنہ تن نہانا اسے بڑا پسند تھا مگر زندگی میں یوں نہانے کے مواقع بہت کم میسر آتے تھے۔ چنانچہ تالاب پر پہنچ کر کپڑے اتار کر کنارے پر رکھے اور تالاب میں کود گئی۔

اب اسے اتفاق کہیئے۔ کہ سیاہ چہروں والے دو بھورے بندر ایک قریبی درخت پر بیٹھے دیکھ رہے تھے۔ انہیں جو اچنک اٹھی تو وہ درخت سے اترے اور گے کے کپڑے اٹھا یہ جا وہ جا پھر درخت پر جا چڑھے کپڑوں کو ٹٹولنے کے بعد دلچسپی کی کوئی چیز نہ پا کر انہوں نے کپڑے وہیں ایک بلند شاخ پر پھینک دیئے اور اچھلتے کودتے ہوئے وہاں سے چل دیئے۔

گے نہا کر تالاب سے نکلی تو کنارے پر صرف جوتے پڑے پائے۔ حیران پریشان وہ

ہو کر اس نے ادھر ادھر پھر اوپر نگاہ کی تو بلند شاخ پر کپڑے نظر آ گئے۔ اس شاخ تک پہنچنا اس کے لئے ناممکن تھا چنانچہ مجبوراً لباس کے بغیر ہی خالی جوتوں میں کیمپ لوٹنا پڑا۔ خیمے کے سائے میں گیری شالک کے دیئے ہوئے فضائی نقشے کا مطالعہ کر رہا تھا اچانک اس نے سر اٹھا کر دیکھا اور گسے پر نظر پڑتے ہی اس کے ہاتھوں سے نقشہ چھوٹ کر نیچے آ گرا۔ ایک لمحے تک اسے اپنی آنکھوں پر یقین ہی نہ آیا۔ پھر بھونچکا ہو کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

پیدائشی لباس میں گسے بڑی لاپرواہی سے قریب آ گئی "کم بخت بندروں نے میرے کپڑے تالاب کے قریب درخت پر ٹانگ دیئے ہیں۔ جا کر اتار لاؤ۔" اس نے اپنی برہنگی چھپانے کی کوئی کوشش نہ کی اور دونوں بازو لٹکائے رکھے۔

"اوہ... ہاں ہاں... ضرور..." گیری نے بوکھلا کر ایک قدم اس کی طرف بڑھایا اور پھر اپنے آپ پر جبر کرتے ہوئے کاواکاٹ کر اس سے دوری پر سے گذر گیا اس کی یہ ادا گسے کو بڑی پسند آئی۔

گیری نے مڑ کر نہیں دیکھا اور گسے نے خیمے میں جا کر کسی قدر بے ہنگم انداز سے دھڑکتے ہوئے دل کے ساتھ سفری تھیلے میں سے دوسری قمیض اور پتلون نکالی۔ پس و پیش کے عالم میں کپڑوں کو چند لمحوں تک دیکھنے کے بعد اس نے انہیں ایک طرف پھینک دیا اور اپنے سفری بستر پر دراز ہو کر ہاتھ چھاتیوں پر رکھے گیری کی واپسی کا انتظار کرنے لگی۔

"گیارہ بج رہے ہیں" گیری بولا۔ "اور ان سے بات کرنے کا وقت ہو رہا ہے۔" گسے کا جی تو نہ چاہتا تھا کہ وہ بستر سے اٹھ جائے مگر اس نے گیری کو دو کا

نہیں اور وہ اٹھ کر کپڑے پہننے لگا۔ چند لمحوں تک وہ کسی آسودہ اور مطمئن بلی کی طرح پڑی رہی اور پھر باہر سے گیری کی گھبرائی ہوئی پکار پر بادل نخواستہ اٹھی اور جلدی جلدی کپڑے پہن کر خیمے سے باہر درخت کی چھاؤں میں گیری کے پاس چلی گئی گیری ریڈیو بند کرتے ہوئے بولا۔" وہ لوگ لینڈ روور سے محروم ہو چکے ہیں اور جونز مرنے سے بال بال بچا ہے اب باقی راستہ انہیں پیدل طے کرنا ہوگا۔"

"مگر وہاں پہنچ تو جائیں گے نا؟"

"ہاں۔ دو گھنٹے بعد پھر ان سے بات ہوگی"

"لیکن ان کی واپسی کا کیا انتظام ہوگا؟"

"مجبوراً انہیں ہیلی کاپٹر پر واپس لانا ہوگا۔ اگرچہ کاپٹر پر اضافی بوجھ پڑے گا مگر برداشت کرے گا۔ ہاں اس گرمی اور دھوپ میں رہائش گاہ تک سفر کرتے ہوئے انہیں کافی مصیبت پیش آئے گی۔"

"خواہ مخواہ اپنی جان ہلکان نہ کرو" گیے بولی۔" ہم ان کے لئے کچھ بھی نہیں کر سکتے اب ان کی فکر چھوڑو اور چلو تالاب پر نہانے چلیں۔"

کثرت سے بیر پینے پر اب فنیل کو پچھتاوا ہو رہا تھا خستہ و خراب پتھریلا راستہ آگ برساتا ہوا سورج اور جونز کی تیز روی سے اسے شدید احساس ہو رہا تھا کہ وہ کتنی دشواری کا سامنا کر رہے ہیں اوزاروں کے تھیلے کا تسمہ رگڑ کھا کر کندھے کا کباڑا کئے دے رہا تھا اور پسینے سے قمیض شرابور ہو رہی تھی۔

ابھی تک صرف چھ کلومیٹر کا فاصلہ طے کیا گیا تھا اور کاہن برگ کی رہائش گاہ تک ابھی چوبیس کلومیٹر کا فاصلہ باقی تھا۔ اس خیال سے اس کے دانت بھنچ گئے کہ سفری

تھیلے اور اوزاروں کے بھاری تھیلے کو اٹھائے اتنا لمبا راستہ کیسے طے کرے گا۔

پاپیادہ سفر پر روانگی سے پہلے سفری بستر اور شاٹ گن وہیں پھینک دی گئی تھی۔ اب جونز نے سپر تنگ فیلڈ اور اپنا سفری تھیلا اٹھا رکھا تھا اور تھمپا نے خوراک کے تھیلے کے ساتھ پانی کے پانچ ڈبے اٹھا رکھے تھے۔

فینل کو شراب کی طلب تنگ کر رہی تھی اور وہ گھسٹتے قدموں سے چل رہا تھا۔ شراب بھی پیچھے چھوڑ دی گئی تھی وہ پسینہ پونچھنے کے لئے رکا اور یہ دیکھ کر اس کی طبیعت جل ہی تو گئی کہ دونوں ساتھی باتیں کرتے ہوئے کافی آگے جا چکے ہیں۔

اسے کافی پیچھے دیکھ کر جونز اور تھمپا دونوں رک گئے اور تھمپا نے جونز سے کچھ کہا۔ فینل قریب پہنچا تو جونز نے کہا۔ "تھمپا کہتا ہے کہ اگر پانی کے ڈبے تم اٹھا لو تو تمہارا اوزاروں کا تھیلا وہ اٹھا لیتا ہے۔"

کسی قدر متامل انداز سے فینل نے اوزاروں کا تھیلا تھمپا کے حوالے کر دیا اور خود پانی کے نسبتاً ہلکے ڈبے اٹھا لئے۔

اگلا ایک گھنٹہ پہاڑی پیچ و خم کی وجہ سے فینل کے لئے کافی صبر آزما تھا لیکن جیسے تیسے وہ چلتا ہی رہا۔ جونز نے گھڑی پر نظر ڈالی اور بولا۔ "دس منٹ میں ہم گیری سے بات کریں گے اور پھر کچھ دیر آرام کی غرض سے رکیں گے۔"

دن کے ایک بجے تک پہاڑی سفر ختم ہو گیا اور تھمپا کی راہنمائی میں سڑک چھوڑ کر وہ جنگل میں داخل ہو گئے۔ یہاں رک کر گیری سے رابطہ قائم کر کے اسے صورت حال بتائی گئی اور آدھا گھنٹہ آرام کے دوران کھانا کھایا گیا۔

دوبارہ روانگی سے پہلے فینل کے دل میں انسانیت کی لہر سی بیدار ہوئی اور اس نے جونز سے کہا۔ "اسے کہو کہ اب اوزاروں کا تھیلا مجھے دے دے۔"

"رہنے دو۔" جونز نے جواب دیا۔ "وہ نہیں ملتے گا۔ ویسے بھی رنگدار لوگ سفید نسل کے لوگوں کا بوجھ اٹھانے کے عادی ہوتے ہیں:"

جنگل میں اگرچہ بلا کی گرمی تھی لیکن درختوں کے سائے کی وجہ سے ان کی رفتار کسی قدر تیز ہو گئی تھی۔ گھنی جھاڑیوں اور درختوں کی وجہ سے تنگ پگڈنڈی پر تینوں کو آگے پیچھے قطار میں چلنا پڑ رہا تھا اور خاردار جھاڑیوں سے بچاؤ کی خاطر خاصی تگ و دو کرنی پڑ رہی تھی۔ اوپر درختوں پر اچھلتے کودتے بندر چیر چیر کرتے اور خوخیاتے ہوئے انہیں دیکھتے رہے لیکن تینوں میں سے کسی کو بھی یہ شبہ نہیں تھا کہ کوئی اور بھی ان کی نگرانی کر رہا ہے درحقیقت درختوں کی بلند ٹہنیوں پر بیٹھے ہوئے متعدد زولو ان کی پیش قدمی کو برابر واچ کر رہے تھے اور جیسے ہی وہ کسی نگران زولو کی پوسٹ کے نیچے سے گزرتے، وہ زولو ٹوڈے ریڈیو کے ذریعے کاہلن برگ کی سیکرٹری کامیاہ کو ان کے محل وقوع سے آگاہ کر دیتا جنگل میں داخل ہونے کے بعد سے وہ ایک لمحہ کے لئے بھی جھاڑیوں میں چھپے ہوئے یا درخت کی چوٹی پر بیٹھے ہوئے کسی زولو کی نگاہوں سے اوجھل نہ رہے تھے

کاہلن برگ کو ان کی پیش رفت کی مسلسل اطلاعات مل رہی تھیں اور وہ ان اطلاعات سے محفوظ ہو رہا تھا۔ لینڈ روور کی تباہی کی اطلاع بھی اسے فوراً ہی مل گئی تھی اور اب اس نے تنک کی طرف مڑ کر کہا: "ان کا ساتھی بنتو گائیڈ کے فرائض سرانجام دے رہا ہے اس لئے احکام جاری کر دو کہ موقع ملتے ہی اسے صاف کر دیا جائے اس کی مدد سے محروم ہو کر اگر وہ جنگل میں بھٹکنے لگے تو بڑا مزا آئے گا۔"

تنک نے ٹوڈے ریڈیو اٹھا کر مدھم آواز میں احکام جاری کر دیئے۔

ان لمحات میں جونز اور اس کے ساتھی تھوڑی دیر ریلیکس کرنے کے لئے جنگل میں ایک صاف قطعہ زمین پر بیٹھ گئے تھے اور پانی پی رہے تھے۔ جونز تھمباسے باتیں

کر رہا تھا اور پھر وہ فینل سے مخاطب ہوا۔" تھمبا نے بتایا ہے کہ یہ پگڈنڈی سیدھی کاہلن برگ کی رہائش گاہ تک جاتی ہے جنگل میں ہمارے بھٹک جانے کا کوئی خدشہ نہیں اس لئے تھمبا کو ہم یہیں چھوڑ جائیں گے میں نہیں چاہتا کہ اسے کوئی نقصان پہنچے اگر ہم زندہ بچ کر واپس آ گئے تو تھمبا کو یہاں سے ساتھ لے لیں گے اور یہ گائیڈ کر کے ہمیں جنگل سے نکال لے جائے گا۔"

" ٹھیک ہے" فینل نے جواب دیا اور گھڑی پر نظر ڈالی "ہم کب تک وہاں پہنچ جائیں گے؟"

" اندھیرا ہونے سے پہلے ہی دو گھنٹوں کے اندر ہم رہائش گاہ کے قریب ہوں گے کچھ خوراک ساتھ لے لیں گے اور وہاں تک اوزاروں کا تھیلا اب تمہیں خود اٹھانا ہو گا۔"

" ٹھیک ہے اٹھا لوں گا۔"

جونز نے کچھ خوراک اپنے سفری تھیلے میں رکھی اور رائفل اٹھا کر تھمبا سے ہاتھ ملاتے ہوئے افریقی زبان میں کہا کہ پرسوں تک وہ واپس آ جائیں گے لیکن اگر پرسوں تک لوٹ کر نہ آئیں تو وہ گھر جا سکتا ہے۔

اب فینل نے بھی تھمبا سے مصافحہ کرنے کو معیوب نہ جانا اور کسی قدر جھینپ کر بولا۔" یہ اچھا شخص ہے میں نے اسے پہچاننے میں غلطی کی تھی۔"

" کوئی بات نہیں۔" جونز بولا۔" غلطی ہر انسان سے ہو جاتی ہے۔"

تھمبا ان دونوں کو جنگل میں غائب ہوتے دیکھتا رہا اور پھر شام کو الاؤ جلانے کے لئے لکڑیاں جمع کرنے لگا وہ جنگل کی زندگی کا عادی تھا اور اب تنہا رہ جانے پر خوشی سی محسوس کر رہا تھا کیونکہ اب وہ اپنی مرضی کا مختار آپ تھا ان دونوں کے

آگے تنہا روانہ ہونے پر اسے کچھ اچنبھا ضرور ہوا مگر اس نے اس بات کو زیادہ اہمیت نہ دی۔ اسے تو آم کھانے سے مطلب تھا نہ کہ پیڑ گننے سے۔ گائیڈ بننے کے لیے جونز نے معقول رقم دی تھی اور اس کا ارادہ تھا کہ ڈربن پہنچتے ہی ایک چھوٹی سی کار خرید لے گا اور اس میں اپنی بیوی اور لڑکے کو خوب ہی سیر کرایا کرے گا۔

الاؤ بنا کر وہ جنگل میں گھس گیا تاکہ کچھ خشک لکڑیاں بھی اکٹھی کر لے۔ اچانک وہ ٹھٹھک کر رک گیا۔ کسی چیز کے پتوں پر چلنے کی آواز سنائی دی تھی؟ شاید کوئی گیدڑ تھا یا۔۔۔۔ اس نے غور سے آواز کی سمت دیکھا۔

اس کے پیچھے جھاڑی میں سے ایک زولو اٹھا۔ اس نے چیتے کی کھال کندھوں پر ڈال رکھی تھی۔ اور ہاتھ میں بھالا تھام رکھا تھا۔ ایک لمحہ کے لیے اس نے توقف کیا اور پھر بھالے کو پوری قوت سے تھمبا کی غیر محفوظ کمر پر کھینچ مارا

اور نیلگوں آسمان پر چھ گدھ بڑے صبر و استقامت سے ایک دائرے میں چکر کاٹنے لگے۔

۷

"وہ دیکھو ادھر اپنے دائیں ہاتھ" گیری نے کہا۔

گے نے ہیلی کاپٹر کی کھڑکی میں سے دائیں طرف جھانک کر دیکھا۔ گھنا جنگل اچانک

ختم ہو گیا تھا اور دائیں سمت سر سبز لانوں اور پھولدار پودوں سے پرے کسی قدر قوسیں انداز میں بنی ہوئی رہائش گاہ نظر آ رہی تھی۔ رہائش گاہ یک منزلہ تھی اور تقریباً ستر میٹر رقبے میں پھیلی ہوئی تھی۔ رہائش گاہ سے تقریباً دو سو میٹر دور کھپریلوں کی چھتوں اور سفید دیواروں والے متعدد بنگلے ملازموں کے لئے تھے۔

"کافی بڑی رہائش گاہ ہے" گے نے حیرت سے کہا۔ "اور غیر معمولی وضع کی ہے۔ ایک سرے سے دوسرے تک پہنچنے میں کافی وقت صرف ہوتا ہوگا۔"

"ہاں کافی بڑی ہے" گیری نے کہا اور پوری رہائش گاہ کے اوپر فضا میں چکر لگایا نیچے نہانے کا تالاب، چبوترے، دھوپ چھاتے اور آرام کرسیاں دکھائی دے رہی تھیں "میرا خیال ہے اب تم ہیں گھبرا تو نہیں رہیں؟"

وہ مسکرائی "نہیں۔ ہاں یہ وسوسہ ضرور ہے" کہ پتہ نہیں کس صورت میں استقبال کیا جائے۔"

"ابھی معلوم ہو جائے گا" گیری نے کہا اور ایئر فیلڈ اور ایک ہینگر پر نظر ڈال کر ہیلی کاپٹر اتارنے لگا۔ نیچے سفید وردیوں میں ملبوس تین زولو ہیلی کاپٹر کو غور سے دیکھ رہے تھے۔

ہیلی کاپٹر سے اترتے ہی ایک جیپ آ کھڑی ہوئی جس میں زولو ڈرائیور کے ساتھ بھورے سوٹ والا ایک شخص بیٹھا ہوا تھا۔

گیری کو ردلی فلیکس کیمرا تھمانے کے بعد گے بھی ہیلی کاپٹر سے نیچے اتر آئی اور جیسے ہی جیپ سے اتر کر گو ٹیلیگے ڈسمنڈ تک اس کے قریب گیا وہ بولی۔ "میں رسالہ "جنگل کی دنیا" کی فوٹو گرافر ہوں"

مصافحے کے لئے اس کا بڑھا ہوا ہاتھ تھام کر ٹیک نے تعظیمی انداز سے سر کو

ختم کیا اور گیے بولی۔ "یوں لینڈ کرنے پہ معذرت خواہ ہوں۔ دراصل میں وینوک کے جنگلات کی طرف جا رہی تھی کہ یہ خوبصورت رہائش نظر پڑی اور رہ نہ سکی۔ اگر میرا آنا ناگوار گزرا ہو تو میں ابھی چل دیتی ہوں۔"

"ناگوار کیوں مس ڈسمنڈ" تک بولا۔ "ایسے خوبصورت مہمان یہاں کم ہی آتے ہیں امید ہے۔ لنچ کے لئے ضرور رکو گی۔"

"اوہ بڑی خوشی سے مسٹر۔۔۔"

"میرا نام گوئیلو تک ہے۔"

وہ گیری کی طرف مڑی۔ "مسٹر تک۔ یہ میرا پائلٹ گیری ایڈورڈ ہے۔"

گیری نے تک کے ساتھ خوش دلی سے ہاتھ ملایا مگر گیے کی طرح تک کا انداز و اطوار اسے بھی پسند نہ آئے۔

"اس دور دراز مقام پر اتنی شاندار رہائش گاہ" گیے کہہ رہی تھی۔ "اسے دیکھ کر تو اپنی آنکھوں پر یقین ہی نہ آ رہا تھا۔ یہ کب بنوائی ہے مسٹر تک؟"

"یہ میری رہائش گاہ نہیں مس ڈسمنڈ بلکہ مسٹر میکس کاہلن برگ کی اقامت گاہ ہے۔"

گیے نے آنکھیں پھاڑ کر دیکھا "تمہارا مطلب ہے وہ ارب پتی مسٹر میکس کاہلن برگ"

تک کی آنکھوں سے طنز اور تمسخر ٹپکنے لگا اور وہ بولا۔ "ہاں مس ڈسمنڈ"

"لیکن وہ تو سنا ہے بڑا تنہائی پسند ہے" گیے نے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔ "میرا خیال ہے اس کی تنہائی میں مخل ہونا مناسب نہیں اور ہمیں چل دینا چاہیئے۔"

"نہیں ایسی کوئی بات نہیں" تک بولا۔ "مسٹر کاہلن برگ تنہائی پسند نہیں اور مجھے یقین ہے کہ تم لوگوں سے مل کر اسے مسرت ہوگی۔"

"کیا یہ ممکن ہو گا کہ اس رہائش گاہ کی تصاویر لے سکوں؟" گے نے پوچھا۔

"یہ بات مسٹر کاہلن برگ سے پوچھنا۔ چلو تم کو لے چلوں۔ یہاں دھوپ تیز ہے۔"

وہ سب جیپ میں بیٹھ کر رہائش گاہ کی طرف چل دیئے۔ کچھ ہی دیر بعد انہیں ایک سجے سجائے شاندار کمرے میں پہنچا دیا گیا۔ پھر ایک زولو کو شراب سے خاطر تواضع کے احکامات دے کر تنک کاہلن برگ کو مطلع کرنے چلا گیا۔

"مجھے تو یہ شخص کچھ اچھا نہیں لگا۔" گیری نے سرگوشی کی: "میرا خیال ہے کہ ہمیں بہت آسانی سے یہاں داخلہ مل گیا ہے۔"

"اسے میری دلکشی کا اعجاز سمجھو۔" گے مسکرائی: "میرے سامنے بہت کم لوگ ٹھہر پاتے ہیں۔"

اتنے میں زولو ان کے سامنے شراب رکھ کر پیچھے ہٹ گیا اور گے بولی: "واہ اس جنگل میں کیا منگل بنا کر رہتا ہے یہ شخص"

"ہاں دولت کے بل بوتے پر" گیری بولا۔

اتنے میں تنک نے آ کر کہا: "مس ڈسمنڈ۔ تمہیں ٹھہرنے کی دعوت دے کر مسٹر کاہلن برگ کو خوشی ہو رہی ہے۔ تاہم اس وقت وہ بے حد مصروف ہے اور رات کو ملاقات کرے گا۔ بشرطیکہ تمہارے لیے ٹھہرنا ممکن ہو۔"

"تمہارا مطلب ہے ہم رات یہاں قیام کریں؟" گے نے اس کے زرد چہرے پر نظر ڈالی۔

"ہاں۔ مسٹر کاہلن برگ کی یہی خواہش ہے۔"

"مگر میرے پاس فالتو کپڑے نہیں۔"

"اوہ یہ کوئی ایسی پرابلم نہیں۔ یہاں کئی عورتیں سیکرٹری ہیں اور وہ بخوشی رات کے

لئے لباس فراہم کر دیں گی۔"

"اچھا تو ہم ٹھہر جاتے ہیں۔ مسٹر کاہلن برگ کی بڑی مہربانی ہے" گے نے کہا۔
تک نے میاہ کو بلوایا اور فالتو کپڑوں اور انہیں ٹھہرانے کے متعلق ہدایات دینے کے بعد وہاں سے چل دیا۔

"پلیز میرے پیچھے چلے آؤ" یہ کہہ کر میاہ انہیں فراخ اور وسیع راہداری میں لے گئی راہداری میں گاف کی برقی گاڑی کھڑی تھی۔ میاہ نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی اور یہ دونوں پچھلی سیٹ پر بیٹھ گئے۔ میاہ بولی۔ "راہداری اتنی لمبی ہے کہ تھکاوٹ سے بچنے کے لئے ہمیں یہ گاڑی استعمال کرنا پڑتی ہے۔"

"میں بھی حیران تھی کہ اتنے لمبے چوڑے گھر میں تم لوگ کیسے چلتے پھرتے ہو گے" کئی دروازوں کے سامنے سے گزر کر گاڑی راہداری کے آخر میں جا رکی۔ میاہ نے اتر کر ایک دروازہ کھولا۔ "مہمانوں کے لئے اس حصے میں کمرے ہیں۔ اندر آجاؤ پلیز"

وہ ایک بڑے سے آراستہ و پیراستہ کمرے میں داخل ہوئے جس کا ایک دروازہ چبوترے پر کھلتا تھا اور اس سے آگے نہانے کا تالاب تھا۔ کمرے میں ایک چھوٹی سی بار بھی تھی۔ میاہ نے کہا۔ "ضرورت کی ہر چیز تمہیں یہاں مل جائے گی۔ اور ایک بجے چبوترے پر لنچ سرو کیا جائے گا۔" اس نے آگے بڑھ کر ایک اور دروازہ کھولا "یہ تمہاری خوابگاہ ہے مس ڈسمنڈ میں ابھی ساڑھی دے کر خادمہ کو بھیج دیتی ہوں۔"

گے نے اس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے خوابگاہ پر نظر ڈالی۔ خوابگاہ میں ضرورت کی ہر شے موجود تھی اور ڈریسنگ ٹیبل پر چاندی کے کیس میں مختلف کریمیں لوشن اور عطریات سجے ہوئے تھے۔ بستر کے مقابل دیوار میں ایک بڑا آئینہ نصب تھا جس کی وجہ سے کمرہ دگنا بڑا نظر آ رہا تھا۔ خوابگاہ سے ملحق غسل خانے میں بھی ساری سہولتیں

اور آسائش میسر تھیں۔

اس دوران گیری سٹنگ روم میں گھوم پھر کر دروازوں اور کھڑکیوں کا نظر غائر معائنہ کر رہا تھا۔ میاہ نے اکرا سے اس کی خوابگاہ دکھائی جو گے کی خوابگاہ کی طرح ہی شاندار اور پر آسائش تھی۔

میاہ چلی گئی اور تھوڑی دیر بعد ایک زولو نے ان کے سفری تھیلے اور شب بسری کے لئے مناسب کپڑے فراہم کر دیئے۔ زولو کے جانے کے بعد گیری نے فوراً اپنے سفری تھیلے کی پڑتال کی۔ ٹوٹے ریڈیو اس میں پڑا تھا۔ وہ متفکرانہ انداز سے بولا "کہیں انہوں نے یہ ریڈیو نہ دیکھ لیا ہو۔"

"دیکھ بھی لیا ہو تو کیا ہے۔" گے نے لاپرواہی سے کہا ہے "اچھا میں چل کر نہاتی ہوں بعد میں ملوں گی۔" پھر اپنا سفری تھیلا لے کر وہ خواب گاہ میں چلی گئی اور دروازہ بند کر لیا۔

سارے کپڑے اتار کر وہ برہنہ تن آئینے کے سامنے کھڑی ہو گئی اور مختلف زاویوں سے اپنے خوبصورت جسم کا جائزہ لے کر جی ہی جی میں خوش ہونے لگی۔ اب اسے کیا خبر تھی کہ یہ اس قسم کا آئینہ تھا جس کی دوسری طرف سے اندر کا منظر صاف طور پر دیکھا جا سکتا تھا مگر کمرے کے اندر والے شخص کو یہ سیدھا سادا آئینہ لگتا تھا۔

اس وقت بھی اپنے سارے کام کاج چھوڑ کر آئینے کی دوسری طرف کاہلن برگ اپنی متحرک کرسی پر بیٹھا حسن برہنہ کے نظارے سے دیدہ و دل کو شاد کام کر رہا تھا۔

جنگل کے کنارے جھاڑیوں سے اٹے ہوئے ایک ٹیلے پر چھپ کر فینل اور جونز نے کاہلن برگ کی رہائش گاہ پر لینڈ کرنے والے ہیلی کاپٹر کو دیکھا اور فینل نے ایک طاقتور

دور بین آنکھوں پر لگائی۔ جیپ کی آمد اور ایئر فیلڈ سے گے اور گیری کی روانگی کا نظارہ کرنے کے بعد وہ بولا۔ "بہت خوب، تو بھئی وہ گھر میں جا رہے ہیں۔"

"عجیب بات ہے" جونز بولا۔ "شنید کے مطابق تو کاہن برگ کسی اجنبی کو خوش آمدید نہیں کہتا۔"

"مگر شالک نے یہ بھی تو بتایا تھا کہ حسن اس کی کمزوری ہے"

"ہاں لیکن اتنی آسانی سے ان کے داخلے کی مجھے کوئی توقع نہ تھی" اس نے ٹوڈے ریڈیو اٹھا لیا۔ "میرا خیال ہے اسے لگا دوں۔ ممکن ہے اب کسی بھی وقت گیری رابطہ قائم کرے"

اس نے ریڈیو لگا دیا اور پھر وہ اپنے اپنے حصے کی رقم کو خرچ کرنے کے منصوبے بنانے لگے۔ اسی دوران ریڈیو میں کھڑ بڑ ہوئی اور فنیل کو ہاتھ کے اشارے سے روک کر جونز نے ایئر فون کانوں پر لگا لئے۔ "ہاں گیری۔ آواز صاف آ رہی ہے۔" چند لمحوں تک سننے کے بعد اس نے ریڈیو آف کر دیا۔ اور فنیل سے مخاطب ہو کر بولا۔ "وہ رات بھر کے لئے وہاں قیام کر رہے ہیں۔ کاہن برگ نے ان کی آمد پر مسرت کا اظہار کیا ہے اور یہ بات میرے لئے تعجب خیز ہے۔ بہر حال رات نو بجے کاہن برگ ان سے ملے گا اور پھر گیارہ بجے ہم سے رابطہ قائم کرے گا۔

"کاش۔ ہمیں یہاں کسی کی مداخلت کا خدشہ نہ ہوتا۔" گیری نے مشتاق نگاہوں سے گے کو دیکھتے ہوئے کہا۔

شاندار اور لذیذ لنچ کے بعد وہ دونوں چبوترے پر بیٹھے ہوئے تھے۔ گے انگلیوں میں سگریٹ تھامے آرام کرسی پر نیم دراز تھی اور سرخ اور سنہری ساڑھی میں اس کا حسن جہاں سوز قیامت ڈھا رہا تھا۔ وہ بولی۔ "وہ کیوں؟"

گیری مسکرا دیا۔ "تمہیں خوابگاہ میں لے جانے کو جی چاہتا ہے"

گے کھلکھلا کر ہنس دی۔ "پھر تو واقعی کاش ایسا ہو سکتا۔" پھر ہلکے سے وقفے کے بعد بولی۔ "کوئی کام کی بات کرو۔ یہ بھی سوچا ہے کہ فدیل یہاں کیسے پہنچے گا؟"

"اس کا یہاں تک پہنچنا چنداں دشوار نظر نہیں آتا کیونکہ کوئی چوکیدار نظر نہیں آ رہا۔ شاید کاہن برگ کو یقین ہے کہ جنگل میں سے گزر کر کوئی یہاں تک نہیں پہنچ سکتا اور اسی لئے اس نے رہائش گاہ پر چوکیدار مقرر نہیں کیا۔"

"مگر ہو سکتا ہے کہ رات کو چوکیدار پہرے پر رہتے ہوں۔"

"ہاں یہ ممکن ہے۔" گیری بولا۔ "مگر خیر رات کو دیکھ لیں گے۔ اچھا میں چل کر کچھ دیر آرام کرتا ہوں اور وہ ہاتھ ہلا کر اپنی خوابگاہ کی طرف چلا گیا۔

اس کے جانے کے بعد گے نے آنکھیں بند کر لیں اور سوچوں میں ڈوب گئی۔ اس مہم کے بعد گیری سے جدائی ناگزیر تھی۔ کاش فراق سے پہلے اس کے ساتھ پیرس میں ہفتہ عشرہ گذارنے کو مل جائے شادی کے بعد گیری کے ساتھ مستقل طور پر رہنے کا تو خیر سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ وقتی طور پر وہ اچھا رفیق ہے مگر مستقل ساتھ ممکن نہیں کیونکہ بڑا قناعت پسند ہے اور شاندار ٹھاٹھ کی زندگی گذارنے کی کوئی خواہش نہیں رکھتا۔ ایسے ہی خیالات میں کھوئی ہوئی وہ اونگھنے لگی۔

تقریباً ایک گھنٹے بعد گیری نے آکر جگا دیا اور اپنے اور اس کے لئے شراب بناتے ہوئے بولا۔ "آرام کرنے سے پہلے میں نے کچھ مفید معلومات حاصل کی ہیں۔ رہائش گاہ کے آخری حصے کی طرف سے داخل ہونا ممکن نہیں کیونکہ وہاں ایک زولو گارڈ متعین ہے۔ پتہ نہیں کم بخت کہاں چھپا ہوا تھا۔ مجھے دیکھتے ہی ٹپک پڑا اور کسی قدر سخت انداز میں اشاروں سے واپس لوٹنے کی ہدایت کی۔"

"میرا خیال ہے اس طرف کا ہلن برگ رہتا ہے۔"

"ہاں۔ ایک اور بات یہ دیکھ سکا ہوں کہ باغ سے پرے ایک جوہڑ ہے جو کھمبیوں سے بھرا پڑا ہے۔ وہیں آس پاس کے درختوں پر متعدد گدھ بھی دکھائی دیئے۔ یہ چیزیں دیکھ کر میرے تو رونگٹے کھڑے ہو گئے۔"

گیبی ہنس دی۔ "وہ کیوں؟"

"یونہی خیال آیا تھا کہ کسی لاش کو غائب کرنے کے ان بھوکے کھمبیوں اور گدھوں سے بڑا مفید کام لیا جا سکتا ہے۔"

اسے سنجیدہ پا کر گیبی بھی سنجیدگی سے بولی: "لیکن کا ہلن برگ کو کوئی لاش غائب کرنے کی ضرورت ہی کیوں پیش آنے لگی بھلا؟"

گیری نے اپنے گلاس میں سے ایک گھونٹ لیا۔ "ماحول کو دیکھ کر یہ خیال آیا تھا اور سچی بات تو یہ ہے کہ میں کچھ مطمئن نہیں ہوں۔ یوں لگتا ہے جیسے ہمیں بڑی آسانی سے مدعو کیا گیا ہو۔ تنک کے انداز و اطوار بھی مجھے پسند نہیں آئے۔ تم سے باتیں کرتے ہوئے اس کے انداز کچھ ایسے تھے جیسے ہماری ہنسی اڑا رہا تھا۔ جب تم نے اس سے پوچھا تھا کہ یہ رہائش گاہ اس کی ہے تو اس وقت بھی کچھ ایسا گمان ہوا تھا جیسے اسے علم ہو کہ تم جانتی ہو کہ یہ جگہ کا ہلن برگ کی ہے۔"

"تو کیا تمہیں شبہ ہے کہ انگوٹھی اڑانے کے متعلق ہمارے ارادوں سے آگاہ ہے؟"

"کچھ کہہ نہیں سکتا۔ تاہم اتنا یقین ہے کہ ہمارے متعلق وہ شکوک ضرور ہے۔"

"تو پھر ہمیں کیا کرنا چاہیئے؟"

اچانک تنک آتا ہوا دکھائی دیا اور گیری اٹھتے ہوئے آہستگی سے بولا: "لو شیطان

کا ذکر کیا ہی تھا کہ وہ آٹپکا۔"

قریب آکر ممتک بولا "میں تم لوگوں کو ڈسٹرب کرنے نہیں آیا۔" اس کے لبوں پر ہلکا سا تبسم کھیل رہا تھا اور چمکتی ہوئی آنکھوں سے گے کو دیکھ کر اس نے کہا "لنچ پسند آیا؟"

"ہاں" گے مسکرا کر بولی "بڑا شاندار کھانا تھا۔ بہت بہت شکریہ۔"

"ہوں" پھر توقف کے بعد وہ بولا "مس ڈسمنڈ۔ اگر تمہیں دلچسپی ہو تو مسٹر کاہن برگ کے میوزیم کی سیر کر لو۔"

اس پیشکش پر اس کا دل اچھل کر حلق میں آ پڑا۔ مگر اس نے کوئی تاثر نہ ظاہر ہونے دیا اور سرسری دلچسپی ظاہر کرتے ہوئے بولی "تو یہاں مسٹر کاہن برگ نے میوزیم بھی بنا رکھا ہے؟"

"مسٹر کاہن برگ کے میوزیم میں دنیا بھر کے نوادرات اور قدیم اشیاء موجود ہیں اور اس نے تمہارا وقت بہلانے کے لئے میوزیم دیکھنے کی دعوت دی ہے۔"

"اوہ بہت بہت شکریہ۔ پھر تو میں اسے ضرور دیکھوں گی۔"

"تم مسٹر ایڈورڈ؟"

"میں بھی دیکھ لوں گا۔ شکریہ" حیرت کے باوجود گیری نے اپنا چہرہ سپاٹ رکھتے ہوئے کہا۔

گے اٹھتے ہوئے بولی "کیا موزیم یہاں سے دور ہے؟"

ممتک کی آنکھوں میں گیری نے پھر کھلی اڑانے کا انداز ابھرتے ہوئے محسوس کیا لیکن پلک جھپکنے میں یہ انداز غائب ہو گیا اور ممتک بولا "تم اس کے اوپر کھڑی ہو۔"

"تمہارا مطلب ہے یہ زیر زمین بنا ہوا ہے؟"

"ہاں" ٹنگ بولا "میرے پیچھے پیچھے آجاؤ پلیز"

اس کے پیچھے چلتے ہوئے گئے اور گیری نے ذو معنی نگاہوں سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ راہداری میں جاکر وہ اسی گاڑی میں بیٹھ گئے اور گاڑی کو ڈرائیو کرتے ہوئے ٹنگ راہداری کے آخر میں دوسری طرف لے گیا۔ آگے دیوار نظر آرہی تھی۔ ٹنگ نے اتر کر ایک کھڑکی کے پیچھے چھپا ہوا بٹن دبایا اور دیوار ہٹ گئی۔ اب سامنے ایلیویٹر کا دروازہ نظر آرہا تھا۔ جیسے ہی یہ لوگ قریب گئے خودکار دروازہ آپ سے آپ کھل گیا اور ٹنگ نے وضاحت کی "گھر کے اس حصے میں مسٹر کاہن برگ خود رہتا ہے۔ اس لئے اس طرف خودکار دروازے لگے ہوئے ہیں۔ کیونکہ وہ جسمانی طور پر معذور ہے۔ یہ ایلیویٹر کا دروازہ ہے اور ایلیویٹر کے ذریعے ہم میوزیم تک پہنچیں گے۔"

وہ تینوں سبز ساٹن سے ڈھکے ہوئے پنجرے میں داخل ہوئے ایلیویٹر کے کنٹرول پینل پر مختلف رنگوں کے چار بٹن لگے ہوئے تھے۔ گیری ہر بات کا بغور جائزہ لے رہا تھا۔ ٹنگ نے سبز بٹن دبایا اور ایلیویٹر نیچے جانے لگا۔ اس دوران ٹنگ نے سرخ اور پھر زرد بٹن دبا دیا۔

"یہ بٹن کس لئے ہیں مسٹر ٹنگ؟" گیری نے معصوم انداز بنا کر پوچھا۔

"سبز بٹن ایلیویٹر کو کنٹرول کرتا ہے جبکہ زرد بٹن دبانے سے میوزیم کی بتیاں روشن ہو جاتی ہیں اور سرخ بٹن دبانے سے خطرے کی گھنٹی نہیں بجتی۔"

"شکریہ۔ بڑا خوبصورت انتظام ہے۔"

ایلیویٹر رکنے پر دروازہ آپ سے آپ کھل گیا اور وہ ایلیویٹر سے نکل کر ایک بڑے کمرے میں داخل ہوئے "ایک منٹ پلیز" ٹنگ نے کہا اور ایک سبز دروازے کی طرف گیا اور وہاں اپنے بدن کی آڑ میں ہاتھوں کی حرکات چھپائے تقریباً ایک منٹ تک مصروف رہا۔

چونکہ میوزیم میں بیش قیمت اور نوادرات کا خزانہ ہے اس لئے ہم نے حفاظتی اقدامات کر رکھے ہیں۔" تک بتانے لگا۔" میوزیم کا یہ دروازہ فولاد کا ہے اور اسے کاٹنا یا توڑنا ناممکن ہے دونوں طرف دیواریں پانچ پانچ فٹ موٹی ہیں اور دروازے پر ٹائم سوئچ لاک ہے جو ہر روز رات کو دس بجے سیٹ کیا جاتا ہے۔ پھر اگلے دن صبح دس بجے سے پہلے اسے کوئی نہیں کھول سکتا آؤ۔ اندر چلیں۔"

اس کے نقش قدم پر چلتے ہوئے وہ ایک وسیع کمرے میں داخل ہوئے جس کی چھت گنبد کی شکل کی تھی اور جو روشنیوں سے بقعہ نور بنا ہوا تھا۔ دیواروں پر متعدد تصاویر آویزاں تھیں جن میں سے چند ایک کو ٹریسی نے فوراً پہچان لیا۔ ان میں سے ایک تو رمبرانت کی بنی ہوئی تھی۔ چند تصاویر پکاسو کی تھیں اور کچھ دوسری شاہکار تصاویر تھیں جن کے متعلق ٹریسی کو یقین تھا کہ وہ انہیں کافی عرصہ پہلے یوفزی، ڈیکیں اور لوور کے عجائب گھروں میں دیکھ چکی ہے۔

"خوبصورت نقلیں ہیں مسٹر تک" وہ بولی۔

"نقلیں نہیں مس ڈسمنڈ۔ یہ اصلی شاہکار ہیں۔" تک نے برہم سا ہو کر کہا "بتا چکا ہوں کہ مسٹر کارلٹن برگ کا میوزیم دنیا بھر میں بہترین ہے میرا خیال ہے اندرونی کمرہ تمہارے لئے اور بھی تفریح کا باعث ہوگا۔"

اس کی رہنمائی میں وہ دونوں دوسرے بڑے کمرے میں گئے اس کمرے کے وسط میں مہاتما بدھ کا چار میٹر لمبا سونے کا جھلملاتا ہوا بت رکھا ہوا تھا۔ تک نے تعارف کرایا۔ "یہ شاندار مجسمہ بنکاک سے حاصل کیا گیا ہے۔ پچھلی جنگ عظیم میں جاپانیوں نے اسے وہاں بہت ڈھونڈا مگر پجاریوں نے اسے ایک معمولی سے مندر میں گندے سیمنٹ سے ڈھانپ دیا تھا۔ اور اگرچہ جاپانیوں کی نظر اس پر پڑ گئی تھی مگر

وہ اسے پہچان نہ سکے۔"

"تمہارا مطلب ہے یہ خالص سونے کا ہے؟" گیبر یلا نے چمکتے ہوئے مجسمے کو آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتے ہوئے سوال کیا۔

"ہاں خالص سونے کا"، تک نے کہا۔ اور میوزیم کے دوسرے نوادرات کا تعارف کرانے لگا۔

ایک جگہ رک کر ایک منقش تختے کو دیکھتے ہوئے گیبی بولی "یہ یقیناً گھبرتی کی جنت کے دروازے کے پٹ کی خوبصورت نقل ہے۔"

"نقل تو فلورنس میں پڑی ہے مس ڈسمنڈ" تک بولا۔ "یہ اصل دروازے کا پٹ ہے اور حضرت داؤد کا یہ مجسمہ بھی اصلی ہے۔ فلورنس کے بارگلو میں اس کی نقل پڑی ہے۔"

گبے اس حقیقت بیانی پر بھونچکا سی رہ گئی اور معاً اسکی نظر شیشے کے کیس میں بورگیا کی انگوٹھی پر پڑی۔ "یہ انگوٹھی کیسی ہے مسٹر تک؟"

"یہ بورگیا کی انگوٹھی ہے۔" تک بولا۔ "کسی نامعلوم صراف نے بورگیا کی ہدایت پر بنائی تھی کہتے ہیں کہ اس میں زہر بھرا رہتا تھا جس کا پہلا شکار اسی صراف کو بنایا گیا تھا تاکہ انگوٹھی کی کارکردگی کو جانچا جا سکے اور صراف کا منہ بند رکھا جا سکے۔ بورگیا نے انگوٹھی پہن کر اس سے ہاتھ ملایا تھا۔ بورگیا جب کسی کو ختم کرنے کا ارادہ کرتا تو یہ پہن کر ہاتھ ملا دیتا۔ ہیروں کے اندر خفیہ سوئی ہے جس سے شکار کے ہاتھ پر خراش سی آجاتی اور وہ ہلاک ہو جاتا۔ شاندار ترکیب تھی ہے نا؟"

بڑا وحشی زمانہ تھا" گبے بولی۔ "کیا یہ اب بھی خطرناک ہے؟"

"اوہ نہیں،" تمک نے کہا۔ "اسے مہلک بنانے کے لئے دو ہزار زہر بھی نا ضروری ہے اور میرا تو خیال ہے کہ سوئی بھی زنگ لگ کر اب بند ہو چکی ہو گی۔"

پھر وہ انہیں ایک خوبصورت مرتبان دکھانے لگا جو مصر کے فرعون توتنخ آمون کے مقبرے سے حاصل کیا گیا تھا۔ مزید آدھے گھنٹے تک میوزیم کی سیر کرانے کے بعد تمک نے گھڑی میں وقت دیکھا اور ڈنر سے پہلے ایک آدھ جام پینے کی تجویز پیش کرتے ہوئے میوزیم سے واپس لے چلا۔

گاڑی میں واپس ان کے کمروں تک پہنچانے کے بعد اس نے بتایا کہ ڈنر کے لئے ڈیڑھ گھنٹے میں ایک خادم انہیں لینے آ جائے گا۔ اور یہ کہہ کر وہ چلا گیا،

"میرے لئے ووڈکا مارٹینی کا تیز جام بنا دو" گے نے کہا۔

"بہت بہتر" گیری نے شراب انڈیلتے ہوئے کہا۔ "دونوں کمروں میں ٹی وی کیمرے دیکھے تھے؟"

"نہیں۔ تم نے دیکھے؟"

"ہاں فینل نے کہا تھا کہ چھ مانیٹر ہیں اس لئے میوزیم میں چھ کمرے ہوں گے مگر تمک نے ہمیں صرف دو کمرے دکھائے ہیں۔ گے مجھے صورت حال کچھ اچھی نہیں نظر آتی اور یوں لگتا ہے جیسے کسی جال میں آ پھنسے ہوں۔"

گے دھک سے رہ گئی۔ پھر جیسے اپنے آپ کو تسلی دینے کی خاطر بولی۔ "تم تو خواہ مخواہ ڈر رہے ہو۔ اگر ایسا ہوتا تو وہ ہمیں میوزیم کیوں دکھاتا؟"

"یہی بات تو الجھاؤ کا باعث ہے۔ میوزیم کی بیشتر چیزیں سرقے سے حاصل کی گئی ہیں اور اسے احساس ہو گا کہ ہم اس بات کو پا جائیں گے پھر اس نے مسروقہ چیزیں کیوں دکھائیں؟ اور ایلیویٹر کی کارگزاری اور ٹائم لاک کے متعلق کیوں

وضاحت کی؟ اسے اتنا تو معلوم ہو گا۔ کہ واپس جا کر ہم ان چیزوں کے متعلق کسی نہ کسی سے ضرور تذکرہ کریں گے۔ ہاں اگر ان کے ارادے کچھ اور ہیں تو پھر دوسری بات ہے۔"

"ارادے کیسے؟" گے نے تن کر پوچھا۔

"یہی کہ وہ ہمیں نکلنے نہ دیں۔"

"ہونہہ! کیا واہیات بات ہے۔ وہ ہمیشہ کے لئے ہمیں کیسے روک سکتے ہیں۔"

گیری نے چٹکی لگائی۔ "کچھ بھی ہو۔ مجھے یہ صورت حال پسند نہیں۔ اچھا چل کر فینیل اور جونز سے مشورہ کرتا ہوں" وہ خوابگاہ سے چلا گیا۔

گے بیٹھی انتظار کرنے لگی۔ تک کے میوزیم دکھانے پر اسے بھی الجھن ضرور تھی مگر وہ پریشان نہ تھی اور یہ سوچ رہی تھی کہ اپنے بہترین حفاظتی اقدامات پر بھروسہ کرتے ہوئے کاہن پرک اجنبیوں کو میوزیم دکھانے پر نہیں گھبراتا۔

بیس منٹ بعد گیری واپس آ کر بولا۔ "فینیل کو بھی صورت حال تشویشناک ہو رہی ہے اور وہ آج رات جونز کو وہیں چھوڑ کر ہمارے پاس آنے کی کوشش کرے گا اگر کاہن پرک نے ہمارے لئے کوئی مصیبت کھڑی کرنا چاہی تو جونز ہماری مدد کر سکے گا۔ جب ہم نے انگوٹھی حاصل کر لی تو سگنل دے کر جونز کو ایئر فیلڈ پر بلوا لیا گے اور وہاں سے پرواز کر جائیں گے واپسی پر تھیا کو بھی مین واٹل لے جائیں گے۔"

رات کو ٹھیک نو بجے ایک زردرو خادم آیا اور انہیں مرکزی چبوترے پر لے گیا۔

اپنی کرسی میں بیٹھا کاہن پرک ان کا منتظر تھا۔ خوشگوار انداز سے استقبال کرنے کے بعد کرسیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے وہ بولا۔ "مس ڈسمنڈ تک

بتایا ہے کہ تم جنگل کی دنیا کی فوٹوگرافر ہو۔ کیا وہاں کافی عرصے سے ملازم ہو؟"

"نہیں صرف چھ ماہ سے"

"جانوروں سے دلچسپی کی وجہ سے میں اس رسالے کا باقاعدہ خریدار ہوں" کاہلن برگ نے بتایا" اچھا" گے بولی" پھر تو امید ہے کہ اس شاندار رہائش گاہ کی تصاویر لینے کی اجازت ضرور دوگے"

"فوٹوگرافی یہاں ممنوع ہے مس ڈسمنڈ"

اس سے نگاہیں چار کر کے گے مسکرائی" کیا میرے لیے بھی؟ میں صرف گھر اور باغ کی تصاویر لونگی۔"

"مجھے افسوس ہے میں یہ اجازت نہیں دے سکتا" کاہلن برگ نے کہا اور پھر میوزیم کے متعلق پوچھ کر موضوع بدل دیا۔ گے نے میوزیم کی بڑی تعریف کی۔

اتنے میں تین زولو خادم آکر چبوترے پر بچھی ہوئی میز کے پاس ادب سے کھڑے ہوگئے اور اسی وقت پیٹ بھرنے کے بعد ہنڈن برگ بھی کاہلن برگ کے پاس آکھڑا ہوا کاہلن برگ نے پیار سے اس کی پیٹھ پر تھپکی دی اور گے بولی" اوہ کتنا خوبصورت چیتا ہے۔ کیا میں بھی اسے تھپک سکتی ہوں؟"

"نہیں۔ یہ عقلمندی نہ ہوگی۔ میرا یہ پالتو جانور کسی اجنبی سے مانوس نہیں"

اس نے اپنی کرسی کو حرکت دی" چلو کھانا کھالیں"

کھانے کی میز پر جانے کے بعد کاہلن برگ گیری کی طرف مڑا" اور مسٹر ایڈورڈ کیا تم کافی مدت سے پائلٹ کے پیشے کو اپنائے ہوئے ہو؟"

گیری نے سر ہلایا۔" حال ہی میں پیشہ ورانہ طیارچی بنا ہوں۔ ویسے امریکہ میں کافی مدت طیارہ رانی کرتا رہا ہوں اور اب ڈربن میں اپنا بزنس شروع کیا ہے۔"

برف لگے ٹمبلرز سامنے لاکر رکھ دیئے گئے اور کاہلن برگ بولا۔" مس ڈسمنڈ

تم تصاویر لینے کے لئے جا رہی تھیں۔"

"ہاں۔ راستے میں یہ شاندار اقامت گاہ دیکھ کر اتر گئی۔ تمہیں ناگوار تو نہیں گذرا؟"

"ہرگز نہیں اگر مجھے ناگوار ہوتا تو تم یہاں نہ بیٹھی ہوتیں۔ غیر متوقع مہمانوں کا خیر مقدم کر کے مجھے خوشی ہوتی ہے۔"

"اس جنگل میں تمہیں تنہائی کا شدید احساس ہوتا ہوگا؟"

"مصروفیت کی وجہ سے کبھی احساس نہیں ہوا۔" کاہلن برگ نے کہا۔ "تمہارے فوٹو گرافر ہونے پر کچھ حیرت ہے کیونکہ چال ڈھال اور انداز و اطوار سے یوں ظاہر ہوتا ہے جیسے تم کوئی ماڈل گرل ہو۔"

"یہ کام بھی کرتی رہی ہوں مگر فوٹو گرافی میں زیادہ کشش محسوس ہوئی اس لئے یہ پیشہ اختیار کر لیا۔"

"فوٹو گرافی سے تو مجھے بھی دلچسپی ہے مگر محض مبتدی کے طور پر۔ میرا خیال ہے تم رنگین تصاویر اتارا کرتی ہو۔"

فوٹو گرافی کے متعلق گیے کی معلومات بس یونہی سی تھیں اور اب اسے محسوس ہونے لگا کہ گفتگو ایک ایسے خطرناک موڑ پر پہنچ رہی ہے جہاں پردہ چاک ہو سکتا ہے وہ بولی۔ "ہاں۔ رنگین تصاویر پر کام کرتی ہوں۔"

"اچھا تو یہ بتاؤ مس ڈسمنڈ کہ ....."

"یہ ٹراؤٹ مچھلی میری پسندیدہ مچھلی ہے۔" گیے نے بات کاٹ کر موضوع گفتگو بدلنا چاہا۔

"ہاں ٹراؤٹ مجھے بھی بہت پسند ہے مگر میں پوچھ رہا تھا کہ ....."

اب گیری گے کی مدد کے لئے کود پڑا اور کاہن برگ کی بات کاٹ کر جلدی سے بولا۔" مسٹر کاہن برگ باغ کی سیر کرتے ہوئے ایک زولو کو دیکھا جو جنگ کی وردی میں کسی فلم کا کردار لگ رہا تھا۔ بڑا ہی شاندار لگ رہا تھا۔"

"ہاں میرے پاس سو سے زائد ملازم ایسا ہی روائیتی لباس پہنتے ہیں۔ جانوروں اور انسانوں کا شکار کرنے میں وہ بڑے ماہر ہیں۔ وہ ریاست کے محافظ ہیں اور دن رات جنگل کے راستے کی نگرانی کرتے رہتے ہیں۔"

"اور باغ کی نگرانی بھی کرتے ہوں گے" گیری نے مچھلی کی پیٹھ کی ہڈی الگ کرتے ہوئے سرسری انداز سے کہا۔

جواب میں اتنا طویل وقفہ حائل ہوا کہ گیری سر اٹھا کر کاہن برگ کی طرف دیکھنے پر مجبور ہو گیا۔ کاہن برگ کی نگاہیں اس پر مرکوز تھیں اور ان آنکھوں سے ایسی تفنن آمیز حقارت جھلک رہی تھی کہ گیری پھر جلدی سے مچھلی کی طرف متوجہ ہو گیا۔" نہیں مسٹر ایڈورڈ۔ رات کے وقت باغ کی نگرانی کوئی نہیں کرتا ہاں اگر کوئی اجنبی یہاں آیا ہو تو دن کے وقت چند ایک زولو باغ کی نگرانی پر متعین کر دیئے جاتے ہیں۔" وہ ہنڈن برگ کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرنے لگا اور چیتا خرخرایا۔

کتنی بھلی آواز ہے۔" گے بولی۔" کیا یہ چیتا کافی مدت سے تمہارے پاس ہے؟"

" تین سال سے کچھ زیادہ ہی ہو گئے ہیں اسے میرے پاس۔" کاہن برگ نے گیری کی طرف دیکھا۔ اور کہتا گیا۔ بڑا سمجھدار جانور ہے اور ایک طرح سے میرا باڈی گارڈ بھی ہے۔ چند ماہ ہوئے ایک ملازم چاقو لے کر میرے دفتر میں آن گھسا مگر اس سے پہلے کہ وہ مجھ پر حملہ کرتا۔ ہنڈن برگ نے اس کے چیتھڑے اڑا دیئے۔"

کھانا جاری رہا اور زندہ دلانہ انداز سے کاہن برگ باتیں کرتا رہا۔

گے کہ یوں گمان ہو رہا تھا جیسے کاہلن برگ اس کے حسن و جمال سے اتنا متاثر نہیں جتنا کہ اور لوگ ہوتے رہے ہیں تاہم وہ گفتگو میں گرمجوشی سے حصہ لیتی رہی۔

کھانے کے بعد وہ کافی پی رہے تھے کہ تک جیوتر سے پر آیا اور ایک ضروری فون کال کے متعلق بتایا۔

"اوہ مجھے یاد ہی نہیں رہا" کاہلن برگ نے آگنے کی طرف دیکھا "معاف کرنا مس ڈسمنڈ۔ ضروری کام سے جانے پر مجبور ہوں اور اب شاید دوبارہ نہ مل سکوں۔ افسوس کہ تصویر کشی کی اجازت نہیں دے سکا۔"

وہ دونوں اٹھے اور اس کی مہمان نوازی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے مصافحہ کیا۔ غیر معمولی انداز سے وہ چند لمحوں تک انہیں دیکھتا رہا اور پھر کرسی کو حرکت دی۔ ہنڈرن برگ بھی اس کے پیچھے چل دیا۔

دفتر میں تک انتظار کر رہا تھا۔ کاہلن برگ بولا۔ "شکریہ تک وہ دونوں اب بور کرنے لگے۔ خوبصورت عورت ہے مگر صرف کھلونے کے طور پر۔ ان کے باقی تین ساتھیوں کا کیا حال ہے؟"

"گائیڈ کا کام تمام کر دیا گیا ہے۔ فینل اور جونز ٹیلے پر سے دوربین کے ذریعے یہاں کی نگرانی کر رہے ہیں۔ تو وہ ریڈیو کے ذریعے ایڈورڈ سے ان کا ربط قائم ہے اور فینل جونز کو وہیں ٹیلے پر چھوڑ کر آج رات یہاں وارد ہوگا۔ لڑکی اور ایڈورڈ کی خفیہ طور پر کی ہوئی ٹیپ گفتگو سے پتہ چلتا ہے کہ ایڈورڈ کے خیال میں ہم ان پر شبہ کر رہے ہیں۔"

"ٹھیک ہے" کاہلن برگ بولا۔ "اب تم چھٹی کر سکتے ہو"
تک کے جانے کے بعد کاہلن برگ شام کی ڈاک دیکھنے لگا۔

ساڑھے دس بجے ہلکی سی دستک ہوئی اور اجازت پاکر کیمو سا اندر آگیا۔ کاہلن برگ نے پوچھا۔ "کیا بات ہے؟"

"سر ایک مالی زوائڈ انتقال کر گیا ہے۔"

کاہلن برگ نے بھنویں اٹھائیں: "زوائڈ؟ وہ کیسے؟"

"پتہ نہیں ماسٹر۔ سر میں اور پٹھوں میں درد کی شکایت کر رہا تھا۔ وہ اکثر بہانے بنایا کرتا تھا اس لئے کسی نے خیال نہیں کیا۔ بعد میں کراہنے لگا۔ اور کہنے لگا کہ گلے میں آگ سی لگی ہوئی ہے۔ پھر وہ کر کراچانک مر گیا۔"

"عجیب سی بات ہے۔ بہر حال اسے دفنا دو۔ میرا خیال ہے اس کی بیوی کو کوئی دکھ نہ ہوگا۔ بیکار سا آدمی تھا۔"

کیمو سا نے جھک کر کہا۔ "بہت بہتر ماسٹر" اور پھر وہ اب سے رخصت ہو گیا۔

کاہلن برگ کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ ابھر آئی۔ تو گویا انگوٹھی اب بھی مہلک ہے۔

۸

اپنے کمروں میں جا کر گئے اور گیری جی نے چبوترے کی طرف کھلنے والی سب کھڑکیوں

کو بند اور دروازوں کو مقفل اور ایئر کنڈیشنز کو مصروف کار پایا۔ گیری نے ایک کھڑکی کو کھولنے کی کوشش کی مگر یہ ٹس سے مس تک نہ ہوئی۔ "یہ تو برا ہوا" وہ سر کھجاتے ہوئے بولا۔ "اب فینل کیسے اندر آئے گا۔"

"تو پھر اب؟" گے بھی سوچ میں پڑ گئی۔

"فینل کو الرٹ کر دیتا ہوں۔ وہ خود ہی کسی دروازے کا قفل کھول کر آجائے گا مگر ابھی تو دس بجے ہیں اور گیارہ بجے اس سے بات ہو گی کا ہلن برگ کیسا شخص لگا؟"

"مجھے تو پسند نہیں آیا۔ تمہارا کیا خیال ہے؟"

"خطرناک شخص ہے۔" گیری بولا۔ "اور میرا خیال ہے کہ سنکی بھی ہے۔ میرا یہ گمان پختہ ہونے لگا ہے کہ ہم کسی جال میں پھنس گئے ہیں مگر اب انگوٹھی کے لئے کوشش نہ کرنا حماقت ہو گی۔"

"سنکی سے تمہارا کیا مطلب ہے؟"

"سنکی سے میری مراد نیم پاگل ہے۔" اس کی آنکھوں سے ہی یہ بات ظاہر ہے"

"شاید تم بے جا توہمات میں مبتلا ہو۔ ہو سکتا ہے اپنی معذوری کی وجہ سے وہ یوں دکھائی دے رہا ہو" گے بولی: "اب کیا کرنے کا ارادہ ہے؟"

"آدھا گھنٹہ انتظار کرنے کے بعد جا کر ایلیویٹر چیک کروں گا۔"

پھر وقت گزارنے کے لئے وہ ادھر ادھر کی باتیں کرنے لگے۔

آدھے گھنٹے بعد گیری اٹھا تو گے بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔ "میں بھی چلتی ہوں تمہارے ساتھ۔ اگر کسی سے آمنا سامنا ہو گیا تو کہہ دیں گے کہ تازہ ہوا کی خاطر باغ میں جانے کے لئے کوئی کھلا دروازہ ڈھونڈ رہے تھے۔"

دبے پاؤں راہداری میں آکر انہوں نے ادھر ادھر دیکھا اور مطلع صاف پا کر

آہٹ پیدا کئے بغیر راہداری کے آخر میں جا پہنچے۔ گیری کھڑکی کے پاس گیا اور چھپا ہوا بٹن ڈھونڈ کر دبا یا۔ دیوار سرک گئی اور گیری کو وہیں رکنے کا اشارہ کر کے گیری ایلیویٹر میں سوار ہو گیا۔ تک کے بتائے ہوئے طریقے سے بٹن دبانے کے بعد وہ نیچے پہنچا اور پھر اوپر آ کر کھڑکی کا بٹن دبا کر دیوار کو اپنی جگہ لے آیا۔

"چلو یہ تو معلوم ہو گیا کہ ایلیویٹر کام کر رہا ہے۔" اپنے کمرے میں پہنچ کر گیری بولا۔ "اب ہر بات کا انحصار اس بات پر ہے کہ فینل کوئی قفل کھول کر یہاں پہنچ سکتا ہے اور پھر میوزیم کے قفل کو کھول سکتا ہے یا نہیں۔"

مزید پندرہ منٹ انتظار کرنے کے بعد اس نے ریڈیو کے ذریعے رابطہ قائم کر کے فینل کو صورت حال سے آگاہ کیا۔ فینل نے بتایا کہ رہائش گاہ کے دونوں طرف آخری حصوں میں روشنی نظر آ رہی ہے۔

"دائیں طرف کی روشنی ہمارے کمروں کی ہے۔" گیری نے بتایا۔ "اور دوسری طرف کی روشنی کاہلن برگ کے کمرے کی ہے۔ کاہلن برگ نے کہا تھا کہ رات کے وقت باغ میں پہریدار نہیں ہوتے مگر مجھے یقین نہیں آیا اس لئے پوری احتیاط سے آنا۔"

"لو وہ بائیں طرف والی بتی بجھ گئی ہے۔" فینل نے کہا۔ "اچھا میں جونز کو پیچھے چھوڑ کر آ رہا ہوں۔"

ریڈیو آف کر کے اس نے ٹیبل لیمپ جلنے دیا۔ اور چھت کی بڑی بتی بجھا دی۔ پھر گیری کو ساری صورت حال بتانے کے بعد کہا۔ "ہو سکتا ہے دو تین گھنٹوں میں ہمیں واپس مین واٹل کی طرف پرواز کرنا پڑ جائے اس لئے یہ کپڑے اتار دو اور اپنے کپڑے پہن لو۔"

گے خواب گاہ میں چلی گئی اور اپنے کپڑے پہن کر لوٹ آئی۔ اتنے میں گیری بھی
لباس تبدیل کر چکا تھا۔ اب وہ دونوں کھڑکی کے قریب بیٹھ گئے اور شیشے میں سے
باہر اندھیرے میں دیکھتے ہوئے انتظار کرنے لگے۔

وقت رینگ رینگ کر گزرتا رہا اور پھر باہر تاریکی میں فینل کا سایہ نمودار ہوا۔
کھڑکی کے پاس آکر اس نے ان کی طرف دیکھ کر سر ہلایا اور پھر چبوترے کے دروازے
پر جا کر اوزاروں کا تھیلا کندھے سے اتار کر نیچے رکھ دیا۔ پنسل فلیش لائٹ سے قفل
کا جائزہ لینے کے بعد اس نے ان دونوں کی طرف دیکھ کر انگوٹھا ہلایا اور اوزاروں کا تھیلا
ٹٹولنے لگا۔

چند منٹ بعد چبوترے کا دروازہ کھل گیا اور اوزاروں کا تھیلا اٹھائے فینل
اندر آگیا۔ گے کو نظر انداز کر کے وہ گیری سے مخاطب ہوا۔ "تم تو مزے میں رہے مگر ہمیں
کافی مصیبت اٹھانی پڑی۔ لفٹ کہاں ہے ممکن ہے وہاں تین چار گھنٹے لگ جائیں"
گیری گے کی طرف مڑا۔ "اگر اتنا وقت صرف ہونا ہے تو میرا خیال ہے تم یہیں
ٹھہرو"

"ٹھیک ہے۔" آمادگی کے انداز میں سر ہلا کر وہ بولی۔
"ٹی وی نگرانوں کے متعلق کیا معلوم کیا ہے؟"
"کیمرے میوزیم میں نصب ہیں مگر مانیٹر روم کا پتہ نہیں لگا سکا۔ متعدد کمرے
ہیں اور ان سب کو چیک کرنا ناممکن تھا اگر باغ میں پہریدار نہیں تھے تو امکان ہے
کہ رات کو ٹی وی مانیٹر کو بھی واچ نہیں کیا جاتا ہوگا۔"
"خطرہ ضرور ہے مگر اب اور کوئی چارہ کار نہیں" فینل بولا۔ "آؤ چلیں"
وہ دونوں خاموشی سے راہداری میں نکل گئے اور گے بستر پر بیٹھ کر انتظار کرنے

لگی۔

چند منٹ بعد لفٹ میں نیچے پہنچ کر گیری نے چھت میں مستور کیمرے کی طرف اشارہ کیا۔ فینل نے کیمرے کے نیچے جا کر لینز کو غور سے دیکھا اور اطمینان کی سانس لیتے ہوئے بولا۔ "یہ بند پڑا ہے۔"

"قسمت مہربان لگتی ہے"، گیری نے پتلون سے پسینہ آلود ہاتھ پونچھتے ہوئے کہا۔ "وہ رہا میوزیم کا دروازہ"

فینل دروازے کے قریب گیا اور ڈائل اور لاک کا جائزہ مکمل کرنے کے بعد بولا۔ "کچھ دیر لگ جائے گی مگر ناکام نہیں رہوں گا۔" اس نے اوزاروں کا تھیلا کھولا اور کچھ اوزار چن کر قفل پر جٹ گیا۔

گیری سگرٹ پر سگرٹ پیتے ہوئے ادھر ادھر ٹہلنے لگا۔ فینل تندہی سے مصروف رہا۔ تقریباً ایک گھنٹے بعد گیری نے پوچھا۔ "کہاں تک پہنچے ہو؟"

"ٹائم سوئچ کو تو بے اثر کر چکا ہوں" فینل نے پسینہ پونچھتے ہوئے کہا۔ "یہی کام مشکل ترین تھا اور اب لاک سے نبٹنا ہے۔"

گیری سگرٹ پھونکتے ہوئے پھر انتظار کرنے لگا۔ پھر سوا گھنٹے کے بعد فینل نے کامیابی کا نعرہ لگاتے ہوئے کہا۔ "لو بھئی قفل بھی سرنگوں ہو گیا۔ خوش قسمتی سے جلد ہی کام بن گیا۔ ورنہ اس سے پہلے ایسے ہی لاک پر ایک دفعہ پورے پانچ گھنٹے صرف کرنا پڑے تھے۔" اس نے اوزار سنبھالے۔ "یہ پتہ ہے انگوٹھی کہاں ہے؟"

"ہاں چلو اندر" گیری نے کہا۔ دونوں پکچر گیلری سے ہو کر دوسرے کمرے میں گئے اور گیری ایک جھٹکا سا کھا کر رک گیا۔ شیشے کا بکس موجود تھا مگر اس کے اندر انگوٹھی موجود نہ تھی۔

"کیا ہوا؟" فنیل نے پوچھا۔

"انگوٹھی اس بکس میں تھی مگر اب غائب ہے۔" گیری نے خشک لبوں کو ہونٹوں سے تر کیا۔

معاً آہٹ سن کر دونوں کے سر پیچھے کی طرف گھوم گئے۔ بھیڑیئے کی کھال میں ملبوس چار عظیم الجثہ زولو چوڑے پھل والے بھالے ہاتھوں میں لئے پکچر گیلری کے دروازے پر خشمگیں نگاہوں سے انہیں گھور رہے تھے۔ پھر ایک نے ٹوٹی پھوٹی انگریزی زبان میں کہا "تم آؤ ہمارے ساتھ"

"برے پھنسے" گیری نے بے بسی سے کہا۔

فنیل کچھ متامل تھا مگر ان چار دیو قامت حبشیوں سے نبٹنا اس کے بس کی بات نہ تھی چنانچہ اوزاروں کا تھیلا اٹھا کر گیری کے پیچھے چلنے لگا۔

ادھر وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ گے کی بے چینی بڑھتی جا رہی تھی۔ فنیل اور گیری کو گئے دو گھنٹے گذر چکے تھے۔ عالم انتظار میں بیٹھے بیٹھے تھک جاتی تو اٹھ کر ٹہلنا شروع کر دیتی۔

دروازے پر ہلکی سی دستک ہوئی اور اس نے جلدی سے جاکر دروازہ کھول دیا۔ مگر وہاں نیزہ بردار حبشی کو دیکھ کر اس کے منہ سے ہلکی سی چیخ نکل گئی۔ زولو نے راستہ چھوڑتے ہوئے کہا۔ "میرے ساتھ آؤ۔ ماسٹر نے تمہیں بلوایا ہے۔"

"کیوں؟ کیا بات ہے؟" گے نے بھنچی ہوئی آواز سے پوچھا۔

"ماسٹر سے پوچھ لینا۔" زولو نے کرخت لہجے میں کہا۔

قدرے تذبذب کے بعد دل میں ہزاروں وسوسے لئے وہ کمرے سے نکل آئی اور زولو نے راہداری میں دور دراز دروازے کی طرف نیزے سے اشارہ کیا چاروناچار

گے اس طرف چل دی۔ ان کے وہاں پہنچتے ہی دروازہ خود بخود کھل گیا اور دھڑکتے دل کے ساتھ گے کا ہلن برگ کے دفتر میں داخل ہوئی۔ اس کا حلق سوکھ کر کانٹا ہو رہا تھا۔

ہنڈرن برگ کی معیت میں کاہلن برگ اپنی میز کے پیچھے بیٹھا سگرٹ پی رہا تھا "آؤ مس ڈسمنڈ۔ آؤ۔ بڑا دلچسپ تماشہ دیکھ رہا ہوں۔"

میز کی طرف جاتے وقت گے کی نظر چھوٹے سے ٹی وی سیٹ پر پڑی اور کاہلن برگ بولا: "بیٹھ کر دیکھو مس ڈسمنڈ۔ بڑا دلچسپ پروگرام ہے۔"

ٹی وی سیٹ میں فنیل میوزیم کے دروازے پر خمیدہ حالت میں دکھائی دے رہا تھا۔ کاہلن برگ بولا۔ "میرا خیال ہے یہ تالا کھول کر ہی رہے گا حالانکہ قفل ساز نے یقین دلایا تھا کہ اسے کوئی نہیں کھول سکتا۔"

اچانک ٹی وی سکرین پر فنیل مڑتا ہوا دکھائی دیا اور سپیکر میں سے اس کی آواز ابھری: "لو بھئی قفل بھی سرنگوں ہو گیا۔۔۔"

کاہلن برگ نے برہم ہو کر کہا۔ "تمہارا دوست بڑا تیز نکلا۔ مجھے اس کی کامیابی کا یقین نہیں تھا۔ اور اسی لئے رات کے وقت آج ہم نے لفٹ کو چالو رکھا تھا۔ میں یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ یہ پیشہ ور نقب زن واقعی تالا کھول سکتا ہے یا نہیں۔"

انہوں نے فنیل اور گبری کو میوزیم میں داخل ہوتے دیکھا اور پھر کاہلن برگ نے ایک بٹن دبا کر منظر تبدیل کرتے ہوئے کہا۔ "میں نے تمہارے دوستوں کو مغالطے میں رکھنے کے لئے بیرونی کمرے کا کیمرا اب تک بند کئے رکھا تھا اور اب ذرا ان کی مایوسی اور حیرت کا منظر دیکھو۔" اس نے ایک اور بٹن دبایا اور فنیل اور گبری انگوٹھی کے خالی کیس کے سامنے بت بنے دکھائی دیئے۔

مؤ نینل کی آواز ابھری: "کیا ہوا؟"

کاہن برگ نے ایک اور بٹن دبا کر سیٹ بند کرتے ہوئے کہا۔ "چند منٹ میں وہ یہاں ہوں گے۔ لو سگرٹ پیو مس ڈسمنڈ"

سونے کے سگرٹ بکس میں سے سگرٹ لے کر گرے نے شکریہ ادا کیا۔

کاہن برگ نے اس کے سگرٹ کو آگ دکھائی: "ویسے مسٹر شالک کا کیا حال ہے؟"

چہرہ سپاٹ رکھتے ہوئے وہ چونکے بغیر بولی۔ "ٹھیک ہی تھا۔"

"اس کی سرگرمیاں بڑھتی ہی جا رہی ہیں اور اب وقت آگیا ہے کہ اسے روک دیا جائے"

اس کی آنکھوں کی چمک دیکھ کر ایپ گرے کو یقین آگیا کہ یہ شخص واقعی نیم پاگل ہے۔

وہ بڑے ٹھنڈے انداز سے بولی: "اس کی سرگرمیاں تمہاری سرگرمیوں سے زیادہ مذموم تو نہیں۔"

کاہن برگ کی آنکھیں بھنچ گئیں "وضاحت کرو مس ڈسمنڈ"

"مسٹر تکمنے بتایا ہے کہ میوزیم کی ہر چیز اصلی ہے میں نہیں سمجھتی کہ فلورنس والوں نے گھبرٹی کا منقش تختہ یا حضرت داؤد کا مجسمہ تمہارے ہاتھ بیچا ہوگا۔ مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ بورگیا کی انگوٹھی بھی چوری کی ہے۔"

خلاف توقع کاہن برگ مسکرا دیا: "تمہاری صاف گوئی قابل ستائش ہے۔ واقعی میوزیم کی ہر شے سرقہ شدہ ہے لیکن اس کی وجہ یہ ہے کہ میں خوبصورت چیزوں کا دیوانہ ہوں مصروفیت کی وجہ سے یورپ کی سیر نہیں کر سکتا اس لئے موقع ملتے ہی خوبصورت چیزیں اپنے پاس منگوا لیتا ہوں مگر شالک خوبصورتی کے لئے نہیں بلکہ دولت کے لئے ہاتھ پاؤں مارتا ہے اور اب اسے روک دینا چاہتا ہوں۔"

عین اسی وقت دروازہ کھلا اور فینل اور گیری اندر آ گئے۔ ان کے پیچھے چار دن

پاسبان زولو دروازے میں رک گئے اور کاہلن برگ نے انہیں رخصت ہونے کا اشارہ کیا۔ وہ چاروں پیچھے ہٹ گئے اور دروازہ بند کر دیا۔ کاہلن برگ بولا۔ "آؤ بھئی آؤ بیٹھ جاؤ۔ مس ڈسمنڈ پہلے سے آئی بیٹھی ہے۔"

گیری نے کرسی سنبھالی لی مگر فینل بدستور کھڑا رہا۔ اور کاہلن برگ کو گھورتا رہا۔

کاہلن برگ نے کہا۔ "بیٹھ جاؤ مسٹر فینل اور میوزیم کا قفل کھول لینے پر مبارکباد ہو۔ مجھے یقین نہیں تھا مگر تم کامیاب رہے۔"

"یہ چکنی چپڑی باتیں رہنے دو" فینل پھنکار کر بولا۔ "ہم انگوٹھی کے لئے آئے تھے مگر وہ نہیں پا سکے اب ہم جا رہے ہیں اور تم ہمیں روک نہیں سکتے۔"

"ضرور جاؤ۔ میں تمہیں روکنا بھی نہیں چاہتا لیکن پہلے کچھ باتیں ہو جائیں" کاہلن برگ نے ہولے سے کہا

"باتیں کیسی؟ میں تم سے کوئی بات نہیں کرنا چاہتا۔ آؤ گیری چلیں۔ یہ ہمیں نہیں روک سکتا۔" فینل نے غضبناک ہو کر کہا اور آگے بڑھ کر دروازے کا ہینڈل گھمایا مگر دروازہ مقفل پایا۔ وہ جھلا کر مڑا اور کاہلن برگ کو گھورتے ہوئے بولا۔

"دروازہ کھلواؤ ورنہ گردن توڑ دوں گا تمہاری۔"

"یہ رویہ تمہارے لئے نقصان دہ ہو سکتا ہے مسٹر فینل" کاہلن برگ نے کہا اور زبان کو تالو سے چپکا کر چٹاخ جیسی آواز نکالی۔ یہ آواز سنتے ہی ہنڈن برگ اٹھا اور لمبے لمبے دانت نکال کر آہستہ آہستہ فینل کی طرف بڑھا۔ فینل بدحواس ہو کر پسپا ہونے لگا۔ کاہلن برگ نے کہا۔ "اب بیٹھ جاؤ مسٹر فینل اور یقین کرو۔ دوسرا اشارہ پاتے ہی میرا پالتو تمہارے ٹکڑے اڑا کر رکھ دے گا۔"

گھبرا کر فینل جلدی سے گیری کے پاس کرسی پر بیٹھ گیا۔

"شکریہ" کاہن برگ کہنے لگا۔ "یورگیا کی انگوٹھی حاصل کرنے کے لیے تم تینوں نے جو بھاگ دوڑ کی ہے میں اس پر پانی نہیں پھیرنا چاہتا۔ انگوٹھی میری نہیں اور اسی لئے چند شرائط پر میں نے یہ تمہیں دینے کا فیصلہ کیا ہے۔" اس نے دراز کھولی اور اس میں سے ایک اور شیشے کے بکس میں بند انگوٹھی نکال کر بکس میز پر رکھ دیا۔

فینل نے انگوٹھی پر نظر ڈال کر گیری کی طرف دیکھا۔ "کیا یہی ہے وہ انگوٹھی؟" پھر گیری کے سر کی اثباتی جنبش پا کر اس نے کاہن برگ پر نگاہ کی۔ "شرائط سے کیا مطلب ہے تمہارا!"

کاہن برگ گے سے مخاطب ہوا۔ "مس ڈسمنڈ اگرچہ دولت کی فراہم کردہ ساری آسائشیں میسر ہیں اور بے حد مصروف رہتا ہوں لیکن پھر بھی ایسا وقت آجاتا ہے۔ جب میں اکتاہٹ محسوس کرنے لگتا ہوں۔ تم دیکھ سکتی ہو کہ ایک معذور شخص ہوں اور کرسی سے بندھا ہوا ہوں۔ ایسے میں شکار سے زیادہ اور کوئی چیز میرے لئے تفریح کا سامان نہیں ہوتی۔ مگر معذوری کے باعث شکار سے تفریح حاصل کرنے کے بھی قابل نہیں ہوں۔"

"یہ کیا ہے سب؟" فینل نے سلگتے ہوئے پوچھا۔ "وہ شرائط کیا ہیں؟"

کاہن برگ نے اسے نظر انداز کر کے انگوٹھی والا بکس گے کی طرف بڑھایا۔ "یہ رہی انگوٹھی۔ معلوم ہوا ہے کہ اس کے لئے شالک تم میں سے ہر ایک کو نو نو ہزار ڈالر معاوضہ دے گا۔" وہ مسکرا دیا۔ "تم دیکھ سکتی ہو کہ میرا جاسوسی کا نظام کتنا عمدہ ہے۔ نو ہزار ڈالر کے عوض تم یقیناً انگوٹھی کو شالک تک پہنچا دو گے"

"تم واقعی انگوٹھی ہمیں دے رہے ہو؟" ڈینیل نے پوچھا۔

"انگوٹھی میں نے مس ڈسمنڈ کو دے دی ہے لیکن اسے لے جانے کے لئے تمہیں

بڑی جدوجہد کرنا ہوگی۔"

"ہوں تو یہ بات ہے۔" فینل کی آنکھیں سکڑ گئیں۔ "گویا تمہارے غلام ہمیں دکنے کی کوشش کریں گے؟"

"ہاں۔ میں نے شکار کی مہم ترتیب دی ہے میرے زولو شکاریوں کا کردار ادا کریں گے اور تم تینوں اور مسٹر جونز، جو تمہارا ملنے پر منتظر ہے' اس مہم میں شکار کی طرح جان بچانے کی کوشش کرو گے۔ یقین ہے کہ اس شکاری مہم سے تم بھی میری طرح لطف اندوز ہوگے۔ مطمئن رہو۔ زولو شکاریوں سے بچنے کے لئے تمہیں کافی مہلت یعنی تین گھنٹے کا وقت دیا جائے گا۔ تم چار بجے صبح روانہ ہوگے اور زولو شکاری سات بجے تمہارے پیچھے آئیں گے یوں تمہارے بچ نکلنے کا انحصار اس بات پر ہوگا کہ تم کس تیز رفتاری سے سفر کرتے ہو یا کس فہم و فراست سے اپنی جان بچاتے ہو۔"

"کیا تم واقعی سنجیدگی سے یہ سب کچھ کہہ رہے ہو؟" گیری نے پوچھا۔

"یقیناً اور اگر بدقسمتی سے تم شکاریوں کے ہاتھ لگ گئے تو تمہیں خود میری سنجیدگی کا یقین آجائے گا۔"

"اور اگر ہم ان کے ہاتھ لگ گئے تو کیا ہوگا؟"

کاہلن برگ نے محظوظ ہونے کے انداز میں سر کو حرکت دی۔ "وہی ہوگا جو شکاری شکار کے ساتھ کرتے ہیں۔ تم لوگ بڑی سنگدلی سے ہلاک کر دیئے جاؤ گے۔ میرے زولو بڑے وحشی ہیں۔ مشہور زولو چیف شاکا جب اپنے کسی دشمن کو پکڑ لیتا ہے تو اس کے جسم میں کیل ٹھونک دیتا تھا۔ طریقہ یہ ہوتا تھا کہ شکار کے جسم کے زیریں حصے

میں نوکدار لمبے کیل گاڑ دیئے جاتے تھے اور اسے شدید اذیت کے عالم میں آہستہ آہستہ مرنے کے لئے چھوڑ دیا جاتا تھا۔

گیری کا چہرہ اتر گیا۔ "اور تمہارے زدلو ہمارے ساتھ بھی ایسا ہی کریں گے؟"

"ہاں" کاہلن برگ کے چہرے پر دیوانگی کی وحشت ابھر آئی۔ "تم لوگ ایک فرضی کہانی لے کر میری ریاست کی حدود میں آئے ہو اور تمہیں اس کی سزا ملنی ہی چاہیے علاوہ ازیں میرا میوزیم دیکھ چکے ہو اور یہ ضروری ہو گیا ہے کہ تمہیں زندہ نکلنے نہ دیا جائے"

کاہلن برگ کے دماغی اختلال کا اب گیری کو پورا یقین ہو گیا تھا۔ وہ بولا۔

"تو پھر ہمیں انگوٹھی کیوں دے رہے ہو؟ اپنے آدمی بلوا کر ابھی قتل کیوں نہیں کرا دیتے۔"

"شکار کی روداد میرے لئے تفریح بخش ہو گی اور انگوٹھی اس لئے دے رہا ہوں کہ اگر تم بچ نکلنے میں کامیاب رہے تو یہ تمہارا انعام ہو گا۔ ویسے یقین رکھو کہ تمہارے بچ نکلنے کے امکانات نہ ہونے کے برابر ہیں"

"فرض کرو ہم تم سے وعدہ کریں کہ واپس جا کر ہم کسی سے تمہارے میوزیم کا ذکر نہیں کریں گے اور ہم انگوٹھی بھی چھوڑ جائیں تو کیا تم ہمیں ہیلی کاپٹر پر پرواز کی اجازت دے سکتے ہو؟" گیری نے کہا۔

"نہیں اور ہیلی کاپٹر کا خیال چھوڑ دو میرے دس زدلو اس کی نگرانی کر رہے ہیں اور کل صبح ہوتے ہی میرا پائلٹ اسے لے جا کر اس کمپنی کو واپس کر آئے گا جس سے یہ کرائے پر لیا گیا ہے۔" یہ کہہ کر اس نے میز پر لگا ہوا ایک بٹن دبایا۔

اور دیوار پر لگا ہوا تختہ سرک . . . .

کر ایک طرف ہٹ گیا۔ اب دیوار پر اس کی رہائش گاہ اور ریاست کا نقشہ دکھائی

دے رہا تھا۔" اگر شکاری مہم چند گھنٹوں میں ختم ہو گئی تو مجھے بڑی مایوسی ہو گی۔ میری خواہش ہے کہ یہ چند دن جاری رہے اس لیے نقشہ دیکھ لو اور اسے ذہن نشین کر لو۔ تم دیکھ گئے ہو کہ مشرق کی طرف سے جانے کا راستہ بلند پہاڑوں کے سلسلے نے مسدود کر رکھا ہے اگر تم مشاق کوہ پیما نہیں ہو تو یہ راستہ اختیار کرنے کا مشورہ نہیں دوں گا کیونکہ میرے زولو ان پہاڑوں پر پہاڑی بکریوں کی طرح چڑھ سکتے ہیں۔ اور فوراً ہی تمہیں پکڑ لیں گے اور نہ ہی جنوبی سمت سے فرار کا مشورہ دوں گا۔ نقشے پر اس طرف دریا دکھایا گیا ہے مگر ان دلدلوں کی نشاندہی نہیں کی گئی جو دریا تک راستے میں پڑتی ہیں اور جن میں خونخوار مگرمچھ اور زہریلے سانپ بکھرے پڑے ہیں۔ شمالی راستہ وہی ہے جس سے تم آئے ہو۔ یہ سیدھا راستہ ہے۔ مگر اس راستے پر میرے بیس زولو متعین ہیں جن کو آتے وقت تم نہیں دیکھ سکے مگر مسٹر فینل اور مسٹر جونز کی پیش قدمی کو وہ برابر واچ کرتے رہے تھے سو اس راستے سے فرار ہونے کا کبھی مشورہ نہیں دوں گا۔ کیونکہ زولو تمہیں ہرگز نہ جانے دیں گے۔ اب رہ گیا مغرب کا راستہ۔ یہ راہ دشوار گزار ہے مگر ناممکن نہیں اس راستے پر تمہیں پانی کی ایک بوند تک نہیں ملے گی ہاں جنگل میں وہ واضح پگڈنڈی ضرور ہے جو میرے داخل جانے والی شاہراہ سے جا ملتی ہے اس طرف سے تمہیں تقریباً ایک سو بیس کلومیٹر کا فاصلہ طے کرنا ہو گا۔ اور تیزی سے سفر کرنا ہو گا۔ زولو کافی صبا رفتار ہوتے ہیں تاہم تمہیں تین گھنٹوں کی مہلت حاصل ہو گی۔" اس نے گھڑی پر نظر ڈالی: "میری نیند کا وقت کبھی کا ہو چکا ہے۔ اب تم لوگ اپنے کمروں میں چلے جاؤ اور کچھ دیر آرام کر لو۔ چار بجے تمہیں چھوڑ دیا جائے گا۔" اس نے ایک بٹن دبایا اور دروازہ کھلتے ہی چاروں زولو اندر آ گئے۔

"ان کے ساتھ چلے جاؤ۔" کاہلن برگ نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا "ایک افریقی ضرب المثل ہے کہ گدھ بڑا صابر پرندہ ہے۔ ذاتی طور پر میں یہ سمجھتا ہوں کہ تمہارے لئے گدھ کی خوراک بننا میرے زولو ملازموں کے ہاتھ لگنے سے زیادہ بہتر ہوگا۔ گڈ نائیٹ"

مہمان خانے میں پہنچ کر فینل نے دروازہ اندر سے بند کر لیا اور وہ کاہلن برگ کے منصوبے پر بحث کرنے لگے۔ کھڑکی میں سے چبوترے پر نصف درجن زولو دکھائی دے رہے تھے گویا ان کی نگرانی کڑی کر دی گئی تھی۔

بھرمے نوشی کرتے ہوئے وہ فرار کے راستے پر غور کرنے لگے مشرقی سمت پہاڑوں کا راستہ متفقہ طور پر مسترد کر دیا گیا کیونکہ ان میں سے جونز کے سوا کسی کو بھی پہاڑی سفر کا تجربہ نہ تھا۔ بڑی دیر بحث مباحثے کے بعد بالآخر یہ طے ہوا کہ روانگی کے بعد ٹیلے پر سے جونز کو لیا جائے اور پھر جنگل میں ھمبا کو ساتھ لے کر اس سے رہنمائی حاصل کی جائے۔

اس دوران گیری دیکھ رہا تھا کہ گے کی نظریں بار بار انگوٹھی کی طرف اٹھ رہی ہیں وہ بولا۔" سوچ کیا رہی ہو۔ کیس میں سے نکال کر انگلی میں پہن لو۔ کیس کی نسبت تمہاری انگلی میں انگوٹھی زیادہ محفوظ رہے گی۔"

"اگر انگوٹھی کوئی پہنے گا تو وہ میں ہوں گا" فینل نے گلاس رکھتے ہوئے کہا

"نہیں اسے گے پہنے گی، گیری نے آہستگی سے کہا۔" مجھے اس پر اعتماد ہے جبکہ تمہارے متعلق میں یہ نہیں کہہ سکتا۔"

فیصل نے گھور کر اسے دیکھا مگر جواب میں گیری کو بے باکی اور بے خوفی سے دیکھتے پا کر تذبذب میں پڑ گیا بالآخر اپنا گلاس اٹھاتے ہوئے اس نے دل ہی دل میں کہا۔ اچھا سور کے بچے جب اس کتیا کو ٹھیک کر دوں گا تو تم سے بھی نپٹ لوں گا۔

گے نے بکس میں سے انگوٹھی نکالی۔" انگوٹھی خوبصورت نہیں۔ البتہ ہیرے خوبصورت ہیں" پھر دائیں ہاتھ کی تیسری انگلی میں انگوٹھی کو ڈھیلا پا کر اس نے یہ انگوٹھے میں چڑھائی" اوہ یہ تو بھول ہی گئی تھی کہ یہ مردانہ انگوٹھی ہے۔ انگوٹھے میں کچھ بھدی تو لگتی ہے مگر گرنے کا خدشہ نہیں"

وہ باتیں کرتے رہے اور وقت گذرتا رہا۔ پھر چار بجے سے کچھ پہلے دور سے ڈھول بجنے کی آواز سنائی دینے لگی جیسے نبض دھڑک رہی ہو۔ یہ آواز سن کر ان کے دل یکبارگی اچھل کر حلق میں آ رہے اور خوفزدہ نگاہوں سے وہ ایک دوسرے کو تکنے لگے۔

ٹھیک چار بجے ایک فیل تن زولو نے آ کر روانگی کے لیے کہا اور وہ تینوں اپنے اپنے سفری تھیلے اٹھا کر باہر چبوترے پر آ گئے۔ یہاں ڈھول کی آواز نسبتاً بلند سنائی دے رہی تھی اور چبوترے کے آگے سیاہ اجسام والے تقریباً تیس زولو ڈھول کی تال پر دائرے میں رقص کر رہے تھے ان میں سے ہر ایک کے ایک ہاتھ میں بھینس کی کھال کی ڈھال تھی اور دوسرے میں چمکتے ہوئے بھالے تھے۔ جنگلی رقص کا یہ منظر بڑا دل دوز تھا۔

سفری تھیلوں کو کندھوں پر اٹھائے اور گے کو بیچ میں رکھتے ہوئے دونوں آدمی تیز تیز چلتے ہوئے چند منٹ میں جنگل میں پہنچ گئے۔ ڈھول کی آواز یہاں گہی

پہنچ رہی تھی اور ان کا دل دہلائے دے رہی تھی۔

فینل نے پکار کر بلانے اور فلیش لائٹ کا اشارہ دینے پر جونز ٹیلے سے اتر کر ان کے ساتھ آ ملا۔ اسے ساری صورت حال بتائی گئی تو وہ بھی فکرمند ہو گیا۔ پھر تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے وہ جنگل میں اس طرف چل دیئے جہاں تھمبا کو چھوڑ آئے تھے اور فرار کے راستوں پر بھی بحث کرتے رہے بالآخر طے ہوا کہ جنوبی سمت کا راستہ اختیار کیا جائے اس طرف دلدلوں اور مگرمچھوں کا خطرہ ضرور تھا مگر ساتھ ہی اس بات کا قوی امکان بھی تھا کہ اس رستے کو ناقابل عبور سمجھتے ہوئے زولو اس طرف انہیں نہیں ڈھونڈیں گے

تیز رفتاری سے چالیس منٹ بعد وہ اس مقام پر پہنچ گئے جہاں تھمبا کو چھوڑ آئے تھے مگر وہاں تھمبا کا نام و نشان تک نہ تھا۔ جگہ وہی تھی اور الاؤ کے لئے اکٹھی کی ہوئی لکڑیوں سے بھی ظاہر تھا کہ وہ تھمبا کو اسی جگہ چھوڑ گئے تھے مبہم اور غیر واضح اندیشوں سے دھڑکتے ہوئے دل کے ساتھ جونز نے بلند آواز سے تھمبا کو پکارا مگر جنگل کی خاموشی میں اس کی اپنی آواز ہی گونج کر رہ گئی۔ اچانک گیری نے دائیں طرف کچھ دور تازہ کھدی ہوئی مٹی کی ایک ڈھیری کی طرف اشارہ کیا۔" وہ کیا ہے؟"

وہ چاروں بھاگ کر وہاں پہنچے بے شک یہ مٹی کی تازہ قبر تھی اور مدفون کے متعلق کسی غلط فہمی یا الجھاؤ سے بچانے کے لئے قبر کے اوپر تھمبا کا آسٹریلوی بش ہیٹ دھرا ہوا تھا۔

کافی دیر تک منجمد سے دل و دماغ کے ساتھ وہ قبر کو گھورتے رہے۔ بالآخر

جونز کے لبوں کو حرکت ہوئی۔ "تو گویا انہوں نے ٹھمبا کو ہلاک کر دیا اور خوراک، پانی اور رائفل لے گئے ہیں۔"

گیری بھی سنبھل چکا تھا۔ "بہرحال اب ہمیں اپنے انجام کے متعلق کسی خوش فہمی میں نہیں رہنا چاہیئے اور طے شدہ پروگرام کے متعلق تیزی سے جنوبی راستے پر چل دینا چاہیئے۔ کسی کے پاس کمپاس ہو گا؟"

جونز نے جیب میں ہاتھ ڈالتے ہوئے کہا۔ "ہاں میرے پاس یہ چھوٹا سا کمپاس ہے۔"

"تو لاؤ اب میں رہنمائی کا فرض سنبھالتا ہوں کیونکہ میں سند یافتہ نیوی گیٹر ہوں۔" گیری بولا۔ اور جنوبی سمت تیزی سے قدم بڑھانے لگا۔ گے اس کے نقش قدم پر چلنے لگی اور فنیل اور جونز گے کے پیچھے چل دیئے۔

سبھی خاموش تھے۔ ٹھمبا کی موت نے ان سب کو سہما دیا تھا۔ اور موت کا خطرہ واضح صورت اختیار کر گیا تھا وہ تیزی سے جنگل میں سفر کرتے رہے چار بج کر پچاس منٹ ہو چکے تھے اور دو گھنٹے دس منٹ بعد زولو شکاریوں نے ان کے پیچھے نکل پڑنا تھا۔

مزید بیس منٹ سفر کرنے کے بعد گیری رکا اور کمپاس چیک کرتے ہوئے بولا "یہ پگڈنڈی ہمیں مغرب کی طرف لئے جا رہی ہے۔ بہتر ہو گا کہ پگڈنڈی چھوڑ کر ہم جنگلی جھاڑیوں میں سے ہو کر راستہ بنائیں۔"

فنیل نے لمبی گھاس، خاردار جھاڑیوں اور خودرو پودوں پر نظر ڈالی "مگر اس راستے سے ہماری رفتار کم ہو جائے گی۔"

"مجبوری ہے" گیری بولا۔ "ہم نے جنوب کی سمت جانا ہے اور جنوبی سمت

جنگل میں سے گذر کر ہی جانا ہو گا۔"

"بلا وجہ خوف و ہراس پیدا نہیں کرنا چاہتا" جونز نے کہا۔ "مگر دیکھ بھال کر چلنا کیونکہ یہ سانپوں کا علاقہ ہے۔"

گے نے سہم کر گیری کا بازو تھام لیا اور وہ تسلی دیتے ہوئے بولا۔ "گھبراؤ نہیں۔ میں تمہاری حفاظت کروں گا۔"

گھنی اور لمبی گھاس سے الجھتے ہوئے اور درختوں کے گھنیرے جھنڈوں کا چکر کاٹتے ہوئے وہ پھر چل کھڑے ہوئے ان کے اوپر درختوں میں بندر خوخیاتے اور شور مچاتے رہے۔ گیری وقتاً فوقتاً کمپاس چیک کرتا رہا۔ کاہن برگ کی گفتگو کے دوران وہ دلیپ والے نقشے کا بغور مطالعہ کرتا رہا تھا اور یوں گمان ہوا تھا جیسے دریا عبور کرنے کے بعد وہ زولوشکاریوں کی رسائی سے دور ہو جائیں گے اس سے پہلے کاہن برگ کی ریاست پر پرواز کرتے ہوئے جنوبی سمت کافی دور دریا اور دریا سے کچھ آگے وہ ایک قصبہ دیکھ چکا تھا۔ دریا تک پہنچنا اس لئے بھی ضروری تھا کہ اب وہ پانی سے محروم ہو چکے تھے مگر اس امر کا بھی اسے بخوبی احساس تھا کہ رفتار میں نمایاں کمی آ چکی ہے جبکہ زولوشکاریوں کے لئے ایسے گنجان جنگل میں تیزی سے سفر کرنا کوئی مسئلہ نہ تھا۔

کوئی تین کلومیٹر تک جنگل کے دشوار گذار سفر کے بعد وہ ایک اور پگڈنڈی پر جا نکلے جو خوش قسمتی سے جنوب کی ہی طرف جا رہی تھی۔ یہاں رفتار بڑھاتے ہوئے فینل نے پوچھا۔ "کاش معلوم ہو سکتا کہ ادھر کتنا راستہ ہے؟"

"میرا خیال ہے اس طرف سے کاہن برگ کی ریاست کی حدود سے نکلنے کے

سے تقریباً بیس کلومیٹر کا سفر طے کرنا ہوگا۔ نقشے سے ظاہر ہوتا تھا کہ ریاست سے اخراج کے لئے یہی قریب تر راستہ ہے۔" گیری نے کہا۔ "اوزاروں کا تھیلا تنگ کر رہا ہو تو میں اٹھا لوں؟"

لعنت بھیجو تھیلے پر" فینل نے تھیلا اتار کر ایک طرف پھینک دیا۔ "اس کم بخت سے تنگ آچکا ہوں زندگی رہی تو اوزار بن جائیں گے"

پگڈنڈی اچانک کیچڑ کے ایک وسیع و عریض جوہڑ میں غائب ہوگئی اور جونز بولا۔ "لو بھئی دلدلیں شروع ہوگئی ہیں۔ بارش سے ان کی حالت اور ابتر ہو جاتی ہے۔"

اب پگڈنڈی چھوڑ کر وہ پھر جنگل میں گھس گئے نرم زمین قدموں تلے دھنستی رہی مگر وہ احتیاط سے آگے بڑھتے رہے۔ رفتار میں پھر واضح کمی واقع ہونے لگی تھی۔

آفتاب عالمتاب اب بلندیوں پر چمکنے لگا تھا اور دلدلی زمین سے بھاپ اٹھنے لگی تھی۔ جہاں کہیں گہری دلدل محسوس ہوتی، انہیں لمبا چکر کاٹ کر کمپاس کی مدد سے دوبارہ جنوب کا رخ اختیار کرنا پڑتا۔ سانپوں کے خدشے کے پیش نظر ان کی نگاہیں زمین پر مرکوز تھیں۔

"لو اب وہ ہمارے پیچھے چل کھڑے ہوئے ہوں گے۔ جونز نے کہا اور گیری نے چونک کر گھڑی پر نظر ڈالی سات بج چکے تھے انہوں نے رفتار تیز کرنا چاہی مگر بھاپ حبس اور دلدلی زمین کی وجہ سے ناکام رہے۔

"دریا اب دور نہیں۔" جونز نے اچانک کہا۔ "پانی کی مہک آرہی ہے"

دس منٹ بعد وہ بیس میٹر چوڑی گدلے پانی والی ندی کے کنارے کھڑے تھے۔ گیری نے فکرمند ہو کر کہا۔ "شاید یہ ندی گہری ہو۔"

"چیک کیے لیتے ہیں۔" جونز نے کہا اور قمیض اتار کر ندی میں کود گیا۔ "تیر کر پار کرنا پڑے گی۔"

پھر ناگاہ دوسرے کنارے کی گھاس میں حرکت سی ہوئی اور کوئی شے پانی میں کود گئی۔ چند لمحوں بعد جونز کے قریب ہی ایک مگرمچھ کی لمبی تھوتھنی دکھائی دی اور پھر ہاتھ پاؤں مارتے ہوئے جونز کو لے کر مگرمچھ پانی میں غائب ہو گیا۔

۹

دوپہر کے قریب بارش ہونے لگی اور ہر طرف شام کا سا اندھیرا پھیل گیا۔ پچھلے دو گھنٹوں سے سیاہ بادل اکٹھے ہو رہے تھے اور اب اس زور سے برسے کہ درخت سب دھند کے غلاف میں ملفوف ہو گئے۔ انہوں نے بھاگ کر ایک گنجان اور گھنے درخت کے نیچے پناہ لی اور سامنے بل کھاتے ہوئے دریا کو تکنے لگے۔

پچھلے چار گھنٹوں کے سفر کے دوران وہ گونگے سے بنے رہے تھے۔ جونز کے المناک

حادثے نے ان کی قوت گویائی کو جیسے سلب کر دیا تھا۔ جونز کی بے بس موت کا منظر گیے کے تو ذہن پر نقش ہو کر رہ گیا تھا اور جب مگر مچھ نے اپنے لمبے دانت جونز کے جسم میں گاڑے تھے تو جونز کے منہ سے کربناک چیخ بلند ہوئی تھی یہ چیخ اب بھی صدائے بازگشت کی طرح گیے کے کانوں میں گونج رہی تھی۔

جونز کی اندوہناک موت سے گیری بھی کافی متاثر ہوا تھا مگر فینل یا گیے کی نسبت جلد ہی سنبھل گیا تھا۔ جونز کے پانی میں غائب ہونے کے فوراً بعد بل کھاتے ہوئے پانی میں لہو کی آمیزش دیکھتے ہی وہ جان گیا تھا کہ اب جونز کی کوئی مدد نہیں کی جا سکتی۔ اس کے ساتھ ہی اسے احساس ہوا کہ اب اس چھوٹے سے قافلے کو رواں دواں رکھنے کی ذمہ داری اسکے کندھوں پر آ پڑی ہے تاکہ کاہلن برگ کی تجویز کردہ موت سے گریز ممکن ہو جو یقیناً جونز کی موت سے زیادہ ہولناک ہو گی چنانچہ گیے کی وحشت ناک سسکیوں کو نظر انداز کر کے اس کا ہاتھ پکڑ کر وہ آگے چل دیا۔ کچھ دیر بعد گیے کی سسکیاں ختم ہو گئیں اور وہ یوں قدم اٹھانے لگی جیسے سوتے میں چل رہی ہو۔ ندی کنارے کچھ ہی دور جا کر انہیں لکڑیوں کا بنا ہوا ایک پل مل گیا اور یوں وہ بخیر و عافیت دوسرے کنارے پر پہنچ گئے۔

جونز کی دردناک موت نے سب سے زیادہ فینل کو متاثر کیا تھا لینڈ روور کے حادثے کے وقت ہی وہ جونز کے حوصلے اور استقامت کا مداح ہو چکا تھا اور اب سوچ رہا تھا کہ اس کی جگہ یہ سور کا بچہ گیری مگر مچھ کا لقمہ بنا ہوتا تو کتنا اچھا ہوتا بہر حال اب اس سے اور اس کی داشتہ سے مجھے ہی نمٹنا ہو گا۔

گیری ہولے ہولے گیے کو تسلیاں دے رہا تھا اور کہہ رہا تھا۔ "یہ اچھا ہوا کہ بارش ہو گئی۔ اس سے ہمارے قدموں کے نشان صاف ہو جائیں گے اور کاہلن برگ کے رد لوہ

ہمارا کھوج لگانے میں ناکام رہیں گے ۔"

دس پندرہ منٹ تک طوفان باد و باراں کے بعد بارش ہلکی پڑنے لگی اور گیری اٹھتے ہوئے بولا۔" اب دریا کیسے عبور کیا جائے ؟"

فنیل نے کوئی جواب نہ دیا۔ وہ اپنے ہی زہریلے خیالات کی آگ میں پھنک رہا تھا۔ گیری اٹھ کر دریا کے کنارے پہنچا اور جائزہ لینے لگا دریا کے دوسرے کنارے پر بھی لمبی گھاس اگی ہوئی تھی اور مگرمچھوں کا خطرہ تھا چنانچہ اس نے فیصلہ کیا کہ دریا کے کنارے کنارے چل کر کسی صاف جگہ سے دریا عبور کیا جائے ۔

واپس آکر وہ بولا :" آگے بڑھنے سے پہلے بہتر ہوگا کہ پیٹ بھر لیا جائے " اس نے جونز کا تھیلا کھولا اور اس میں سے گوشت کے بھنے ہوئے ٹکڑے نکالے ۔" یہ ہم تینوں بانٹ کر کھا لیتے ہیں ۔"

" مجھے بھوک نہیں " گے نے بدلی ہوئی آواز میں کہا ۔

گیری نے غور سے اس کی طرف دیکھا اور اس کا دھندلایا ہوا چہرہ اور اندر کو دھنسی آنکھیں دیکھ کر پریشان ہو گیا ۔" تم ٹھیک تو ہو ؟"

" سر میں درد ہے ۔ مجھے ذرا آرام کر لینے دو ۔"

گوشت کے ٹکڑوں سے پیٹ کی تسکین کرنے کے بعد وہ دونوں اٹھے اور گیری نے گے کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔ گے نے آنکھیں کھول دیں اور مرجھائی ہوئی آنکھوں سے اس کی طرف دیکھا ۔ اب تو گیری دہل کر رہ گیا ۔ اس مرحلے پر گے کا بیمار ہونا بڑے خطرناک نتائج کا حامل ہو سکتا تھا ۔" گے ! تم بیمار تو نہیں ہو ؟ سفر کر سکتی ہو ؟"

" ہاں ٹھیک ہوں " گے نے ڈھیلے ڈھالے انداز سے اٹھتے ہوئے کہا :" سفر کر لوں گی "

"چلو بھی نا"۔ فینل نے کچھ ڈر سے جھنجھلائی ہوئی آواز میں پکار کر کہا۔

گیری نے گے کا ہاتھ پکڑ لیا اور چل دیا لیکن اسے محسوس ہو رہا تھا کہ گے بڑے بوجھل قدموں سے چل رہی ہے۔ فینل نے چلا کر کہا۔" بھئی قدم بڑھاؤ نا۔ یا شکار ہونے کا ارادہ ہے"

گے کے قدموں میں کچھ تیزی آ گئی مگر دو کلومیٹر کے بعد قدم پھر لڑکھڑانے لگے

"اف میرا سر درد سے پھٹنے کو ہے" وہ کراہتے ہوئے بولی۔

"تو کچھ دیر اور آرام کر لیتے ہیں"۔ گیری نے کہا۔

"نہیں نہیں۔ گھبراؤ نہیں میں چل سکتی ہوں۔"

تقریباً تین کلومیٹر مزید سفر کے بعد گیری کا مطلوبہ مقام آ گیا۔ یہاں دریا کے دونوں کنارے جھاڑیوں اور گھاس سے محروم تھے۔ گیری بولا۔" تھوڑی دیر کو یہاں ریسٹ کر لو۔ میں اتنے میں جنگل سے درخت کی کوئی ٹہنی لے آتا ہوں تاکہ سامان اس کے ساتھ باندھ کر دریا عبور کیا جا سکے"۔

وہ جنگل میں گھس گیا اور فینل نے گے پر نظر ڈالی۔ گے کا سارا حسن اور رعنائی زائل ہو چکے تھے۔" آخر ہوا کیا ہے تمہیں؟"

سر کو ہاتھوں میں دابتے ہوئے وہ بولی" سر میں درد ہے۔ مجھے مت بلاؤ"

سورج کی کرنوں سے انگوٹھی کے ہیرے چمک اٹھے اور فینل بولا" لاؤ انگوٹھی مجھے دے دو۔ کہیں کھو دو گی"

"نہیں" گے نے تند لہجے میں کہا۔

اتنے میں گیری آ گیا اور درخت کی شاخ کے ساتھ سفری تھیلے اور جوتے باندھتے ہوئے بولا" شاخ پکڑ کر تیر سکو گی؟ میں اسے دھکیلتا رہوں گا۔"

مگر مچھ کے خوف سے فنیل پیچھے رہ گیا اور انہیں دریا پار کرتے ہوئے دیکھتا رہا۔ چند منٹوں میں وہ دونوں دوسرے کنارے پر جا پہنچے مگر وہاں پہنچتے ہی گیری اوندھے منہ کیچڑ میں جا گری۔ یہ دیکھ کر فنیل تیزی سے تیر کر دوسرے کنارے پر جا پہنچا۔ "کیا ہوا؟"

اتنے میں گیری بے ہوش لڑکی کو کیچڑ میں سے اٹھا کر ایک درخت کے سائے میں لے جا چکا تھا۔ گھاس پھوس پر لٹاتے ہوئے وہ بولا۔ "پتہ نہیں بیمار ہو گئی ہے۔ شاید کسی زہریلے کیڑے نے کاٹا ہے۔"

"ہوں" فنیل لاپرواہی سے بولا۔ "چلو گیری اب چل دیں کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ کالے حرامی سر پر آ دھمکیں۔"

"دیکھو اگر دو سیدھی شاخیں مل جائیں تو اپنی قمیضوں سے ہم سٹریچر بنا سکیں گے" گیری نے اس کی بات ان سنی کر کے کہا۔

فنیل نے گھور کر دیکھا۔ "دماغ تو خراب نہیں ہو گیا تمہارا! کیا تمہارا خیال ہے کہ اس جنگل اور گرمی میں اس کتیا کو اٹھا کر لے جاؤں گا جبکہ وہ کالے تعاقب میں ہیں۔ تم چاہتے ہو تو اٹھا لو اسے۔"

"تمہارا مطلب ہے اسے یہیں چھوڑ جائیں!"

"اور نہیں تو کیا! آخر یہ ہماری لگتی ہی کیا ہے؟ وقت ضائع نہ کرو اور چلو۔"

گیری اٹھ کھڑا ہوا۔ "میں اسے چھوڑ کر نہیں جاؤں گا تم جانا چاہتے ہو تو چلے جاؤ۔"

گیری کو گھورتے ہوئے فنیل نے لبوں پر زبان پھیری "مجھے کمپاس اور انگوٹھی درکار ہے" "دونوں میں سے کوئی چیز نہیں ملے گی۔ جاؤ دفع ہو جاؤ۔"

اپنے تن و توش کے باوجود فنیل نے تیزی سے مکہ رسید کرنا چاہا مگر گیری غافل نہ

تھا اس نے جھک کر مکہ خالی دیتے ہوئے فینل کے جبڑے پر بھرپور مکہ مارا اور فینل الٹ کر پیچھے کو جا گرا۔ اچانک اسے اپنے ہاتھ کے نیچے ایک پتھر محسوس ہوا۔ اتنے میں گدے کو کسمساتے پا کر گیری کی توجہ ادھر ہو چکی تھی۔ فینل نے پتھر اٹھایا اور گیری پر اچھال دیا۔ پتھر جا کر گیری کی کن پٹی پر لگا اور وہ بے ہوش ہو کر نیچے گر گیا۔

جبڑا سہلاتے ہوئے فینل اٹھا اور گیری کے بے ہوش ہونے کا تیقن کرنے کے بعد اس کی جیب سے کمپاس نکال لیا۔ پھر وہ گدے پر جھکا اور اس کے انگوٹھے سے انگوٹھی اتارنے لگا۔ گدے نے آنکھیں کھولیں اور بایاں ہاتھ اس کے منہ پر دے مارا مگر ضرب اتنی کمزور تھی کہ فینل کو محسوس تک نہ ہوئی۔ "گڈ بائی ٹے بی۔ کمپاس اور انگوٹھی لے جا رہا ہوں۔ امید ہے زولو جلد ہی تمہیں آ لیں گے ورنہ گدھ تو ضرور ہی تم دونوں کو خوراک بنا لیں گے۔ اگر میرے ساتھ اچھی طرح پیش آتے تو مرنے کے لئے یوں کبھی نہ چھوڑتا۔"

اس نے بچی کھچی خوراک سمیٹی اور اپنا سفری تھیلا لے کر جنگل میں غائب ہو گیا۔

گیری نے کسمسا کر آنکھیں کھول دیں اور چہرے پر سے ایک کے بعد دوسرا سایہ گذرتے دیکھا۔ اس نے درخت پر نظر ڈالی۔ مغرب کی طرف رواں دبیز بادلوں کے نیچے درخت کی شاخ پر دو گدھ بیٹھے نظر آ رہے تھے۔ ان کے گنجے مکروہ سر، مڑی ہوئی چونچوں اور جھکے ہوئے کندھوں کو دیکھ کر خوف کی سرد لہر گیری کے تن بدن میں دوڑ گئی۔

سر میں درد کی ٹیسیں محسوس کرتے ہوئے اس نے چہرے پر ہاتھ پھیرا اور اسے لہو سے لتھڑا ہوا پایا۔ ذہن دھندلایا ہوا تھا مگر چند منٹ آرام کے بعد صاف ہونے لگا وہ آہستہ آہستہ لڑکھڑاتے ہوئے اٹھا اور گدے کے پاس گیا۔ گدے کا رنگ راکھ ہو رہا تھا اور پیشانی

پر پسینے کے قطرے چمکنے لگے تھے۔ وہ یا تو سو رہی تھی ورنہ بے ہوش تھی۔ گیری کی نظر اس کے ہاتھ پڑی اور انگوٹھی وہاں نہ پا کر اسے کوئی حیرت نہ ہوئی اب اس نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور کمپاس کو بھی غائب پایا۔ یہ سمجھنا مشکل نہ تھا کہ دونوں چیزیں فینل لے اڑا ہے۔ پھر اس نے گھڑی پر نظر ڈالی۔ سہ پہر کے چار بج رہے تھے اس نے سوچا زولو شکاری نو گھنٹوں سے ان کی کھوج میں ہیں اور شاید بارش کی وجہ سے ان کے نقوش پا دھل چکے ہیں اور اسی لئے وہ اب تک نہیں پہنچے۔ کچھ یوں خیال ہو رہا تھا کہ کاہلن برگ کی ریاست کی حدود سے نکلنے کے لئے ابھی پندرہ کلو میٹر کا فاصلہ طے کرنا ہو گا۔ خوراک اور پانی کے بغیر بیمار گے کے ساتھ اتنا طویل سفر ناممکن تھا۔

گے نے آہستہ آہستہ آنکھیں کھولدیں اور کچھ دیر نظر جما کر دیکھنے کے بعد بولی "تم زخمی ہو گئے ہو؟"

گیری نے اس کا تپتا ہوا ہاتھ تھام لیا۔ "اوہ میری فکر نہ کرو"

"وہ کمپاس اور انگوٹھی لے گیا ہے"

"میں جانتا ہوں۔ تم پریشان مت ہو۔"

اوپر شاخوں میں ہلچل کی آواز پیدا ہوئی اور دونوں نے درخت پر نظر ڈالی۔ ایک گدھ بالائی شاخ سے نچلی شاخ پر آ بیٹھا تھا اور گردن جھکا جھکا کر انہیں دیکھ رہا تھا گیری نے پوری قوت سے پھینکا ہوا پتھر گدھ پر اچھال دیا۔ گدھ بڑے بھدے پن سے پر ہلاتا ہوا اڑ گیا۔

"اوہ گیری! مجھے معلوم ہے میں مرنے کو ہوں" گے نے ٹوٹتی ہوئی آواز میں کہا۔

"خواہ مخواہ وہم نہ کرو۔ کوئی زہریلا کیڑا ڈس گیا ہے فکر نہ کرو ایک دو دن میں ٹھیک ہو جاؤ گی۔"

گے نے گیری اور بے بسی سے اس کی طرف دیکھا اس کی حسرت بھری نگاہوں سے گیری کا دل ڈوبنے لگا وہ بولی "میں اب نہیں بچ سکتی۔ گیری تم اپنی فکر کرو میرے

پاؤں برف ہو رہے ہیں مگر باقی سارے جسم میں آگ سی لگی ہوئی ہے کوئی چیز اندر سے مجھے ٹکڑے ٹکڑے کر رہی ہے"

گیری نے اس کے ٹھنڈے ٹھار پاؤں کو ہاتھ لگایا "فکر نہ کرو میں تمہیں چھوڑ کر نہیں جاؤں گا"

"نہیں گیری تم جاؤ کہیں.... وہ تمہیں پکڑ نہ لیں" ایک لمحہ کے بعد وہ پھر بولی "خدا پہ تمہارا ایمان ہے گیری؟"

"کچھ کچھ"

قدرے توقف کے بعد وہ بولی "یہ وقت ہے کہ ہم دونوں خدا پہ ایمان لے آئیں"

ادھر درخت پر پھر ہلچل ہوئی۔ گدھ دوبارہ وہاں آ بیٹھا تھا۔ گے نے گیری کا ہاتھ پکڑ لیا "تم سچ مچ مجھے چھوڑ کر نہیں جاؤ گے؟"

"ہاں ڈارلنگ، میں تمہارے ساتھ رہوں گا"

"شکریہ گیری تم بڑے اچھے ہو۔ تمہیں زیادہ دیر تک انتظار نہیں کرنا پڑے گا" گے کی نگاہ گدھ پر جمی ہوئی تھی "ایک وعدہ کرو"

"کیا وعدہ؟ کہو"

"خالی ہاتھوں سے میرے لیے تم قبر نہیں کھود سکو گے وعدہ کرو کہ میری لاش دریا میں بہا دو گے مگر مچھ بے شک میری لاش کھا لیں مگر یہ گدھ...."

"اوہ بیکار میں وہم نہ کرو۔ کل تک تم بالکل ٹھیک ہو جاؤ گی" گیری نے ڈوبتے ہوئے دل سے طفل تسلی دی۔

گے کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے "گیری۔ کاغذ کا کوئی ٹکڑا اور قلم ہو گا! میں وصیت لکھنا چاہتی ہوں۔"

"اوہ ڈارلنگ۔ یہ مایوس کن خیالات...."

"گیری پلیز تم نہیں جانتے کہ میرے لئے بولنا کتنا مشکل ہو رہا ہے جسم پھنک کر ریزہ ریزہ
ہو رہا ہے مجھے وصیت لکھ لینے دو۔"

گیری اٹھا اور بوجھل قدموں سے جا کر سفری تھیلے میں سے نوٹ بک اور قلم نکال لایا۔

"لاؤ میں خود لکھتی ہوں" گے بولی "سوس بنک کا مینجر میرا خط پہچانتا ہے ذرا اٹھانا مجھے
گیری نے اسے اٹھا کر اپنے سہارے بٹھا دیا اور درد پر قابو پانے کی کوشش میں دانت بھینچتے
ہوئے وہ آہستہ آہستہ لکھنے لگی: "یہ لو گیری ڈارلنگ اپنا سب کچھ تمہارے نام چھوڑ رہی ہوں یہاں میں
میرے نمبر دا کاؤنٹ میں ایک لاکھ ڈالر کے تمسکات ہیں جا کر بنک کے ڈائریکٹر کرسٹ سے مل لینا۔
اسے سارے حالات اور خصوصیت سے کاہلن برگ کے میوزیم کے متعلق ضرور بتا دینا۔ وہ خود ہی کاہلن
برگ سے نپٹا رہے گا اسے یہ وصیت نامہ دے دینا اور وہ تمہارے لئے سب انتظام کر دے گا۔"

"اچھا اچھا تم ٹھیک ہو جاؤ گی۔ آرام کرو" گیری نے کہا اور درد کے سبب دھڑکتے ہوئے
دل کے ساتھ جھک کر اسے بوسہ دیا۔

تین گھنٹے بعد جب سورج کا آتش گولا درختوں کے پیچھے ڈوب رہا تھا، گے کی زندگی کا سورج
بھی ڈوب گیا بور گیا کی انگوٹھی نے ایک اور شکار کر لیا تھا مگر گے اس کی دی ہوئی مہلک اور
خفیف سی خراش سے بے خبر رہی تھی۔

پچھلے دو گھنٹوں سے خاموش جنگل میں دلدلوں سے کتراتے ہوئے فینل تیزی سے سفر کر رہا تھا۔
ایک بار تو دلدل میں دھنسنے سے بال بال بچا تھا اور اب بڑے بڑے ڈگ بھرتے ہوئے سوچ رہا تھا کہ
شالک کو نو ہزار ڈالر کے عوض انگوٹھی دینے کا اب سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اب تو وہ باقی
ساتھیوں کے حصے کی رقم بھی وصول کرے گا اور پورے چھتیس ہزار ڈالر پلے باندھ کر لندن سے
نائجیریا کی طرف چل دے گا۔

رات ہونے کو تھی اور جنگل کے درمیان رات بھر آرام کرنے کیلئے ایک موزوں جگہ بھی نظر آگئی زمین کا یہ قطعہ جھاڑیوں سے محروم تھا اور چھوٹی گھاس کے درمیان ایک گھنا درخت اگا ہوا تھا جو بارش ہونے کی صورت میں ڈھال کا کام دے سکتا تھا

سفری تھیلا زمین پر ڈال کر وہ سوچنے لگا۔ آگ جلانی چاہیئے یا نہیں۔ کچھ دیر سوچنے کے بعد زدلو شکاریوں کے خطرے کو معدوم تصور کرتے ہوئے اس نے لکڑیاں اکٹھی کیں اور آگ روشن کر کے پیٹ بھرا پھر سگرٹ سلگا کر درخت کے تنے سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔ یوں خاموش بیٹھنے کے چند لمحوں بعد ہی جنگل کے باسیوں کا شور دہ چند ہو کر اس کے اعصاب کو متاثر کرنے لگا۔

سگرٹ ختم کر کے اس نے کچھ اور لکڑیاں آگ میں ڈالیں اور ٹانگیں پھیلا کر آنکھیں بند کر لیں آنکھیں بند کرتے ہی جنگل کی آوازوں میں سو گنا اضافہ ہو گیا اور وہ گھبرا کر اٹھ بیٹھا۔ مگر ادھر ادھر دیکھنے پر کوئی بھی مخدوش چیز نظر نہ آئی۔

فرض کیا زدلو شکاری اس آگ کو دیکھ کر متوجہ ہو جائیں اسے خیال آیا اور ساتھ ہی کاہن برگ کے یہ ہولناک فقرے ذہن میں گونج اٹھے: "طریقہ یہ ہوتا تھا کہ شکار کے جسم کے زیریں حصے میں نوکدار لمبے کیل گاڑ دیئے جاتے تھے اور اسے شدید اذیت کے عالم میں مرنے کے لئے چھوڑ دیا جاتا تھا" ان فقروں کی بازگشت کے ساتھ ہی اس کا پسینہ پھوٹ بہا۔

اپنی حماقت کا احساس ہوتے ہی وہ اٹھا اور ایک لکڑی سے آگ بکھیر کر جوتوں سے انگارے بجھا دیئے مگر اب جنگل کا اندھیرا اعصاب پر طاری ہونے لگا۔ یوں محسوس ہونے لگا جیسے اندھا ہو چکا ہے اور اندھیرے کا عفریت اسے نگلنے کو ہے

ایک گھنٹے تک اس اعصابی کشمکش نے اسے تھکا کر چور کر دیا اور اونگھنے لگا۔

جانے وہ کتنی دیر سویا پھر ہڑبڑا کر آنکھ کھل گئی اور دل زوروں سے دھڑکنے لگا معاً خطرے کا احساس ہوتے ہی اس نے قریب پڑی ہوئی لکڑی کو ہاتھ میں پکڑ لیا۔

بتوں کے فرش پر صرف پانچ میٹر دور آہٹ سنائی دے رہی تھی۔ فینل نے جلدی سے فلیش لائٹ نکالی اور حسین دم محسوس کرتے ہوئے اسے روشن کر دیا۔

فلیش کی تیز روشنی میں لومڑ جیسے سر گندی سی دم اور سیاہ دھبوں والے رینگتے ہوئے لگڑ بگڑ کو وہ فوراً ہی پہچان گیا۔ اگلے ہی لمحے لگڑ بگڑ جھاڑیوں میں غائب ہو گیا مگر اس کی ایک ہی جھلک نے فینل کو دہلا کر رکھ دیا تھا اور وہ سب باتیں اس کے ذہن میں تازہ ہو گئی تھیں جو شکاری مہمات کی داستانیں سناتے ہوئے لگڑ بگڑ کے متعلق جونیئر نے بتائی تھیں۔ اس نے کہا تھا "چرخ یعنی لگڑ بگڑ کے سوا میں کسی اور جانور سے خائف نہیں۔ یہ بڑا عیار اور وحشی جانور ہے اور بہت کم لوگوں کو پتہ ہو گا کہ اس مردار خور کے دانت اور جبڑا باقی سب جانوروں سے زیادہ مضبوط اور طاقتور ہوتا ہے وہ کسی گائے کی ران کی ہڈی کو اسی آسانی سے توڑ لیتا ہے جس آسانی سے تم کاغذی بادام توڑ لیتے ہو خطرناک ہونے کے ساتھ ساتھ یہ انتہائی بزدل بھی ہوتا ہے اور رات کی تاریکی میں ہی باہر نکلتا ہے خوشبو پا کر میلوں تک شکار کے تعاقب میں رہتا ہے اور بڑے صبر و استقامت سے شکار کے غافل ہونے کا انتظار کر سکتا ہے۔"

اب سونا ناممکن تھا چنانچہ فینل نے وقت دیکھا تین بجے تھے گویا روشنی ہونے میں ایک گھنٹہ باقی تھا بیٹری ضائع ہونے کے خیال سے اس نے فلیش بجھا دی اور اندھیرے میں چوکنا ہو کر بیٹھ گیا۔

اچانک اندھیرے کے بطن سے ایک ہولناک اور دل ہلا دینے والی چیخ ابھری۔ یہ بھوکے لگڑ بگڑ کی چیخ تھی اور اس نے فینل کے رونگٹے کھڑے کر دیئے۔ وقتاً فوقتاً یہ چیخ اسے لرزا کر رکھ دیتی اور سپرنگ فیلڈ پاس نہ ہونے کا دکھ ہونے لگتا۔

روشنی ہونے تک ایک گھنٹہ اتنے اضطراب اور پیچ و تاب میں گزرا کہ فینل تھک کر ریزہ ریزہ ہو گیا اس کی ٹانگیں اکڑ گئی تھیں اور پٹھوں میں درد ہونے لگا تھا جسم کا رواں رواں آرام طلب تھا مگر جیسے تیسے وہ اٹھا، تھیلا اٹھایا اور لگڑ بگڑ کی طرف سے محتاط رہتے ہوئے، پگڈنڈی پر آگے

سکو چل دیا۔ گزشتہ روز کی نسبت اب اس کی رفتار نمایاں طور پر کم تھی۔

دو گھنٹوں بعد اس نے تھیلا کھولا اور باقیماندہ خوراک سے پیٹ بھرنے کے بعد جنوب کی سمت گھسٹتے قدموں سے چل دیا کوئی پانچ کلومیٹر چلنے کے بعد کمپاس چیک کرنے پر یہ ہولناک انکشاف ہوا کہ غیر محسوس طور پر پگڈنڈی اسے جنوب مغرب کی طرف لئے جا رہی ہے اپنے آپ کو کوستے ہوئے اس نے ایک لکڑی اٹھائی اور سانپوں کی طرف سے محتاط رہتے ہوئے پگڈنڈی چھوڑ کر گھنے جنگل میں جنوب کا رخ کیا۔ سورج بلند ہو چکا تھا اور گرمی ناقابل برداشت۔ آگئی ایک جگہ پھر وہ دلدل میں دھنستے دھنستے بچا اور دلدل کا چکر لگا کر دوبارہ اپنے راستے پر ہو لیا۔ یہ چکر کافی مہنگا پڑا اور تھکاوٹ سے نیم جان ہو کر وہ سوچنے لگا کہ کبھی اس نامراد جنگل سے نکلنا بھی نصیب ہوگا۔ رات بھر کی بے خوابی اب اپنا اثر دکھانے لگی تھی اور اس کا جی چاہ رہا تھا کہ تین چار گھنٹے نیند کر کے تازہ دم ہولے۔

سونے میں خطرہ ضرور تھا مگر سارے قوی جواب دے رہے تھے اسے یاد تھا کہ جونز نے بتایا تھا، لگڑ بگڑ صرف رات کے وقت نکلتا ہے اور اب تو وہ کئی میل پیچھے رہ گیا ہوگا جب قدم اٹھانا دوبھر ہو گیا تو اس نے ادھر ادھر دیکھا اور کچھ دور ایک گرا ہوا درخت نظر آیا اس درخت کی اوٹ میں اطمینان سے نیند کی جا سکتی ہے اور خطرہ بھی کم تھا۔ وہ درخت کے قریب گیا اور تھیلے کو تکیے کے طور پر استعمال کرتے ہوئے چند ہی لمحوں میں گہری نیند سو گیا۔

اسے سوئے ابھی چند منٹ گذرے تھے کہ جھاڑیوں میں سے بھوکا لگڑ بگڑ نمودار ہوا زمین کو سونگھتے ہوئے اس نے گرے ہوئے درخت پر نظر ڈالی اور پھر چکر کاٹ کر اس طرف پہنچا جدھر نیل سو رہا تھا دو دن سے اس لگڑ بگڑ کو کھانے کو کچھ نہ ملا تھا اور بھوک نے اسے دیوانہ کر رکھا تھا اب غذا سامنے پڑی تھی مگر اس کی جبلی بزدلی اڑے آئی اور وہ تھوتھنی کو پنجوں پر ٹکا کر بیٹھا انتظار کرنے لگا۔ آدھا گھنٹہ گذر گیا۔ نیل تو گویا گھوڑے بیچ کر سویا ہوا

تھا، اس نے نہ تو جنبش کی اور نہ ہی کروٹ بدلی۔ اب لگڑ بگڑ کا حوصلہ بڑھا اور اس نے چھلانگ مار کر فنیل کی ٹانگ پر منہ مار دیا۔

ایک تیز چیخ مار کر فنیل نے آنکھ کھول دی اور اٹھنے کی کوشش کی مگر ٹانگ کے شدید درد نے پھر الٹ کر رکھ دیا۔ ٹانگ پر نظر ڈالتے ہی اس کا دل دہل اٹھا۔ پنڈلی کی جگہ اب سرخ لہو اور ٹوٹی ہوئی ہڈی کا لوتھڑا نظر آ رہا تھا درد سے چیختے اور کراہتے ہوئے اس نے ادھر ادھر نگاہ دوڑائی صرف دس میٹر دور لگڑ بگڑ خون آلود تھوتھنی سے گوشت چبا رہا تھا۔

خون تیزی سے خارج ہو رہا تھا اور فنیل کو احساس تھا کہ اگر کوئی مدد کو نہ پہنچا تو وہ جلد ہی لقمہ اجل بن جائے گا۔ بے ہوشی ابھی سے طاری ہونے لگی تھی اس نے رہی سہی طاقت مجتمع کی اور پوری قوت سے چلایا۔ "مدد"

یہ پکار جنگل میں گونجی اور لگڑ بگڑ گھبرا کر جنگل میں بھاگ گیا۔ فنیل نے دوبارہ چیخنے کی کوشش کی مگر حلقوم سے گھرگھراتی ہوئی آواز کے سوا کوئی صدا بلند نہ ہوئی درد کی شدت اسے بے ہوش کیے دے رہی تھی بہتے ہوئے خون کی مہک نے جلد ہی مکھیوں کی فوج کو متوجہ کر دیا اور وہ فنیل کی پنڈلی کے گرد بھنبھنانے لگیں

کراہنے اور رونے کے سوا فنیل اب اور کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ لمحہ بہ لمحہ دھندلاتی ہوئی نظروں سے اس نے بادل قریب تر دیکھے یہ گدھوں کا غول تھا جو ایک کر کے درخت پر اتر رہا تھا۔ پیٹ کے بل رینگ کر آگے بڑھنے والے لگڑ بگڑ کو وہ نہ دیکھ سکا اچانک اسے دوسری ٹانگ میں آگ سی لگتی محسوس ہوئی اور وہ ہوش و حواس کی دنیا سے بہت دور جا پہنچا۔

خول۔ اقتو حسیم دالازو لونگومان کسی وقت کا ملن برگ کی ملازمت میں رہ چکا تھا۔ بعد میں ایک عورت کی شکایت پر اسے نکال دیا گیا اور آجکل وہ کبھی کبھار ایک آدھ

مگرمچھ مار کر اس کی کھال بیں دانڈ کے گوڑے سٹور کیپر کے ہاتھ بیچ کر گزر اوقات کیا کرتا تھا ۔
کسی مگرمچھ کی تلاش میں دریا کی طرف جاتے ہوئے اس نے فنیل کی وحشت انگیز چیخ سنی تو رک کر پرانی طرز کی رائفل کندھے سے اتار لی اور احتیاط سے آواز کی سمت بڑھنے لگا۔ چند ہی منٹ میں وہ بچے کچھے فنیل کے پاس کھڑا تھا۔

زہریلے سانپوں اور پوشیدہ مگرمچھوں سے پوری احتیاط کرتے ہوئے گبری دریا کنارے آگے بڑھ رہا تھا کیونکہ پیاس کے بغیر جنگل میں سفر کرنا موت کو دعوت دینے کے مترادف تھا کاہن بمگ کے دفتر میں نقشے کو دیکھتے ہوئے یہ بات اس کے علم میں آئی تھی کہ ریاست کی حد سے گزرنے کے بعد تقریباً بیس کلومیٹر آگے ایک قصبہ پڑتا ہے دریا کے کنارے سفر کرنے سے مگرمچھوں کا خطرہ بھی تھا اور راستہ بھی دگنا ہو جاتا تھا لیکن یہ امید بھی تھی کہ اگر قسمت مہربان ہوئی تو وہ کسی محفوظ مقام تک جا پہنچے گا۔
وہ بڑا مضمحل اور دل برداشتہ ہو رہا تھا گے کی لاش دریا میں بہا کر اس کے اوجھل ہونے تک وہ بڑی افسردہ نگاہوں سے دیکھتا رہا تھا اور پھر جنگل میں جا کر ہر فکر اور غم سے بے نیاز ہو کر سو گیا تھا سونے میں گے کے خواب نظر آتے رہے پھر پانچ بجے صبح اٹھ کر وہ دریا کے کنارے کنارے چل دیا۔
بھوک سے حالت بری تھی اور جب پیاس تنگ کرنے لگتی تو دریا کے گندے پانی سے وہ ہونٹ تر کر لیتا۔ یوں سفر کرتے ہوئے کم و بیش چار گھنٹے گزر چکے تھے مسلسل گھونٹ گھونٹ پیتے ہوئے فنیل کی غداری کا خیال بار بار اس کے دل کو کچوکے دیتا رہا۔
دوپہر کے وقت ایک گھنٹہ ریسٹ کرنے کے بعد وہ پھر چل کھڑا ہوا۔ شام تک اس نے پچیس کلومیٹر ناپ لیے تھے بھوک اور پیاس تنگ کرتی رہی مگر جنگل میں سفر کرنے کی نسبت یہ راستہ کہیں کم پرخطر تھا۔
ملگجا ہونے پر وہ پھر جنگل میں تھکا ماندہ یوں سویا کہ اگلی صبح پانچ بجے ہی آنکھ کھلی

اس نے دریا کے پانی سے منہ پر دو چار چھینٹے دیئے اور حبا ئیتم آلود پانی سے ہونٹ تر کرنے پر ہی اکتفا کیا۔

تقریباً ایک گھنٹہ تک سفر کرنے کے بعد دریا مڑتا دکھائی دیا اور موڑ مڑتے ہی اس کے قدم رک گئے۔ آگے کچھ دور کیچڑ میں ایک ڈونگی کھڑی دکھائی دے رہی تھی۔

بھوک اور پیاس بھول کر وہ تقریباً دوڑتا ہوا ڈونگی تک پہنچا اور پھر جیسے زمین نے اس کے قدم جکڑ لیے ڈونگی میں ایک تنومند زولو کی لاش پڑی تھی اور قریب ہی فینل کا سفری تھیلا اور چھوٹی سی پانی کی بوتل رکھی ہوئی تھی۔

زولو کے دائیں ہاتھ کی انگشت شہادت میں سبز ریبورگیا کی انگوٹھی چمک رہی تھی۔

لندن ایئرپورٹ پر کسٹم کی ناکہ بندیوں کو عبور کرتے ہی گیری لیک کر ایک فون بوتھ میں گیا اور ٹونی کا نمبر ڈائل کرنے کے بعد بخیریت واپسی کی اطلاع دی اس کی آواز سن کر ٹونی خوشی سے چیخ ہی تو پڑی۔ کچھ دیر پیار کی باتیں کرنے کے بعد گیری نے اسے مژدہ سنایا کہ جلد ہی وہ سوئٹزرلینڈ کی سیر کو روانہ ہو جائیں گے۔

"اوہ گیری" ٹونی کی آواز آئی "سوئٹزرلینڈ کی سیر تو میرے خوابوں کی معراج ہے مگر وہاں بہت دن لگ جائیں گے اور میرے کام کا حرج ہو گا۔"

"بیویاں کام کاج نہیں کیا کرتیں ٹونی"

اس فقرے پر دوسری طرف خاموشی چھا گئی اور کچھ دیر ٹونی کے تیز سانسوں کی صدا آتی رہی پھر وہ بھنچی بھنچی آواز میں بولی "کیا تم نے یہی کہا ہے کہ بیویاں کام کاج نہیں کیا کرتیں!"

"ہاں میرا مطلب ہے گھریلو کاموں کے سوا"

"اوہ۔ مگر میری شادی کہاں ہوئی ہے گیری"

"نہیں ہوئی تو اب ہو جائیگی۔ اچھا دو گھنٹے میں آرہا ہوں گھر پر ہی رہنا۔"
فون بوتھ سے نکل کر اس نے ٹیکسی لی اور ڈرائیور کو رائل ٹاورز ہوٹل چلنے کی ہدایت کی۔
شالک کے دفتر میں نتالی کی جگہ ایک نئی ہشاش بشاش لڑکی سجی ہوئی نظر آرہی تھی۔
ضروری دفتری کارروائی کے بعد اس نے گیری کو شالک کے پاس پہنچا دیا۔
اپنے کمرے میں شالک پلاسٹر پر ہاتھ رکھے اور منہ میں سگار تھامے بھدے طریقے سے براجمان
تھا۔ رسمی سلام دعا کے بعد اس نے پوچھا: "میرا خیال ہے انگوٹھی لے آئے ہو؟ بیٹھو"
گیری نے کرسی سنبھالتے ہوئے کہا: "ہاں انگوٹھی لے آیا ہوں۔"
"مبارک ہو۔ میرا خیال ہے تمہارے تینوں ساتھی بھی آنے ہی والے ہوں گے"
"نہیں وہ نہیں آرہے"
"کیا مطلب؟" شالک نے متعجب ہو کر کہا۔ "بھئی معاوضہ لینے تو وہ آئیں گے ہی۔"
"نہیں" گیری بولا۔ "وہ اس دنیا میں پہنچ چکے ہیں جہاں دولت کوئی اہمیت نہیں رکھتی۔"
شالک کی آنکھیں سکڑ گئیں۔ "کیا تمہارا مطلب ہے کہ مس ڈسمنڈ مر چکی ہے؟"
"ہاں اور باقی دونوں بھی۔" گیری نے بتایا۔ "مس ڈسمنڈ غالباً کسی زہریلے کیڑے کے کاٹنے
سے ہلاک ہو گئی تھی۔"
یہ خبر ایسی روح فرسا تھی کہ شالک بے اختیار ہو کر اٹھ کھڑا ہوا اور چند لمحے کھڑکی کے سامنے کھڑا رہنے
کے بعد مڑتے ہوئے بولا: "تفصیلات سناؤ"
سارا حال تفصیل سے سنانے کے بعد گیری نے جیب سے دیا سلائی کی ڈبیا نکالی اور اسے شالک کی طرف
بڑھا دیا۔ شالک نے ڈبیا میں سے انگوٹھی نکالی اور اسے غور سے دیکھتے ہوئے سوچا۔ چلو پانچ لاکھ ڈالر
تو کھرے ہو گئے۔ پھر انگوٹھی کو پلاسٹر پر رکھتے ہوئے وہ بولا: "مسٹر ایڈورڈ مجھے خوشی ہے کہ اس مہم سے
تم سرخرو ہو کر لوٹے ہو اس خوشی میں تمہیں دگنا معاوضہ ادا کروں گا۔"

"نہیں" گیری نے سر ہلایا: "مجھے دگنے معاوضے کی ضرورت نہیں بس باقی کے چھ ہزار ڈالر سے دو تہائی دولت میں سے جتنی کم رقم لوں گا اتنا ہی کم بوجھ محسوس کروں گا۔"

شالک کی آنکھیں جھپکیں مگر اس نے کندھے اچکا کر میز میں سے ایک لفافہ نکال کر گیری کے حوالے کر دیا۔

گیری نے لفافے میں جھانک کر دیکھے بغیر اسے جیب میں ڈالا اور اٹھتے ہوئے بولا: "اچھا مسٹر شالک الوداع"

شالک اسے گھور کر دیکھتا رہ گیا اور دروازہ بند ہونے تک اسی طرف دیکھتا رہا۔ پھر لمحاتی طور پر اسے گیری کے رتلانی کا خیال آیا اور اس نے سوچا مٹی پلید اچھا ہے کہ اس کا کوئی رشتہ دار نہیں اور مجھ سے پوچھنے کوئی نہیں آئے گا۔ وہ مفید مقصد پورا کر چکی ہے اور جلد یا بدیر اس کا کوئی نہ کوئی نعم البدل مل ہی جائے گا۔ دنیا میں کون ایسی عورت ہے جس کا نعم البدل نہ ہو۔

بڑے مسرور عالم میں اس نے انگوٹھی پر نظر ڈالی اور اسے اٹھا کر ہیرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے سوچنے لگا بڑے خوبصورت ہیرے ہیں اچانک اس کی انگشت شہادت میں سوئی سی چبھی۔

چونک کر اس نے انگوٹھی میز پر رکھ دی اور انگلی منہ میں ڈالتے ہوئے سوچا۔ تو گویا سوئی کند نہیں ہوئی مگر زہر تو عرصہ دراز سے خشک ہو چکا ہو گا۔ آخر چار سو سال پرانی انگوٹھی ہے۔"

پھر اس نے ٹیلیفون اٹھا کر کوئی نمبر ڈائل کیا اور دوسری طرف سے ٹیلیفون کی گھنٹی بجتے ہوئے سنتے ہوئے اور انگلی کو دیکھتے ہوئے سوچتا رہا کتنی معمولی خراش ہے آہ میرا دکل ابھی میرے منہ سے انگوٹھی کی بازیابی کی خبر پا کر کتنا خوش ہو گا۔

ختم شد